UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188995
UNIVERSAL
LIBRARY

۸۹۱۰۴۴۳
ک ـ و
لائبریری کشن
۱۷۲۵۵
وقائع راجپوتانہ
سنہ ۱۸۷۶ء

وقایع راجکمار

یہ فسانہ سراپا ہوش قصہ پرجوش ترتیب جدید بزبان بنگالہ

کنور جگت سنگھ خلف الصدق مہاراجہ مانسنگھ کی حالات مین تصنیف ہوا تھا

جسکو

لالہ کیول کشن صاحب قوم کایتہ حصاری نے بمقام ریاست جیپور پرسرور

نہایت لطافت اور شائستگی سے اردو زبان مین ترجمہ کیا

اور حسب فرمایش

گوہرکان مروت بابو کانتی چندر صاحب پرنسپل مدرسہ انگریزی دی بارجے پور

ماہ اپریل سنہ ۱۸۷۶ع

مطبع نامی منشی نولکشور مین بمقام لکھنؤ طبع ہوا

فہرست حکایات کتاب

نمبر	عنوان	صفحہ
۱	حمد ۔	۲
۲	سبب تالیف ۔	۵
۳	آغاز داستان ۔	۶
۴	ظاہر ہونا احوال جوان کا عورتون پر ۔	۱۳
۵	مختصر احوال سلطنت بنگالہ کا ۔	۲۲
۶	واپس انا کنور جگت سنگہ کا مہاراجہ مانسنگہ کے پاس ۔	۲۸
۷	قلعہ گڈہ منڈار کا مختصر احوال اور اون زنان دلربا کا صورت حال ۔	۳۳
۸	مشورت کرنا ابھی رام سوامی کا بیر مدر سنگہ سے ۔	۳۹
۹	بیقراری تلوتما کی غم مہاجرت مہاراجکنوار مین ۔	۴۵
۱۰	صلاح کرنا بلا کا ابھی رام سوامی سے ۔	۵۵
۱۱	یورش کرنا راجکمار کا فوج مخالف پر ۔	۵۸
۱۲	طیار ہونا بلا کا واسطے روانگی مندر سیلیسر مہادیو کے ۔	۶۲

بنگالی ۸۹۱۵۴۴۳ ۱۰۶

نمبر	عنوان	صفحہ
۱۳	گج پتی بدیا دگج کا بملا کی ہمراہ جانا۔	۶۷
۱۴	بملا اور راجکمار کی ملاقات اور گفتگو۔	۷۲
۱۵	ملاقات تلوتما اور راجکمار کی۔	۸۳
۱۶	گرفتار ہونا بملا کا نخشتی فوج افغانانکے ہاتھ مین۔	۹۴
۱۷	فرار ہونا بملا کا حراست رحیم بخش سپاہی سے۔	۱۰۲
۱۸	مجروح شدید ہوکر گرفتار ہونا راجکمار کا۔	۱۱۳
۱۹	معالجہ ہونا اور ہوش مین آنا راجکمار کا	۱۲۰
۲۰	قتل ہونا بیرندر سنگہ والی قلعہ گڈہ مندازنکا۔	۱۳۱
۲۱	حال شدائد قید بملا اور تلوتما کا۔	۱۳۶
۲۲	مضمون چٹھی۔	۱۴۳
۲۳	راجکمار کا شفا پانا اور رنگج سے گفتگو فرمانا۔	۱۶۲
۲۴	بیقراری راجکمار کی تلوتما کی یاد مین اور گفتگو کرنا عثمانکا معاملہ صلح وسداد مین۔	۱۷۳

نمبر	عنوان	صفحہ
۲۵	ملاقات ہونا بلا کا تلوتما سے ۔	۱۸۴
۲۶	تلوتما کا راجکمار کی پاس جانا اور پھر ابھی رام سوامی کے مکان پر آنا ۔	۱۹۰
۲۷	عثمانخانکا قید خانہ میں آنا اور عایشہ سے جواب سخت پانا ۔	۱۹۹
۲۸	قشلو خانکا قتل ہونا بلا کا بھاگنا خویش و اقارب کا جان کھونا ۔	۲۰۸
۲۹	راجکمار کی رہائی اور جنگ و جدل کی صفائی ۔	۲۱۶
۳۰	راجکمار کا دوبارہ تشریف لانا اور عثمان وغیرہ سے ملاقات فرمانا ۔	۲۲۰
۳۱	عایشہ کی نامہ نگاری بجانب راجکمار بحالت بیقراری مع اضطرار	۲۲۶
۳۲	راجکمار اور ابھی رام سوامی کی ملاقات	۲۳۰
۳۳	شفا پانا تلوتما کا دوائی شربت دیدار سے اور بیانکرنا احوال خوابکا راجکمار سے ۔	۲۳۶
۳۴	تلوتما کی شادی راجکمار کی خانہ آبادی ۔	۲۴۱
۳۵	خاتمۂ کتاب ۔	۲۴۹
۳۶	تقریظات و تاریخات اختتام ۔	۲۵۰

وقایع راجکمار

یہ فسانہ سراپا ہوش قصہ پرجوش ترتیب جدید بزبان نگارنہ

کنور جگت سنگھ خلف الصدق مہاراجہ مانسنگھ کے حالات مین تصنیف ہوا تھا

جسکو

لالہ کیول کشن صاحب قوم کایتہ حصاری نے بمقام ریاست جیپور پرسرور

نہایت لطافت اور شائستگی سے اردو زبان مین ترجمہ کیا

اور حسب فرمایش

گوہر کان مروت بابو کانتی چندر صاحب پرنسپل مدرسہ انگریزی بارجے پور

ماہ اپریل سنہ ۱۸۷۶ع

مطبع نامی منشی نولکشور مین بمقام لکھنؤ طبع ہوا

۱۷۲۵۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزاران ہزار تحایف شکر و سپاس سزاوار اوس شاہنشاہ دوجہان فرمان
عالم و عالمیان کے ہین کہ نیر اعظم جسکی بارگاہ عظمت کا ایک ادنی دربان ہے اور ماہ منیر جسکی
شبستان سطوت کا ایک کمینہ پاسبان بلبل ہزار دستان زبان آوران زبان بیا کلام کا
اوسکی گلزار محمدت مین نفس گویا ہی تنگ ہے اور شہپ خوش خرام خامہ سخن سنجان
بالغ دسترس اوسکے معرکہ تحمید مین پے بریدہ و پالنگ نہ زبانکو یہ طلاقت کہ اوسکے
اوصاف تقریر کرسکے اور نہ قلم کو یہ طاقت کہ اوسکے اوصاف تحریر کرسکے

رباعی ای مالک ملک برتر از وہم و خیال	حیران ہے کنہ مین تیرے عقل فعال
تعریف کری تری یہ کب تاب زبان	توصیف لکھے کہان قلم کی یہ مجال

دلالت شاہراہ عقبے کیواسطے جمال نورانی برگزیدگان بارگاہ قدس سے ظلمت
خانہ عالم کو ایسا منور کیا کہ گم گشتگان بادیہ ضلالت اونکی روشنی ہدایت سے

راہ راست پر آتے ہین اور صاف منزل مقصود کو پہنچ جاتے ہین نظم ونسق کارگاہ
دنیا کے لیے چار باش ربع مسکون کو وجود یا بجود سلاطین عالی مقدار اور راجگان
ذوی الاقتدار سے ایسا مزین فرمایا کہ مخلوقات کو اپنی سایۂ عاطفت اور ظل
مکرمت مین تا شب آفتاب ظلم وستم ظالمان ستم کیش سے مامون فرماکر نصفت
وعدالت سے دل رعایا شاد رکھتے ہین اور عدل وداد سے ملک ومملکت آباد
اگرچہ اکثر بادشاہان نامدار اور راجگان کامگار سلف کے احوالات مبارک
اور صفات حسنہ اوراق لیل ونہار پر بطور یادگار رقم ومنقش ہین کہ جن سے
اونکی سطوت وجلال شوکت واقبال فہم وفراست نصفت وعدالت بخوبی
ظاہر وباہر ہوتی ہے لیکن فی زمانہا جیساکہ ذات عالی درجات مہاراج
ادھراج راجۂ راجگان ہموالمکان مہاراج سری **سوائی رام سنگہ** بہادر
خلد اللہ ملکہ ودولتہ سریر آرائے دارالسلطنت **جے پور** حرس اللہ عن الآفات
والشرور کو پایا حق تو یہ ہے کہ ایسا کبھی دیکھا نہ سنا انسان کیا اگر چشم فلک نے
کہین دیکھا ہو دکھائے گوش ملک نے کہین سنا ہو سنائے اگر اوسکی بزم
کی صفت مذکور ہو ہر دائرہ حرف سے ساغر شراب کا لطف پیدا ہو اور اگر
رزم کا وصف مسطور ہو ہر سطر صحیفہ سے سیف تبران کا عالم ہویدا ہو عدل و
داد مین نوشیروان سے گوے سبقت لیگیا ہے سخاوت ومروت مین
نام حاتم طے کیا ہے قلم اوس کی تحریر اوصاف مین بعذر بریدہ زبانی

لب بجنبان ہے زبان کو اوسکی تقریر صفات مین بہانہ لکنت بر زبان ہے
نگہبان عالم ہر حال مین اوسکا نگہبان رہے ہر ایک واقعۂ غریبت پر اوس کے
چلے چڈہے کمان رہے **سورٹھا** جاسو گنن گن گان ہوت کبن کبتا سرس
مہاراج بلوان سری رام سنگہ جی پور زیت + اور الحمد اللہ والمنت جیسے کہ
مناقب ذات بابرکات سری حضور فیض ظہور حسن ذاتی اور خوبی صفاتی سے
خارج از دائرہ انحصار ہین ویسی ہی صفات برگزیدہ مشیران بارگاہ والا و مقربان
درگاہ معلی بہی حیطۂ تحریر و تقریر سے برکنار ہین علی الخصوص ذکر محامد اوصاف امیر کبیر
مشیر فرخندہ تدبیر نور حدقہ امارت و ایالت نور حدیقہ نکنت و بسالت مہر سپہر ہیبت
و اجلال سپہر مہر دولت و اقبال سلالۂ سلسلۂ اعاظم و اعالی نقاوۂ دودمان مفاخر
و معالی رافع اعلام عدل و انصاف دافع اسقام جور و اعتساف مربع نشین چار
بالش نصفت و عدالت صدر آرائے بارگاہ جود و سخاوت فارس مضمار غرو علا
یکہ تاز معرکہ مجد و اعتلا پردہ کشائے غوامض دانش و فرہنگ نکتہ دان روامز
فرہنگ مشیر پر تدبیر دولت ابد قرار مونس خلوت گاہ حضور لامع الانوار
اسوۂ نوئینان والا مقام جناب نواب **محمد فیض علی خان** بہادر مدار المہام
لازال شموس اقبالہ الی یوم القیام بلا تکلف و تصنع تکلیفات تسوید و تبیین سے
مبرا و معرا ہے دیکھیے حضرت لسان الغیب نے کیا خوب کہا ہے مصرعہ حاجت
مشاطہ نیست روے دلارام را +

سبب تالیف

وجہ تالیف اس فسانہ دلاویز قصہ تعجب خیز کی اسطرح ہے کہ جب راقم حقیر سراپا تقصیر مستہام الزمن کیول کشن عفی اللہ ذنوبہ کا تیمہ حصاری اتفاق زمانہ اور کشش آب ودانہ سے وارد بلدۂ جے پور ہوا اور برسم ارباب زمانہ اصحاب باتمکین سے راہ ورسم پیدا کرنا ضرور ہوا رہبری وہدایت بخت بیدار وطالع مددگار سے بابو صاحب والا مناقب مجموعۂ اخلاق وکرم منبع فیض انعم شیرین زبان نمکین بیان سرچشمۂ لطف واحسان گوہر کان مروت جوہر صمصام فتوت دُر دریاے خوش کلامی وزیبا سخنی بابو نیلمنی صاحب کی محفل خلد منزل مین بار پایا اور کثر اوقات باریاب خدمت بابرکت ہو کر فیضان کلمات ہوش افزا اور سخنان خرد آراسے مستفیض ومستفید ہوتا تھا ایک روز حسب عادت معہود موجود مجلس تھا کہ ہر درسے در گفتگو باز ہوا رفتہ رفتہ باتیاے دیگر تذکار لطافت بار صدف زبان فصاحت ترجمان بابو صاحب نے یہ داستان فرمائی کہ ان دنون ایک فسانۂ سراپا ہوش قصۂ پر جوش بترتیب جدید زبان بنگالہ مین چھاپا گیا ہے کارنامۂ حلاوت انگیز اور احوال شوق خیز کنور جگت سنگھ خلف الصدق مہاراجہ مان سنگھ والی آمیر کا اوسمین راست راست مذکور ہے اگر زبان بنگالہ سے اردوے عام فہم دلچسپ مین اوسکا ترجمہ ہوجاوے تو روشنی بخش چشمان ارباب شوق اور بصارت افزاے دیدۂ اصحاب ذوق ہو اگرچہ

بھیہ بیچ میرزا اپنی کم مائگی اور قلت استعداد سے متحمل اس بارگران کا نہین ہوسکتا تھا لیکن باتباع الامر فوق الادب ارشاد فیض بنیاد سے انحراف نکرسکا اور بمعاونت و امداد بابو صاحب ممدوح زبان بنگالہ سے اردو مین ترجمہ کرکے بدین وجہہ کہ اس منتخب مین صرف حالات ذات خاص کنور جگت سنگہ کا تذکرہ ہے اس کتاب کو باسم **وقایع راجکمار** موسوم کیا ایزد برتر کی جناب سے توقع ہے کہ یہہ صحیفہ عبرت افزا نظارگیان کو سرمۂ بصیرت دانائی اور شائقان کو باعث ازدیاد رسائی ہو ازانجاکہ سہو و نسیان لازمہ انسان ضعیف البنیان ہے لہذا ناظرین والاتمکین سے امید ہے کہ اگر کہین غلطی پائین ذیل عاطفت سے چھپائین مصرعہ کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود ٭

آغاز داستان

راوی صداقت شعار سے اس طرح روایت ہے کہ سنہ ۹۹۸ بنگلہ مطابق سمت ۱۶۴۸ بکرماوت اور سنہ ۱۵۹۱ عیسوی موسم گرما کے اخیر ایام برشگال کی آغاز مین ایک روز ایک مرد جوان تنہا گھوڑے پر سوار ہاتھہ مین نیزہ لئے کمر مین تلوار باندھے ہوے بشن پور سے جہان آباد کے رستہ پر جاتا تھا اتفاقاً ایک صحراے لق ودق مین اوسکو شام ہوگئی اور غروب آفتاب کا وقت قریب آگیا جوان نے بدین خیال کہ اس جنگل ویرانہ مین طوفان باد و باران

آجانا باعث اشد تکالیف اور صعوبات کا ہے گھوڑے کو لپکایا اور جلد جلد ایڑ
لگانا شروع کیا اسی عرصہ مین آفتاب چھپ گیا اور چارون طرف سے کالی گھٹا
نمودار ہوئی ایک تو شام کا اندھیرا دوسرے سیاہ بادلون نے آن گھیرا
سیاہی در سیاہی جمع ہوکر ہمرنگ کی دون ہوئی ہوا کی جھکجھور سے بادلون کے
پرے کے پرے سیلاب دریا کی طرح بڑھے چلے آتے تھے اور ہوا کے
صدمہ سے گھوڑا جو قدم آگے دھرتا تھا پیچھے ہٹے جاتے تھے بادلون کی
گھور ہوا کا زور و شور گھن گھور گھٹا مین بجلی کی چمک آنکھونکی جھپک سے نیا
عالم نظر آتا تھا اور اوس سُن سان جنگل بیابان مین ہوا کی سون سان سے
چراغ ہوش و حواس گل ہوا جاتا تھا آنکھو نمین سیاہی کا سما سمایا ہوا تھا
زمین سے آسمان تک ایک عالم تیرگی چھایا ہوا تھا غرض کہ **نظم**
ہوا تھی کہ ابر سیہ سار تھا + بس اک عالم تیرہ و تار تھا + رخ چرخ پر
بادلون کا ہجوم + نقاب سیہ تھا بروے نجوم + صفا صف پس و پیش
ابر روان + گویا فوج تھی حبشیون کی دوان + ہوا کی وہ زور آزمائی ہوئی
ہوا تھی قیامت ہوائی ہوئی + جوان کو ازبکہ تاریکی سے راستہ نظر نہین
آتا تھا بجلی کی چمک مین دو چار قدم گھوڑا چلاتا تھا اسی اثنا مین نہایت
تیز و تند آندھی چلنے لگی اور اوس کے ساتھ ہی کمال زور و شور سے
دھوان دھار پانی پڑنے لگا راہ دیکھنا بند ہو گیا چلنا محال ہوا آب

لاچار اوس دلیر سوار نے لجام اسپ ڈھیلی کی گھوڑے نے جدھر منہ پھیرا
راہ لی کچھہ دور جاکر چلتے چلتے یکایک گھوڑے نے ٹھوکر کھائی سوار نے
باگ سنبھالی اودھر بجلی کی چمک نے آنکھون کے آگے روشنی دکھائی
اوس روشنی مین ایک مکان بلند اوسکو نظر آیا یہ دیکھکر دل نے کچھہ تسکین
پائی فوراً گھوڑے سے اوترا قدم اوسکا ایک زینہ پر پڑا اگرچہ اوسوقت
اندھیر اشدت تھا کچھہ نظر نہین آتا تھا مگر یہہ قدم بڑھاکر زینہ کے راستہ
مکان پر چڑہ گیا اور گھوڑے کو اوسی جگہ چھوڑا اتنی ہی مین بجلی پھر چمکی اوسکی
چمک مین معلوم ہوا کہ ایک مکان عالی شان گنبد دار کوئی پرستش گاہ
ہے آہستہ آہستہ اوس کے در پر جاکر کھڑا ہوا اور دیکھا کہ دروازہ بند ہے اور
زنجیر اندر کی جانب سے لگی ہوئی ہے اوسوقت نہایت زور وشور سے ہوا
چل رہی تھی اور پانی ٹوٹ ٹوٹ کر اسکے سر پر پڑتا تھا جوان نے دل مین خیال کیا
کہ بظاہر ایسے وقت آفت مین مندر کے اندر کوئی آدمی نہین معلوم ہوتا ہے
واللہ اعلم اندر سے کس نے دروازہ بند کیا ہے آخر کچھہ دیر تامل کرکے آواز
دی کہ اگر کوئی مندر کے اندر ہے تو دروازہ کھول دیوے مگر کچھہ جواب نہ ملا
جب دوچار آواز دینے پر بھی یہی حال رہا تب جوان نے کیواڑون کو جھٹکا دیا
اور ایک ایسی لات ماری کہ جسکے لگتے ہی پشتیبان ٹوٹ کر کیواڑ کھل گئے
اور چراغ جو مندر مین روشن تھا ہوا کے جھوکے سے گل ہوگیا الغرض

عورت بولی کہ آپ کا قیاس صحیح و درست ہے مگر آپ کے یہان یکایک
آنے سے ہمارے دل مین یک گونہ خوف و ہراس پیدا ہوگیا ہے اسلیے
ہم دریافت کیا چاہتے ہین کہ آپ کون ہین جوان نے جواب دیا کہ اپنا
احوال ظاہر کرنا ہمارا دستور نہین ہے مگر ہمارے یہان ٹہرنے سے تمکو
کسی طرح کا خوف نکرنا چاہیے اگر ہماری موجودگی مین یہان تم سے
کوئی بیدادگی کرنا چاہے گا تو ہم بدل و جان تمھاری امداد کرین گے اس
کلام فرحت بخش تسلی آمیز سے عورت نے دل کو جمع کرکے کہا کہ آپ کی
باتون سے ہمارے دل کو کمال تقویت و تشفی پیدا ہوئی آپ کا شکریہ
ہم سے ادا نہین ہوسکتا ہے ہم شام کے قریب یہان سیلیشر مہادیو
کی پوجن کے واسطے آئے تھے ہنوز پوجن سے فراغت نہین ہوئی تھی کہ
یکایک ایسی تیز و تند آندھی آئی کہ ہمارے ہمراہی خدمتگار نوکر چاکر
پالکی کے کہار سب پریشان و سرگردان ہوکر واللہ اعلم کہان چلے گئے
ہم تاحال اون کے منتظر بیٹھے ہین جوان نے کہا کہ تم بے اندیشہ یہان
آرام و استراحت کرو کل علی الصباح ہم تمکو تمھارے گھر پہونچا آئین گے
یہ سنکر اوس عورت نے جوان کو دعاے خیر دی کہ سیلیشر جی تمکو خیر و
صحت سے رکہین القصہ اسی گفت و شنید مین آدھی رات گذر گئی اور
اوسوقت آندھی مینہ کا زور کم ہوا آسمان صاف ہوگیا تارے چمک آئے

عورت بولی کہ آپ کا قیاس صحیح و درست ہے مگر آپ کے یہان یکایک
آنے سے ہمارے دل مین یک گونہ خوف و ہراس پیدا ہوگیا ہے اسلیے
ہم دریافت کیا چاہتے ہین کہ آپ کون ہین جوان نے جواب دیا کہ اپنا
احوال ظاہر کرنا ہمارا دستور نہین ہے مگر ہمارے یہان ٹہرنے سے تمکو
کسی طرح کا خوف نکرنا چاہیے اگر ہماری موجودگی مین یہان تم سے
کوئی بیوفائی کرنا چاہے گا تو ہم بدل و جان تمھاری امداد کرین گے اس
کلام فرحت بخش تسلی آمیز سے عورت نے دل کو جمع کرکے کہا کہ آپ کی
باتون سے ہمارے دل کو کمال تقویت و تشفی پیدا ہوئی آپ کا شکریہ
ہم سے ادا نہین ہوسکتا ہے ہم شام کے قریب یہان سیلیشر مہادیو
کی پوجن کے واسطے آئے تھے ہنوز پوجن سے فراغت نہین ہوئی تھی کہ
یکایک ایسی تیز و تند آندھی آئی کہ ہمارے ہمراہی خدمتگار نوکر چاکر
پالکی کے کہار سب پریشان و سرگردان ہوکر واللہ اعلم کہان چلے گئے
ہم تاحال اون کے منتظر بیٹھے ہین جوان نے کہا کہ تم بے اندیشہ یہان
آرام و استراحت کرو کل علی الصباح ہم تمکو تمھارے گھر پہونچا آئین گے
یہ سنکر اوس عورت نے جوان کو دعاے خیر دی کہ سیلیشرجی تمکو خیر و
صحت سے رکہین القصہ اسی گفت و شنید مین آدھی رات گذر گئی اور
اوسوقت آندھی مینہ کا زور کم ہوا آسمان صاف ہوگیا تارے چمک آئے

تب جوان نے کہا کہ تم بے خطرہ یہان بیٹھی رہو ہم تر دیک گانو سے جا کر
چراغ لے آئین عورت بولی کہ گانو یہان سے دور ہے مگر اس مندر کے
قریب ہی پوجاری رہتا ہے اب چاندنی بھی کھل گئی ہے اگر کچہ تکلیف نہو
تو اوسکے مکان سے جاکر چراغ روشن کر لائیے جوان مندر سے نکل کر روشنی
ماہتاب مین پوجاری کے دروازہ پر پہونچا اور کیواڑ کھولنے کے لیے آواز دی
پوجاری نے بدین خیال کہ اسوقت نصف شب کو نہ معلوم کون شخص ہے
نیک ہے یا بد ہے کیواڑ کھولنے مین تامل کیا اور کچہ جواب ندیا جوان نے
ایک اشرفی دینے کا اقرار کر کے پھر کیواڑ کھولنے کی التجا کی پوجاری نے
بطمع نفسانی خواہ اس خیال سے کہ یہ شخص کوئی امیر عظیم الشان معلوم ہوتا ہے
کیواڑ کھول دیے جوان پوجاری سے ایفاے وعدہ کر چراغ جلا کر مندر
مین لایا اور دیکھا کہ وسط مندر مین سری مہادیو جی کی مورتی استھت ہے
اور اوسکے آس پاس دو عورت کھڑی ہین اونمین سے ایک عورت جوان
نوخیز نہایت حسین نازنین زہرہ جبین پندرہ سولہ برس کا سن و سال
حور وش پری تمثال نازک اندام لقا عشوہ و کرشمہ مین یکتا ہا تو ن مین
الماس کی مرصع چوڑی پہنے ہوے زردوزی دوپٹہ اوڑھے ہوے پوشاک
امیرانہ سے سجی سجائی برنگ تصویر خاموش کھڑی ہے ابیات
حسن و خورشید اوج شباب ۔ نہین بلکہ رشک مہ و آفتاب

شگفتہ گل گلشن دلبری + جسے دیکھکر داغ کہائے پری + اگر اوسکے زیور
کی دیکھین چمک + جھپک جائین چشم نجوم فلک + مرصع وہ ہاتھون مین تھی
چوڑیان + جنھین دیکھے دل ہاتہ مین پھر کہان + مغرق زری سے سراسر
لباس + غرض حسن کے بام کی تھی اساس + وہ نازنین جسپین جو ان کو
دیکھتے ہی چہرہ پر نقاب ڈال نیچی گردن کر بیٹھہ گئی اور دوسری عورت بھی اگرچہ
زیور و لباس سے آراستہ و پیراستہ تھی مگر اوس سے حسن مین کمتر عمر مین
بڑھکر کم و بیش پینتیس برس کے سن و سال مین تھی جو ان نے اوس عورت
عمر رسیدہ کو اوسکی کنیز باتمیز تصور کرکے خیال کیا کہ ابتک جو گفتگو اور بات
چیت ہو رہی تھی وہ اسی عورت سے تھی اور اون دونون کی وضع و انداز و
تراش و تراش اور لباس کا رنگ و ڈہنگ دیکھکر متعجب ہوا اور تصور کیا کہ
یہہ وضع داریان اس ملک مین کہان ہین لباس اور وضع انکی ہندوستانی
معلوم ہوتی ہے قصہ کوتاہ جوان چراغ کو ایک جگہہ رکھکر دونون عورتون کی
روبرو آکر کھڑا ہو گیا اوس وقت جوان کے سر پر جو الماس کا مرصع سرپیچ تھا
چراغ کی روشنی سے چمکا اور اون دونون عورتون نے اوسکو سر سے پانک
رغبت کی نظر سے دیکھا یہ جوان خوشرو و عمر مین اندازاً پچیس سال کا اور قد
اور حسین زیبا صورت تھا اور ازی قد اور اعضا کی ترتیب ایسی مناسب و
موزون تھی گویا اوسکے قد بالا نے حسن ترتیب کو دوبالا کیا تھا اور اوس کے

وجود کی اوتھان ایسی برمحل و پر موقع تھی جیسے برسات مین نباتات و روئیدگی قوت نامیہ سے نشو و نما پاتی ہے لشکر سے آثار امارت عیان چہرہ سے جلال شجاعت نمایان لباس مکلف در بر دستار پر بہار سر پر ہاتھہ مین نیزہ و شمشیر لیے ہوے گویا حسن و شجاعت ایک ہی جگہہ قیام کیے ہوے ہین ++ ابیات بحسن دلاویز و روے نکو + جہان کے حسینون کا تھا پیشرو + قیامت کو قامت سے شرمندگی + وہان سے خجل چشمۂ زندگی + نگہ آفت عقل و ہوش و حواس + وہ انکھین کہ فتنہ کو جنسے ہراس + لباس مکلف سے آراستہ بصد زیب چون سرو نو خاستہ + فریب وہ کانون مین بالے ہوے + مہ خوبروئی کے ہالے ہوے + قیافہ سے ظاہر اپا شعور + جبین سے نمایان شجاعت کا نور + جب دونون جانب سے نظارہ کی آنکھہ کھلی طرفین سے دیکھا بھالی ہوئی ہر ایک کو دریافت احوال سہ گر کا شوق ہوا اظہار مطلب کا ذوق ہوا مگر دونون طرف سکتہ کی سی حالت تھی بولنے کی اسکو تاب نہ اونکو طاقت تھی یہ امیدوار کہ پہلے وہ صدف زبان سے گہر ریز ہو وہ آرزومند کہ اول یہ تنگ دہان سے شکر ریز ہو شعر غرض دونو جانب بحال خموش + رہے مثل آئینہ حیرت فروش + —

ظاہر ہونا احوال جوان کا بعرض تونبر

بسکہ جوان کو زنان نامحرم کی سماعت احوال کا نہایت شوق پیدا ہوا تھا

عورت کنیزک نماسے بولا کہ ہمارے قیاس مین تم عورت عالی خاندان و الا
دودمان معلوم ہوتی ہو ہمکو تمھاری دریافت احوال مین ایک طرح کا لحاظ
دامنگیر ہے اگر تمکو اپنے اظہار احوال مین کچھ پس وپیش اور کسی طرحکا
وسوسہ نہو تو اس راز سربستہ کے انکشاف سے ہمکو مرہون
منت کرو۔

عورت ۔ اے نیک مرد عورتون کو لازم نہین ہے کہ اول اپنا احوال
ظاہر کرین اس لئے مناسب ہے کہ پہلے آپ ہی اپنے احوال مبارک سے
شرف اطلاع بخشین۔

جوان ۔ احوال کہنے مین اول و آخر کیا ہے پس وپیش کس بات کا ہی۔

عورت ۔ عورتون کا احوال غیر نامحرم پر ظاہر ہوجانا کس قدر بیجا امر ہے
جو عورت کہ مستور اور پردہ دار ہے وہ کس لفظ و اشارہ سے اپنا احوال
کہہ سکے خصوصاً برہما جی نے اپنے احکام اور بید مین ہدایت فرمائی ہے
کہ عورت کو اپنے شوہر کا نام لینا ممنوع و متروک ہے پس ہم اپنا احوال
کیا جتلا سکین۔

جب وہ علامہ عورت اس گفتگو مین تھی جوان ہزار دل حسن و جمال جمیتال
اوس شاہد پری تمثال دوسری عورت نازنین زہرہ جبین کے تماشا
مین مشغول تھا اوسکی طبیعت اسکے باتونیر مطلق نہ تھی اور ادھر وہ غزالہ چشم

دلربا اس عورت پشت پناہ کی پیٹھ کی اوٹ بیٹھی ہوئی گوشہ نقاب
اوٹھا اوٹھا کر دزدیدہ نگاہ سے جوان کی تانک جھانک کر رہی تھی اس
چار چشمی مین دونونکی آنکھ ایک ہو رہی تھی اوس عورت عقیلہ نے یہ
نظر انظری دیکھکر آنکھ نیچے کرلی اور جوان سے اپنی بات کا جواب نہ پاکر
اوس کے منہ کو تکنے لگی اور طرفہ آہستگی سے اوس نازنین حسین کے کان مین
کہا کہ کیا خوب پہچان لیا شاید تم اسی جگہ رنگ رلیان منایا چاہتی ہو دلونکی
ہوس نکالا چاہتی ہو نازنین شرمگین ہو نیچے آنکھ کر اونگلی کی ضربک سے
ٹھوکا دیکر کہنے لگی کہ بس جی بس یہ کیا نئی چھیڑ نکالی ہے تمھاری تو بات ہی
نرالی ہے ایسی ہی باتون سے ہمکو نہین بھاتی ہو یہ چھیڑ ہے کہ تہمت
لگاتی ہو ان دل لگیون سے باز آؤ ذرا زبان سنبھالو پھر یہ گفتگو منہ پر نہ لاؤ
اوس عورت عقل مند نے ان دونونکا یہ حال دیکھکر اپنے دل مین خیال
کیا کہ اس جوان مہرتمثال کا حسن آفتابی دیکھکر اس دلربا کے دل مین محبت
کی ذرہ نے چمک پیدا کی ہے مبادا آتش عشق زیادہ بھڑکی خرابی برپا کرے
پھر یہ سوختہ آتش الفت ہاتھ سے جاوے ایسی تدبیر ضرور ہے کہ ان دونون
دلدادگان کو بغمت وصل میسر ہو تاکہ آب وصال سے آتش مفارقت کو فرو
کرین مگر اسوقت طرح دینا ضرور ہے اور اس معاملہ کو دور رکھنا واجب
مبادا کسی کے کان مین یہ ماجرا پہونچے پھر واسطے سنین کوئی خطرہ پیدا ہو پھر

وفیہ اوسکا مشکل ہوجاوے اس حالت مین ایسی بات بنانا لازم ہے کہ دل کو بھاوے اور اپنا کام بن جاوے پس یا تو ہمکو یہان سے علیحدگی لازم ہے یا کوئی ایسی صورت ہو کہ یہ جوان اپنا راستہ لے ایسا سوچکر جوان کیجانب مخاطب ہوکر بولی۔

عورت ۔ اے نیک مرد ہمنے اس فرصت ناگہانی بلاے آسمانی سے تمھاری دلداری اور تقویت شفقت وعنایت کی بدولت بلا خوف واندیشہ آرام پایا دل وجان سے تمھاری ممنون احسان ہوئی ہم نسوانی خلقت ہین اب یہان پر ہمارے ٹھہرنے مین صورت بدنامی ہے اور طوفان باد وباران بھی فرو ہوگیا ہے چاندنی چٹک رہی ہے اپنی مہربانی سے اجازت دیجیے کہ ہم گھر جائین۔

جوان اس وقت رات کو اگر تم پیادہ پا اپنے گھر جانا چاہتی ہو تو ہم بدل وجان مستعد ہین تمکو تمھارے مکان تک پہونچا آوین گے اور ہم بھی یہان صرف تمھارے ہی حفاظت کی نظر سے ٹھہرے ہوے تھے ورنہ ابتک تو کبھی کا اپنا راستہ پکڑتے۔

عورت ۔ آپ نے جس قدر ہمکو گرفتار کمند احسان کیا ہے اوسکا شکریہ زبان کی طاقت نہین کہ ادا کرسکے اور آپ کی حسن صورت اور نکوئی سیرت دیکھکر ہمارا دل گلشن آسا شگفتہ وتازہ ہوگیا فرحت بے اندازہ حاصل ہوئی

مگر مقام غور ہے کہ طائفہ نسوان ہر قدم پر مطعون ہے آپ کو ہمارے ساتھہ چلنا خالی از قباحت نہین اگر اس لڑکی کا باپ سُن لیوے اور پوچھے کہ یہانتک کس کے ساتھہ آئین تو اسکا کچہ جواب نہین ہے جو ہے وہ لایق اشارہ و خطاب نہین ہے۔

جوان۔ کچہ دیر تامل کرکے بولا کہ اگر اسکا باپ یہہ بات دریافت کرے تو بلا اندیشہ جواب دینا کہ ہم مہاراجہ ہانسنگہ والی آمیر کے فرزند کنور جگت سنگہ کے ساتھہ آئے ہین۔

یہ سنتے ہی اون دونون عورتون کا دل ایسا تر و تازہ ہوا جیسے باد صبا کے چلنے سے غنچہ نا شگفتہ کھل جاتا ہے اور اس قدر نور سور و سرور اون کے چہرہ پر چھایا کہ اگر سندر مین ہزار برق جلوہ فشان ہوتی تو بھی اوس روشنی سے لگا نہین کھاتی **ایات** سُنی جب جوان کے زبانی یہ بات + ملا گویا تشنہ کو آب حیات + کھلا گلشن دل مین فرحت کا پھول + گئین بیقراری کی آفات بھول + اوس عورت عقیلہ جمیلہ نے سرو قد ایستادہ ہوکر زبان عجز بیان سے عاجزانہ عرض کیا۔

عورت۔ زہے بخت بیدار و خوشا طالع مددگار کہ آپ کے دیدار مسرت بار سے نور دیدہ و سرور سینہ بہم پہونچا اگر کوئی امر نادانستہ جاہلانہ بنگ و بد ہماری زبان سے سرزد ہوا ہو آپ کے حسن اخلاق عامہ سے امید ہے

کہ اوسکی خطا براہ عاطفت معاف فرمائین گے۔

راجکمار تبسم ہوکر کہنے لگے کہ ہم تمھاری خطا کبھی عفو نہ کرین گے تا وقتیکہ تم اپنے حال سے آگاہ نکروگی بلکہ سزاوار سزا ہوگی۔

عورت ہنسکر بولی کہ جو آپ کی رضا ہو ہماری واسطے سزا تجویز کیجیے ہمکو بدل منظور ہے۔

راجکمار۔ ہم یہی سزا تجویز کرتے ہین کہ تمھارے ساتھہ چلکر تمکو تمھارے مکان پر پہونچا آئین۔

یہ سُنکر اوس عورت باتمیز نے دل مین سوچا کہ عجب طرح کا اتفاق پڑا ہے کوئی سبب قوی ہے کہ ہم اپنا احوال سپہ سالار افواج شاہ ہند کے پسر تا بندۂ اختر سے ظاہر نہین کرسکتی اور اگر اظہار مین تامل ہوتا ہے تو راجکمار ضرور ہمارے ساتھہ چلنے پر مستعد و آمادہ ہون گے اور یہ امر موجب قبو حالت چند در چند ہے یہ سوچ ہی رہی تھی کہ اتنے مین مندر کے نزدیک بہت سے گھوڑونکی ٹاپ کی آواز آنے لگی یہ آواز سُنکر راجکمار مندر سے باہر آئے اور دیکھا کہ سو سو اسو سوار گھوڑے ڈپٹائے ہوئے چلے آتے ہین اونکی پوشاک اور وضع دیکھکر پہچانا کہ ہمراہیان خود بدولت ہی ہین حال یہ تھا کہ اس وقائع سے پیشتر مہاراجہ رانسنگھ نے سو سوار ہمراہ دیکر کنور صاحب کو بغرض تحقیقات حالات افواج افغانیہ کے جو بمقابلہ مہاراج موصوف بشن پور کے میدان مین

پڑے ہوے تھے بھیجا تھا چنانچہ بعد دریافت احوال غنیم راجکنوار واپس ہوکر
بخدمت پدر عالی قدر جاتے تھے کہ راستہ مین طوفان باد و باران نے آدبایا
راجکمار تو بزور تند باد راستہ سے بیراہ ہوکر سمندر کی طرف آنکلے اور سوار ان
ہمراہی دوسری سمت کو سرگردان و پریشان ہوگئے جب غلبہ طوفان فرو
ہوا تب سواران نے نقش پاے اسپ سواری خاص سے سُراغ لیکر سمندر کا
راہ لیا اور جنگل مین متصل سمندر ایک درخت برگد کے نیچے اسپ سواری خاص
کھڑا دیکھکر اپنے مالک کا نشان پایا اور گھوڑے کو پکڑ قابو کیا الغرض جب
سوار سمندر کے نزدیک پہونچے راجکمار نے اونکو دیکھ کر زبان فیض ترجمان
سے فرمایا کہ دلّی کی جی ہو یعنی فتح و نصرت نصیب اولیاے دولت شاہ
دہلی ہووے سوار اپنے فرہ باہمت کو شناخت کرکے مراسم تسلیمات
بجالاے راجکمار نے ایک سوار کا نام لیکر فرمایا کہ دہرم سنگہ ہم تمھارے
آنے کے انتظار اس سمندر مین ٹھہرے ہوے تھے دھرم سنگہ نے گھوڑے
سے اوترکر سلام کیا اور عرض کیا کہ ہم لوگ مہاراج کنوار کی تلاش کرتے
کرتے نقش پاے اسپ سے سُراغ لیتے لیتے اور راستہ سے اسپ سواری
خاص ایک درخت برگد کے نیچے کھڑا دیکھ کر اوسکو پکڑ ساتھ لے حاضر ہوے
ہین اوسوقت مہاراج کنوار نے دھرم سنگہ کو حکم دیا کہ ہمارا گھوڑا یہان لاکر
کھڑا کردو اور دو سوار بھیجو کہ گانو سے جاکر دو پالکی مع کہارون کے لے آوین

اور باقی سوار روانہ ہون ہم بھی پیچھے سے پہونچتے ہین دھرم سنگہ یہ حکم پاکر متعجب
ہوا مگر حکم حاکم مین دخل دینا مناسب نہ سمجھکر دو سوار گانو کے جانب روانہ کیے
اور اور سوارونکو حکم روانگی سنایا سوار اس حکم اوپینس طلب کرنے سے متحیر
ہوکر آپس مین کہنے لگے کہ یہان کچہ معاملہ نیا ہے ایک نے کہا نیا گل کھلا ہے
دوسرا بولا کیا تعجب ہے کیون نہو پالنور انیان مہاراج ہانسنگہ کی رنواس مین
ہین یہ بھی تو اونمین کے مہاراج کنوار صاحبزادہ والا تبار ہین الغرض بمنشاء
ارشاد مالک سوار وہان سے روانہ ہوے جب مہاراج کنوار گھوڑونکی آہٹ
سُن کہندرے باہر آئے تب اوس نازنین نوخیز نے عورت ہمراہی سے کہا
کہ مہاراج کنوار نے جو تمسے دریافت احوال کیا تو تمنے ظاہر کرنے مین کیون تامل
کیا عورت بولی کہ اس بات کا جواب ہم تمھارے باپ کے روبرو دین گے
اتنے ہی مین مہاراج کنوار سوارون کو روانہ کرکے پھر مندر کے اندر آے اور
سوار جو پینس لینے گئے تھے وہ ہنوز واپس نہین آئے تھے کہ یکایک دو پالکی اور
چند سوار و پیادہ ایک جانب سے آتے ہوے نظر پڑے اونکو آتا دیکھکر مہاراج
کنوار نے اوس عورت سے پوچھا کہ یہ آدمی اور پالکی جو آتی ہین تمھارے
ساتھہ کی ہین اوسنے اوس طرف دیکھکر کہا کہ ہان یہ لوگ ہماری ہمراہی
مین شدت باد و باران سے متفرق اور پریشان ہوکر پراگندہ ہوگئے تھے
اب بعد فرو ہونے طوفان کے ہمارے لینے کے لیے آتے ہین یہ سُن کر

مہاراج کنوار بخیال اس امر کے کہ ایک جا مجتمع ہونا مرد اور عورت غیر محرم کا
خیالات باطلہ کا باعث ہے اون زنان دلارام سے بولے کہ اب ہم یہان
نہین ٹھہر سکتے سلیمنجی مہاراج سے آرزو ہے کہ تم بخیریت تمام اپنے مقام پر
پہونچو اور ایک بات کی تمسے توقع رکھتے ہین کہ جو معاملہ اور گفتگو یہان
ہمارے تمھارے سامنہ گذرا ہے سات روز تک کسی کے کان نہ پڑے اور
امید ہے کہ تم ہمکو اپنے گوشہ خاطر سے فراموش نہ کروہم اپنی یاد دہانی کیواسطے
ایک نشانی تمکو دیتے ہین وہ اپنے پاس رکھنا اور تمھاری نشانی یہی کافی ہے
کہ تمنے اپنا احوال سربستہ ہمپر ظاہر نہین کیا یہ بات ہم کبھی نہین بھولین گے
یہ کہکر گلے سے موتیون کی مالا نکال کر اوس علامہ عورت کے گلے مین ڈالدی
عورت نے جھک کر مہاراج کمار کو سلام کیا اور کہا کہ ہمنے جو اپنا احوال آپسے
پوشیدہ رکھا اور ظاہر نہین کیا ہمین ایک سبب قوی ہے یہ خطا ہماری آپ
معاف فرمائیگا اور اگر آپکے دل مین ہمارے احوال کی سماعت کا
اشتیاق ہے تو آج سے پندرھوین دن فرمائیے آپ سے کہان ملاقات
ہوسکتی ہے راجکمار نے کچہ دیر تامل کرکے کہا کہ آج کے پندرھوین روز
رات کے وقت اسی مندر مین ہم تمکو ملینگے عورت نے دعاے خیر دی اور
جھک کر دوبارہ سلام کیا مہاراج کنوار نقد دل کو تصدق کرنگاہ حسرت سے
اوس نازنین دلربا کو دیکھتے ہوے مندر سے باہر آ گھوڑے پر سوار ہو

روانہ ہوے اسی اثنا مین مردم ہمراہی اون عورتونکی بھی آن پہونچی اور
اونھون نے اپنی اپنی سواریون مین بیٹھکر اپنے مکان کی راہ لی -

مختصر احوال سلطنت بنگالہ کا

اوسوقت اگرچہ کنور جگت سنگھ سلیسر مہاراج کے مندر سے روانہ ہوے
مگر دل اوسی معشوقہ کے کمند زلف مین پھنسا چھوڑا اور اودہر وہ نازنین مہ
جبین بھی روے دلکش مہاراج کنوار پر نہزار جان سے عاشق اور مفتون ہو صبر و
قرار کو خیرباد کہکر بادل خستہ تقاضاے وقت سے روانہ خانہ ہوئی اسمقام پر
احوال ولولہ شوق وذوق ہر دو دل دادگان کا فروگذاشت ہو کر اول بنگالہ
کی سلطنت کے کچھ حالات لکھے جاتے ہین اسکے بعد ہم اونکا حال لکھینگے
ناظرین صبر کو کار فرما کر منتظر رہین -

واضح ہو - کہ اول ملک بنگالہ مین بختیار خلجی نے نیزہ مذہب محمدی کا
نصب کیا اور تمام اوس ملک وسیع کو اپنے قبضہ اقتدار مین لایا کہ اوسکی
اولاد سالہاے دراز تک بنگالہ کی حکومت کرتی رہی بعد سال ۹۳۲
بنگلہ مطابق سمت ۱۵۸۳ بکرماجیت اور سنہ ۱۵۲۵ عیسوی کے سلاطین مغلیہ سے سلطان بابر نے ولایت
سے اکر ابراہیم شاہ افغان شاہ دہلی کو معرکہ جنگ مین پس پا کر کے
تخت سلطنت دہلی پر زیب قیام فرمایا مگر مغلون کا ممالک بنگالہ پر اوسوقت
تک کماینبغی دخل و تصرف نہین ہوا جب تک کہ سر تاج سلطنت مغلیہ

محمد جلال الدین اکبر بادشاہ دونو بخشیں اورنگ بادشاہت نہ ہوا تب تک
ملک بنگالہ مین پٹھانون کا ہی عمل و دخل رہا جب کہ ستارہ اقبال اکبر شاہ
اوج سلطنت پر تابان ہوا اوس ایام مین داؤد خان نامے پٹھان
حاکم بنگالہ محمد اکبر بادشاہ کے ساتھہ خلش برپا کرکے وقت محاربہ منعم خان کے
ہاتھہ سے مغلوب ہوکر حکومت سے برطرف اور سرگردان بادیہ پریشانی ہوا اور
سنہ ۹۸۲ بنگلہ مطابق ۱۵۷۴ بکرم اور سنہ ۹۸۳ مین بنگالہ کو چھوڑکر اوڑیسہ کو بھاگ گیا
اوس وقت کل مملکت بنگالہ بقبضہ اقتدار سلاطین مغلیہ مین آگئی مگر اوڑیسہ مین
پٹھانون کے قدم ایسے جمے کہ مغل اونکو وہان سے نہ نکال سکے آخرش سال
۹۸۶ بنگلہ اور ۱۵۷۹ بکرماوت اور سنہ ۹۸۷ مین سلطنت دہلی کے مصاحب خاص
خانجہان خان نے بحکم شاہ اکبر فوج کشی کرکے افغانان آوارہ کو اوڑیسہ
سے نکال کر عمل و دخل شاہی وہان قائم کیا اس کے بعد ایک ایسی واردات
عظیم ہوئی کہ تمام ملک بنگالہ مین غدر و فساد برپا ہوگیا سبب اوسکا یہ ہوا کہ جب
بنگالہ اور اوڑیسہ قبضہ شاہی مین آیا تو بندوبست ملک اور افزونی محاصل وغیرہ
کی لیے بادشاہ کی طرف سے کچھہ آئین جاری ہوے رعایاے ممالک مذکور نے
کہ ہمیشہ خودسر رہے تھے اور کسی آئین و قانون کے پابند نہ تھے اجراے
قوانین سے ناراض ہوکر سر بغاوت بلند کیا اور جابجا فساد برپا ہوگیا اوسحالتمین
جو کہین کہین اوڑیسہ کے علاقے مین پٹھان لوگ متفرق مقامات مین

رہ گئے تھے اونھون نے اسوقت کو غنیمت سمجھکر سر بشورش اوٹھایا اور حدود
اورلیسہ سے گذر کر بنگالہ کی حدود مین بھی سیدنی پور اور بشن پور متعلقہ بنگالہ
تک دوبارہ دخیل و قابض ہوگئے اوس زمانہ مین خان اعظم خان
صوبہ بنگالہ اور شاہباز خان صوبہ اورلیسہ جو بادشاہ کی طرف سے
وہان منتظم تھے فساد کی کثرت سے کچھہ بندوبست و انتظام ملک نہ کرسکے
اور دہلی کو بھاگ آئے محمد اکبر نے اس امر سے رنجیدہ خاطر ہوکر دل مین تجویز
کیا کہ کوئی شخص اہل ہنود سے اوس ملک کے انتظام کے واسطے بھیجنا چاہیے
اور اس تجویز کی وجہ یہ ہوئی کہ جب ابتدا مین سلاطین اسلامیہ فوج کشیر
لیکر کوہستان ہمالہ کی جانب سے ہندوستان پر حملہ آور ہوے تھے اوس
زمانہ مین پرتھی راج راجہ دہلی اور دیگر راجہاے عظیم الشان نے کہ شجاعت
اور مردانگی مین نامور اور ہندوستان کی پشت و پناہ تھے افواج مخالف کو
روک کر ہندوستان تک ایک قدم نہین دھرنے دیا تھا چنانچہ تواریخ سے
آشکار ہے کہ جب شہاب الدین غوری بعہد راجہ پرتھی راج
ولایت سے تین لاکھہ فوج ہمراہ لیکر ہندوستان پر یورش کرکے آیا تب راجہ
پت جمن سوریج بنسی والے آمیر صرف اٹھارہ ہزار فوج سے اوس کے
مقابلہ پر گیا اور اپنی دلیری اور اولی العزمی سے اوسکو شکست فاحش دیکر زندہ
اسیر و دستگیر کرلایا اور تمام سامان حرب و خیمہ و خرگاہ وغیرہ سوا ماہی مراتب

لوٹ لایا چونکہ یہ مال غنیمت راجہ ممدوح کے پیچھے پیچھے آتا تھا باتباع اوسی امر
کی اب تک ماہی مراتب مہاراج ادھراج والی جے پور کے پیچھے چلتا ہے غرض کہ
با این ہمہ اس بھارت برش یعنی ہندوستان کا ستارہ طالع ایسا نحوست پر
ہوا کہ راجگان ہند مین خود بخود نا اتفاقی پیدا ہوگئی اور باہمدگر تنازعات و جنگ
وجدل برپا کرکے از بس ضعیف و تباہ ہوگئے سچ ہے شعر دولت ہمہ نزاع خیزد
بید ولتی از نفاق خیزد ٭ اوسوقت اہل اسلام نے قابو سے وقت پاکر
ہندوستان پر فوج کشی کی اور باندک مجادلہ تخت سلطنت حاصل کرکے تمامی
راجگان ہند کو مغلوب اور مطیع کرلیا مگر تب بھی بعض بعض راجے خود مختار
اور اپنے راج پر بدستور قائم رہے چنانچہ ظاہر ہے کہ ابتدائے آغاز سلطنت
اسلامیہ سے تا انجام آن راجپوت لوگ اہل اسلام سے برابر لڑتے جھگڑتے
رہے اور اکثر اوقات اونپر غالب آکر فتحیاب ہوتے رہے ہین مگر اسی کے
ساتھہ ایسا بھی وقت آگیا کہ راجپوت تابع تخت دہلی کے ہوکر سلک ملازمان
شاہی مین کہلائے اور بافتاد تقدیر اکثر محاربات مین شاہان دہلی سے
مغلوب ہوکر اونکو ڈولا دیتے رہے اور سلاطین بھی ڈولہ لیکر رشتہ ناتہ
جاری کرتے رہے اور اونکو کارہائے دشوار اور مہمات عظیم پر مامور کرکے
اونکی حسن تدبیری اور رائے صائب اور شجاعت اور دلاوری کی داد
دیتے رہے ہین بلکہ ہمیشہ اس فرقہ جلادت کیش کی مردانگی اور سربازی کا

خیال اور خوف دل مین رکھتے رہے ہین الغرض سلاطین مغلیہ مین سے جسقدر
بادشاہ نامور ہوے ہین اون سب مین محمد اکبر بادشاہ نہایت درجہ پر عقیل
اور منتظم اور صاحب اقبال تھا اوس کے ذہن مین یہ بات سمائی ہوئی
تھی کہ جیسے راجگان ہند بندوبست اور انتظام ملک کا کر سکتے ہین ویسے
امراے اسلام سے نہین ہو سکتا اور طریق محاربات دستیزہ و آویزش مین اس
جماعہ نامدار کو مسلمانون پر فوقیت ہے اسی غرض سے اونسے اکثر راجگان کو
کارہاے عظیم پر مامور کر رکھا تھا اور اون سب مین سے مہاراجہ مان سنگھ
سورج بنسی والے آمیر کو درجہ اعلے پر عقیل و فہیم و شجاع و جوانمرد اور صاحب
خرد جانتا تھا اور شاہزادہ والاجاہ مرزا سلیم کو بھی مہاراجہ موصوف
سے ازبس انس تھا جب کہ خان اعظم خان اور شاہباز خان سے صوبجات
بنگالہ اور اوڑیسہ کا انتظام نہو سکا اور وہ اپنی جان عزیز سمجھکر بھاگ آئے
تب محمد اکبر بادشاہ نے مہاراجہ مانسنگھ کو یہ مہم عظیم تفویض کی اور سر کوبی
مفسدان و قبض و تصرف ممالک مذکور کے لیے مامور فرمایا ۹۹۷ھ بنگالہ مطابق
سنہ ۱۵۸۸ بکرم اور سنہ ۱۵۹۰ء مین مہاراجہ مانسنگھ بحکم سلطان اکبر سہ فوج جرار
اور صاحبزادہ عالی وقار مہاراج کنور کنور جگت سنگھ کی دہلی سے روانہ ہوکر
پٹنہ مین پہونچے اور اوس نواح کو وجود فساد سے پاک کرکے باغیان و
مفسدانکو کیفر کردار پر پہونچایا جب کہ پٹنہ سے فارغ ہوگیا اور وہان

بخوبی قبض و تصرف حاصل ہوا تب مہاراجہ ممدوح نے بعض مراتب کے انتظام کے
لیے اول **سید خان** نامے ایک افسر کو بنگالہ کی طرف روانہ کیا سید خان
شرف ترخیص حاصل کرکے بنگالہ کی دارالسلطنت ٹنڈا نگر مین کہ اوس زمانہ مین
وہ شہر تخت گاہ بنگالہ تھا جاکر انصرام امور مین مصروف ہوا اور بعد روانگی سید خان
مہاراجہ مان سنگہ نے واسطہ افتتاح ممالک اوڑیسہ کے عنان عزیمت معطوف
فرمائی اور سید خان کو لکھ بھیجا کہ تم معہ فوج ہمراہی خود ہمکو بردوان مین آملو جب
مہاراجہ موصوف بردوان مین پہونچے تو معلوم ہوا کہ سید خان ہنوز نہین
آیا ہے مگر ایلچی کی معرفت ایک چٹھی اوسکی بدین مضمون ملی کہ مین ابھی تک
فوج جمع نہین کرسکا ہون اور نہ کچھہ تاحال انصرام سامان رسد وغیرہ کا ہوا
اس سامان اور تہیہ کے لیے ایک سال کامل درکار ہے اور اب
موسم برشگال برسر آگیا بعد برسات سب سامان جمع کرکے معہ فوج حاضر ہونگا
تا ایام برسات خود بدولت بردوان ہی مین مقیم ہین مہاراجہ صاحب نے
اوسکی تحریر کی بموجب قیام بردوان مناسب متصور کرکے قصبہ جہان آباد
متصل بردوان مین دارو کمیسر ندی کے کنارہ قیام عساکر نصب کرائے اور انتظار
آمد سید خان کی دیکھتے رہے جب جہان آباد مین لشکر ظفر پیکر فروکش ہوا
خبر ملی کہ **قتلو خان** نامے افغان مفسد نے حال توقف و قیام فوج نصرت موج
کی خبر پاکر دست تطاول رعایا و ملک پر دراز کر رکھا ہے اور بارادہ

مقابلہ جہان ابادکے متصل آکر مقیم ہوا ہے مہاراجہ موصوف نے یہ سُن کر
دل مین متفکر ہوا فسہ ان فوج کو بولاکر کہا کہ کسی ہوشیار جاسوس کو بھیجنا
چاہیے کہ وہ تعداد سپاہ اور سامان فوج مخالف کا کماینبغی احوال دریافت
کرلاوے منجملہ افسہ ان مذکور شیر بیشہ جلادت کنور جگت سنگہ کی تہیہ دل سے
مہاراجہ صاحب کو مفہوم ہوا کہ یہ جانے پر مستعد ہے اور راجکمار اس امر
اہم کے انجام کو اپنی دست ہمت پر لیکر خواستگار اجازت ہوے مہاراجہ
ممدوح نے سو سوار اون کے ہمراہ دیکر روانہ منزل مقصود فرمایا چنانچہ مہاراج کنور
بعد دریافت احوال مخالف واپس تشریف لاتے تھے کہ بادو باران کی
شدت سے سندر سیلیسر مہادیو مین اونکا گذار ہوا جیسا کہ تحریر ہوچکا ہے

واپس آنا کنور جگت سنگہ کا مہاراجہ مانسنگہ کے پاس

مہاراج کمار بادل پر درد سیلیسر جی کے مندر سے روانہ ہوکر اپنے پدر عالی قدر
کی خدمت مین پہونچے اور ظاہر کیا کہ فوج مخالف قریب پچاس ہزار کے
متصل موضع دہرپور پڑی ہے اور دیہات گرد و نواح پر دست غارت
دراز کر رکھا ہے اور جابجا تعمیر قلعجات و گڈھی وغیرہ مین مصروف ہے یہ خبر
پاکر مہاراجہ مانسنگہ نے خیال کیا کہ جب تک اوڑیسہ کی مہم سر نہووے اس
فوج کو دبائے رکھنا لازم ہے تاکہ زور و قابو پاکر قدم آگے نہ بڑھا سکے مگر اسقدر

ہم غفیر کا روکنا آسان کام نہین ہے بلکہ نہایت مشکل ہے یہہ سوچکر اور اس
معاملہ مین افسران فوج سے مشورت مناسب سمجھکر اونکو بولایا اور سخن طراز
ہوے کہ دیکھو روز بروز اکثر علاقے تحت حکومت شاہی سے چھوٹے جاتے ہین
اور افغان لوگ دم بدم قدم بڑھاتے چلے آتے ہین اسواسطے ضرور ہے کہ
مفسدین کوتہ اندیش کو ایسا دبایا جاوے کہ حد اعتدال سے زیادہ نہ بڑھ سکین
اور بے قابو رہین الا یہ بات غیر ممکن نظر آتی ہے کیونکہ فوج مخالف بکثرت ہے
اور میان فوج کی ارنسبت قلت ہے اون کے پاس قلعہ اور گڈھی جاے پناہ
ہین ہمارا میدان ہی مین نباہ ہے اگر بالفرض وہ میدان ہی مین مقابل ہوے
پھر بھی قلعون کی پناہ لیوین گے اس سبب سے اونکا مغلوب ہونا ایک امر محال
ہے اور یہ بھی مقام غور ہے کہ اگر احیاناً اون سے بمقابلہ ومجادلہ پیش آنا پڑا
اور خدانخواستہ وہ غالب آے تو دونو مطلب فوت ہوتے ہین یعنی ادہر تو
دہلی کے تخت سے ملک گیا اور ادہر ہم لوگ بھی زندہ واپس نہ جاسکین گے
پس ایسے بیمحل وبے قابو جنگ کرنے مین سراسر قباحت ہے اور اوڑیسہ کی
مہم بھی نہین ہوسکتی اس صورت مین ہماری راے یہ ہے کہ جب تک سید خان
نہ آوے تب تک کسی طرح اون سے مقابلہ نہ کیا جاوے خاموشی ہی مناسب
ہے تمھاری اسمین کیا راے ہے اور تمھارے نزدیک کیا کرنا مناسب ہے
یہ سنکر جو عقیل وکار آزمودہ ومسن افسر تھے سب نے بالاتفاق جواب دیا

کہ البتہ جب تک سید خان نہ آوے جہان آباد مین ہی قیام رکھنا مناسب
معلوم ہوتا ہے مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ منشا ہمارا ایسا بھی ہے کہ کل فوجکا
ایک مقام پر قیام نہووے بلکہ جدا جدا غول کرکے متفرق مقامات پر تعینات
کیا جاوے اور ایک حصہ اوسکا فوج مخالف کے مقابلہ مین بھیجدیا جاوے
تاکہ وقتاً فوقتاً اونکو دباے رہے اور آگے نہ بڑھنے دے اون مین سے
ایک پیر مرد بولا کہ جہان اس تمام فوج کی پراگندگی اور مغلوب ہونے کا اندیشہ
ہے وہان ایک افسر قلیل سے فوج لیجاکر کیا کرسکے گا مہاراجہ ممدوح نے
جواب دیا کہ اس فوج کے بھیجنے مین ہماری کچھ اور مراد نہین ہے بلکہ صرف
یہ مطلب ہے کہ اگر کسی قدر فوج ایسے مقام پر جاکر نزول کرے کہ مخالفون کی
نظر سے پوشیدہ رہوے اور جاے محتاط و محفوظ مین مقیم رہکر گاہ بیگاہ جب
مخالفون کو غافل دیکھے اوسی وقت اونپر یلغار بھیجکر شبخون کرتی رہی اور
دشمنون کو دم آسایش نہ لینے دیوے تو مناسب ہوگا تاکہ اونکو فرصت زیادہ
قدم بڑھانے کی نہ ملے اور خود ہی اپنے مرض مین گرفتار رہین یہ سنکر ایک
بوڈھا مغل بولا کہ مہاراج آپ یقین جانین موت کو اپنی آنکھہ سے دیکھہ کر
کون اوسکے منہ مین جاوے گا مہاراج نے یہ سُنکر تیوری چڑھاکر جبین
ہوکر فرمایا کہ اتنے راجپوت اور مغل ہین کیا ان مین کوئی بھی ایسا نہین ہے
جو موت سے نہ ڈرتا ہووے یہ سنتے ہی چھ سات مغل اور راجپوت

کھڑے ہوکر کہنے لگے کہ مہاراج ہم حاضر ہین انمین کنور جگت سنگہ بھی موجود
تھے اور اگرچہ درجہ اور عمر مین سب سے کمتر تھے اور سب کے عقب مین
کھڑے ہوے تھے لیکن پیش قدمی کرکے کہنے لگے کہ اگر حکم ہو تو یہ غلام بھی
حاضر ہے مہاراجہ صاحب اونکی بات سُنکر متبسم ہو فرمانے لگے کہ افسر بہ
صد آفرین تم لوگون کو ہمنے ایک آدمی کے واسطے کہا تھا تم چھ سات مستعد
ہو گئے ہم جانتے ہین کہ راجپوت اور مغل کا نام تا حال صفحہ جہان پر قائم ہے
مگر اب ہم یہ سوچتے ہین کہ تم سب مین سے کسکو بھیجین اوسوقت ایک ملازم
خاص مہاراجہ صاحب برابر مین حاضر تھا اوسنے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ
ان سب آدمیون کے مستعد ہونے سے آپ کا بڑا فائدہ ہے یعنی آپ اُنسے
یہ فرمائیے کہ جو تم مین سے کم فوج لیجاوے اوسیکو ہم بھیجین گے مہاراجہ صاحب کو
یہ صلاح پسند آئی اور جس شخص نے اول اقرار جانے کا کیا تھا اوس سے دریافت
کیا تم کس قدر فوج لیجانا چاہتے ہو اوسنے عرض کیا کہ پندرہ ہزار مہاراج
بولے کہ اس قلیل سپاہ مین سے جو پندرہ ہزار تمھارے ساتھہ دی گئی تو یہان
کیا رہ جاوے گا تم مین سے کوئی ایسا بھی ہے جو دس ہزار فوج لیجا سکے
وہ افسر تو خاموش ہو رہا مگر دوسرے افسر جسونت سنگہ نامی نے عرض
کیا کہ دس ہزار فوج میرے ہمراہ دیجاوے مین جانے پر مستعد ہون مہاراجہ صاحب
دل مین خوش ہوکر سب کے جانب دیکھنے لگے کنور جگت سنگہ کے دل مین

اوسوقت یہ خیال آیا کہ اگر اسوقت مہاراجہ صاحب میری طرف مخاطب
ہون تو مین بھی کچھہ عرض کرون اسی اثنا مین راجہ صاحب نے اونکی طرف
بھی نگاہ کی تب راجکمار نے بکمال ادب دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اگر مہاراج
کی رضامندی ہووے تو یہ خانہ زاد پانچ ہزار سوار سے قتلو خان کو مع اوسکی
فوج کے سورن ریکھا ندی کے پار اوتار سکتا ہے یہ دلیرانہ کلام سنکر مہاراجہ
صاحب متامل ہوے اور جسقدر افسران فوج وہان موجود تھے وہ اس پیشقدمی
اور جرأت راجکمار سے ششدر و حیران ہوکر باہم کانا پھوسی کرنے لگے بعد تامل
مہاراجہ صاحب بولے کہ اے فرزند دلبند ہم خوب جانتے ہین کہ تم چھتری کل
دیپک ہو مگر یہ بات قیاس سے باہر ہے کہ پانچ ہزار سوار سے تم اوس جم غفیر
فوج مخالف کو مغلوب و منہزم کرسکو راجکمار نے پھر دست بستہ ہوکر گذارش کیا
کہ مین پرتیگیا اور وعدہ کرتا ہون کہ اگر پانچ ہزار سوار سے فوج دشمن کو پس پا
نہ کردون اور شاہی فوج کا کچھہ نقصان کرادون تو بادشاہ جو چاہین میرے لیے
سزا تجویز فرماوین مہاراج نے تامل کرکے کہا کہ ہم تمھارے چھتری دھرم پالنے
مین حرج نہین ڈال سکتے چھتریون کا یہ دھرم نہین ہے کہ جو شخص جنگ و جدل
پر آمادہ ہووے اوسکو کسی ڈھب سے روکین یا ممانعت کرین اگر تمکو اپنی
اوپر ایسا بھروسا ہے تو اس سے بہتر کیا ہے روانہ ہو یہ کہکر مہاراجہ کا سنگھ
آنکھون مین آنسو بھرلاے محبت پدری نے جوش مارا اور پیشرو لاور کو

چھاتی سے لگا فوج مطلوبہ ہمراہ دے کر روانہ میدان کارزار کیا

قلعۂ گڈھ مندارن کا مختصر احوال اور اون زنان دلربا کا صورت حال

جس راہ سے کنور جگت سنگھ بشن پور سے جہان اباد کو واپس آئے تھے وہ راستہ تا حال جاری ہے اوس سے کسی قدر فاصلہ پر جانب جنوب گڈھ مندارن نام ایک بستی ہے جن عورتون سے راجکمار کے مندرجین ملاقات اور بات چیت ہوئی تھی وہ مندر سے روانہ ہوکر اسی گانون کو گئین تھین اس مقام پر چند پورانی گڈھی اور قلعہ تھی اسلئے اوس جگہ کا نام گڈھ مندارن تھا اس گانون کے وسط مین ایک ندی بہتی تھی اوسکا نام دامودر ندی تھا اس ندی کے کنارہ پر ایک مثلث قطعہ زمین کے گوشہ پر جہان دونون طرف ہوکر بڑے زور وشور سے پانی بہتا تھا ایک قلعہ بلند سر بفلک کھینچے ہوے نیچے سے اوپر تک سنگ موسے سے بنا ہوا واقع تھا اور ہر دو جانب اوس قلعہ کے جو دامودر ندی رواں تھی وہ قلعہ کے واسطے گویا آڑ اور کاوٹ تھی اب تک اوس عمارت کے آثار نمایان ہین یعنی کچھہ کچھہ بنیاد اوسکی قائم وموجود ہے اور محل ومکانات بانقلاب ازمنہ رفتہ رفتہ مسمار ہوکر خاک مین برابر ہوگئے اب وہان بجاے انواع عمارات سنگین اور باغات دلنشین انہار آب روان گلہاے شگفتہ و

خندان کے منیل برگد پیپل وغیرہ اشجار صحرائے اور دیگر اقسام کے بیل بوٹے
چھپائے ہوئے ہین اور اوس گھن بن مین حشرات الارض مار وکژدم اور اکثر
جانوران وحشی دد و دام شیر و پلنگ و چرغ و گرگ وغیرہ چرند و پرند کا مسکن ہے
مقام عبرت ہے کہ جو گلشن اپنی نضارت و تازگی سے باغ ارم پر طعنہ زن تھا
وہ اب خارستان اور مسکن زاغ و زغن ہے یہ عجوزہ دنیا ظاہر مین سبز باغ دکھلا باندک فرصت
نقاب عدم چہرہ پر ڈالدیتی ہے کچھ دیکھنے دیتی ہے نہ بھالنے دیتی ہے برگ خزان دیدہ کی
روش ایک دم مین خیابان جہان سے باہر نکال دیتی ہے اسکے ثبات و
قرار پر اعتبار نکرو کہ ناپائدار ہے نہ کسی کی آشنا ہے نہ کسی کی یار ہے۔

ربائی آن قصر کہ بر فلک ہمی زد پہلو وان درکہ شہان بر دہنہا دندے زو
دیدیم بیکے فاختہ بر کنگرہ اش فریاد بر آورد کہ کو کو کو کو +

اور دوسرے جانب اوس ندی کے اور بھی کئی گڈھی تھین مگر اب اونکا
کچھ نشان باقی نہین ہے اون مین اور اشخاص اعلیٰ درجہ کے از قوم مالک
قلعہ آباد تھے زمان پیشین مین جب کہ بادشاہ عہد نے ملک بنگالہ پر فوج کشی
کی تھی اوسوقت اون کے ہمراہی مین ایک اندفوج **جیدھر سنگھ**
نامے راجپوت جادون بنسی تھا جس رات وہ مہم ختم ہوئی اوسی رات
اوسکی فوج ماتحت سے ایک ایسا کارنمایان ظہور مین آیا کہ زیادہ از طاقت
تھا اور جسکی امید نہ تھی شاہ دہلی نے بجلدوے اس جلادت اور جانفشانی کے

یہ گانون گڈہ منڈلن اوسکو جاگیر مین عطا کیا اور اوس کے سوا اور بھی اوسکے
خویش و تبار بھائی بند جاگیر دار تھے آخر رفتہ رفتہ اوس کے قوم نے طاقت
وزور پیدا کرکے ایک چھوٹی سی ریاست بنالی یہان تک کہ جو کارندہ شاہی
آتے تھے اون کے ساتھہ نااتفاقی کرکے اکثر بے ادائیون سے پیش آتے تھے
اور جابجا اپنی اپنی حفاظت اور بود و باش کے لیے چھوٹے چھوٹے قلعہ بنالیے
تھے سنہ ۹۹۸ بنگلہ مطابق سنہ ۱۶۴۸ بکرم اور سنہ ۱۵۹۱ عیسوی مین جیدھر سنگہ مذکور کی
اولاد سے اس قلعہ مین ایک ٹھاکر مقرر رہتا تھا نام اوسکا **بیرمندر سنگہ**
تھا یہ شخص نہایت تندمزاج اور سخت طبع تھا جب جوان ہوا اور سن شعور کو
پہونچا اپنے باپ سے ناموافق ہوگیا اور اوسکی اطاعت مین نہ رہا اسلیے
اکثر باپ بیٹون مین تکرار و فساد رہا کرتا تھا اسکے باپ نے بیرمندر سنگہ
کی شادی ایک جاگیردار نروی کی دختر سے تجویز کی جسکی کچھہ اولاد پسری
نہین تھی اور اس رشتہ کرنے مین اوس کے باپ کے دو مطلب تھے ایک تو
بعد وفات جاگیردار کے بسبب نہونے اولاد پسری کے بیرمندر سنگہ اوسکے
متروکہ کا مالک ہوتا دوسری وہ دختر بھی حسین و زیبا صورت تھی مگر بیرمندر سنگہ
اس رشتہ سے ناراض ہوا اسواسطے اوسنے اپنے باپ کے برخلاف مرضی
خفیہ خفیہ اوسی گانو کے ایک مفلس ٹھاکر کی دختر سے اپنی شادی کرلی جب
یہ خبر اوسکے باپ کو پہونچی اس سے رنجیدہ ہوا اور بیرمندر سنگہ کو گھر سے نکالدیا

بیرندر سنگہ اپنے باپ کے اوپر استغاثہ کرنے کے ارادہ سے بحضور بادشاہ
وقت دہلی کو روانہ ہوا اور چلتے وقت اوسکی عورت کو حمل چند ماہہ تھا اوسکو
بخانہ والدزن پہونچا دیا ظاہر ہے کہ اولاد کیسی ہی ناخلف ہووے مگر مادر
و پدر کو جوش محبت سے سب بے ادائیان پسر نالایق کی بازی طفلانہ
معلوم ہوا کرتی ہین بیرندر سنگہ کے بوڑھے باپ کو اوس کے نکل جانے
سے نہایت اضطراب اور اضطرار ہوا اور خود کردہ سے پشیمان ہو کر
ہر طرف آدمی اوسکی تلاش کو بھیجے مگر اوسکا کہین نشان نہ ملا آخر لاچار
اوسکی زوجہ کو از خانہ والدزن بولاکر اپنے گھر رکھا اور بعد ایام وضع
حمل اوسکے ایک دختر پیدا ہوئی نام اوسکا تلوتما رکھا گیا اوس کے
چند روز بعد زوجہ بیرندر سنگہ اوس دختر رضیعہ کو چھوڑ کر مرگئی اور دختر بے مادر کو
بیرندر سنگہ کا باپ پرورش کرنے لگا قصہ کوتاہ جب بیرندر سنگہ دہلی مین پہونچا
بحکم شاہی فوج راجپوتان مین بھرتی ہوگیا اور اپنی شجاعت اور عقل کے زور
سے روز بروز ترقی پاتا رہا اور چند ایام ہی مین نام و دولت دونو حاصل کرلئے
جب سنا کہ باپ اوسکا مرگیا ہے دل مین تہیہ کیا کہ اب غیر ملک مین سرگردان
رہنا اور کسی کی متابعت مین کمر باندھنی ناحق اور فضول ہے وطن مین چلکر
اپنی ریاست سنبھالنا چاہیے یہ ارادہ کر وطن مالوف کو روانہ ہوا اور
دہلی کے رہنے والے بہت سے اشخاص نوکر چاکر وغیرہ اوسکے ساتھ ہوے

منجملہ اون کے ایک عورت کنیز ک اور ایک سادھو پرم ہنس بھی تھے چون اس رسالہ
مین ان دونون کا تذکرہ زیادہ ہوگا اسواسطے نام اونکا تحریر کیا جاتا ہے کہ
کنیز ک نام بجلا اور پرم ہنس کا ابھرام سوامی تھا یہ بجلا اوپر بھی بلفظ کنیز ک
لکھی گئی ہے اور اب بھی کنیز ک ہے لکھتے ہین اگرچہ بظاہر ایسا مشہور تھا
کہ یہ عورت بیر ندر سنگھ کے نوکرون مین سے ہے مگر ایسا نہین تھا گھر کی سب
کامون مین اوسکو دخل اور اختیار مطلق تھا اور چونکہ تلوتما دختر بیر ندر سنگھ کی
مہی پرورش اور پرداخت کرتی تھی اسواسطے بیر ندر سنگھ کے گھر مین اوسکو
بلقب کنیز ک ملقب کیا گیا ہے لیکن کنیز کون کے سے آثار اوس مین مطلق
نہ تھے جیسے اہلخانہ کو سب مالک مانتے ہین ویسے ہی بجلا کو سب قلعہ کے
باشندہ ٹھکرانی کے موافق مانتے تھے اور بدرجہ نہایت اوسکی عزت
وحرمت کرتے تھے اور اوسکے چہرۂ تابان سے ٹپکتا تھا کہ وہ بایام جوانی
نہایت حسین اور خوبصورت تھی اگرچہ اوس وقت مین اوترا ہوا جوبن
تھا مگر جیسے صبح کے وقت ماہتاب کا نور زردی پر آجاتا ہے اور اوسوقت
کی ضیا ایک جلوۂ دیگر دکھلاتی ہے یہ سمان اوسکے حسن کا بنا ہوا تھا
گجپتی بدیادھر نامی ایک چیلہ ابھرام سوامی کا تھا اوسکو الکار
شاستر مین کچھ مداخلت ہو یا نہو مگر شکنتا پر کاش مین مہارت کامل تھی
ایک روز اوسنے بجلا کو دیکھکر کہا کہ یہ باندی ایسی ہی جیسے گھی کا بھرا برتن

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وآلہ واصحابہ اجمعین
پرسش خلاف وضع ۱۲

ہوتا ہے حسن کی آگ جسقدر سرد ہوتی جاتی ہے صباحت طبعی کا روغن اوسکو
اوسی قدر مشتعل کرتا ہے یعنی جیون جیون یہ کنیز عمر رسیدہ ہوتی جاتی ہے
تیون تیون جوبن کی بہار دو بکھلتی آتی ہے اس لطیفہ کو سنکر بلاقی بچیتی بدیا
وگج کا نام رشک داس سوامی رکھہ دیا اور اوس دن سے وہ رشک داس
کے نام سے مشہور ہوا بلاکے وضع و انداز سے ایسا ثابت ہوتا تھا کہ وہ
نہایت عقیلہ اور خاندانی عورت ہے اکثر اشخاص ایسا بھی کہا کرتے تھے
کہ وہ عرصہ تک حرم مغلیہ مین بھی رہی ہے یہ بات سچ ہے یا جھوٹ اسکو
بلا ہی جانتی ہوگی مگر اوسکی گفتگو اور طور و طریق سے یہ بات کبھی نہین
پائی گئی اور یہ بھی کوئی نہین کہ سکتا تھا کہ یہ عورت بیوہ ہے یا شوہردار
کیونکہ ہمیشہ زیور و لباس و مسی و سرمہ وغیرہ سے آراستہ رہتی تھی اور
کسی طرح کا برت و نیم وغیرہ بھی جو قوم ہنود مین لازمہ حال بیوگان ہوتا ہے
نہین کرتی تھی درگیش نندنی تلوتما دختر بیربندر سنگھہ کو دل و جان سے
چاہتی اور پیار کرتی تھی جیسے کہ آثار اوسکے وقایع سندر سیلیسر مہاراج
مین ظاہر ہوے اور تلوتما بھی اوسکے ساتھہ کمال انس و الفت رکھتی تھی
ابھرام سوامی جو دہلی سے بیربندر سنگھہ کے ساتھہ آے تھے وہ ہمیشہ قلعہ ہی مین
نہین رہتے تھے بلکہ اکثر اوقات دوسری بستیون گرد و پیش مین چلے جاتے تھے
ایک دو مہینے گڈھ مندار نہین رہتے ایسے ہی ایک دو مہینے دوسری جگہ

قیام رکھتے تھے اور شہر کے لوگ یہ جانتے تھے کہ سوامی جی بیر ندر سنگھ کی ویکشا گرو یعنی مرشد ہین اور بیر ندر سنگھ بھی اونکی تعظیم و تکریم بدرجہ غایت کرتا تھا یہان تک کہ کوئی کام خانہ داری یا ریاست کا اونکی اجازت و استفسار بدون نہین کرتا تھا اور فی الحقیقت ابھرام سوامی نہایت عقیل و فہیم اور عالم شاستر دان اور اپنے سینّست دھرم مین قائم ویکتا گا اور جوگ ابھیاس یعنی حبس دم اور جوتش بدیا یعنی نجوم مین بھی مہارت کامل رکھتے تھے اور اسی زمرہ مین ایک دوسری کنیز ک آسمانی نام بھی دہلی سے آئی تھی وہ بھی شوخ اور خردمند تھی

مشورت کرنا ابھرام سوامی کا بیر ندر سنگھ سے

جس روز بلا اور تلوتما سیلیسر مہادیو کے مندر سے روانہ ہوکر قلعہ گڈھ مندارن مین داخل ہوئین اوس سے تین چار دن بعد بیر ندر سنگھ اپنے دیوانخانہ مین بیٹھے ہوئے تھے اوسوقت ابھرام سوامی وہان تشریف لائے بیر ندر سنگھ نے سر و قد استادہ ہوکر تعظیم اور پرنام کری. اور اپنے ہاتھ سے اسن کشا کا فرش اون کے بیٹھنے کو دیا جب وہ بیٹھ گئے بیر ندر سنگھ بھی اپنی مسند پر بیٹھ گیا سوامی بولے کہ بیر ندر سنگھ آج ہمکو تم سے کچھ بڑی بات کہنی ہے۔ بیر ندر سنگھ۔ فرماے۔

سوامی۔ (سب مغل اور افغانونمین جنگ عظیم ہونے والا ہے۔

بیرندر سنگھ - ہان یقیناً معرکہ عظیم ہوگا -

سوامی - تمنے اپنے دل مین کیا کرنا تجویز کیا ہے -

بیرندر سنگھ - جسوقت دشمن ہمارے روبرو آویگا اوسوقت اپنی قوت بازو سے اوسکو جواب دینگے -

سوامی - اے بیرندر جیسا تمکو لایق اور زیبا ہے ویسا ہی تمنے کہا لیکن صرف شجاعت اور طاقت ہی سے دشمن مغلوب نہین ہوتا ہے اوسکے ساتھ نیتی چاہیے سنّدھی چاہیے پگھر چاہیے اگرچہ تم طاقت و دلاوری مین لاثانی اور شجاع منتخب ہو مگر فوج تمھارے پاس ایک ہزار سے زیادہ نہین ہے یہ کب ممکن ہوسکتا ہے کہ اسقدر فوج کثیر مخالف کو یہ چند معدود آدمی مغلوب کرسکین اور علاوہ ازین یہ بھی متحقق ہے کہ مغل اور افغان دو تو تمھاری بہ نسبت صد چند زیادہ طاقت اور سامان رکھتے ہین پس ایک جانب قبول کیے بغیر دوسرے جانب سے بچنا امر محال اور باطل خیال ہے یہ بات کچھ دلمین غضب و غصہ لانے کی نہین ہے بخوبی سمجھکر اور غور کرکے دیکھو اور ایک اور بات بھی اسمین ہے کہ دو دشمن ہونے سے ایک کا دشمن ہونا اچھا ہے ہماری راے مین ایک جانب مضبوط پکڑ لینی چاہیے کوئی جانب ہو

بیرندر سنگھ کچھ متامل ہوکر بولا کہ آپ کونسے طرف رہنے مین ہمکو اجازت دیتے ہین اور کسطرف رہنا آپکے نزدیک مناسب ہے -

سوامی

سوامی - جتھا دھرم تتھا جیا یعنی جہان دھرم ہے وہان ہی جی ہے اور دوسرا قول ہے برنگ رامات نہ راونات یعنی سریرامچندر کے ہاتھہ سے مرنا بہتر ہے نہ راون کے ہاتھہ سے پس جس طرف رہنے مین شرط وفاداری ہے اور ناحق اور ادھرم نہین ہے اوسی جانب رہو کیونکہ راجاؤن مین باہم جنگ و جدال ہونا موجب خونریزی خلق اللہ اور نتیجہ گناہان سخت کا ہے مگر جو جانب صحیح ہے اور اصل حق سلطنت ہے اوس طرف رہنا لازم اور واجب ہے

بیرندر سنگہ نے پھر تامل کرکے پوچھا کہ اصل حق سلطنت کسکا ہے مغل اور افغان دونون اپنے اپنے تئین بادشاہ مانتے ہین ان دونون مین بادشاہ کون ہے -

سوامی - جو محاصل اور خراج ملک لینے کا مستحق ہے اور جسکی خزانہ عامرہ مین محصول ممالک داخل ہوتا ہے وہی بادشاہ ہے یعنی اکبر بادشاہ -

بیرندر سنگہ - یہ بات سُن دل مین رنجیدہ ہو نہایت غضب سے آنکھہ لال کر خاموش ہو رہا ابھرام سوامی اوسکے چہرہ سے نشان ناراضگی پاکر کہنے لگے کہ بیرندر خفا مت ہو ہمنے تمکو اکبر بادشاہ کے طرف ہونے کو کہا ہے کچھہ راجہ مانسنگہ کی متابعت کو نہین کہا بیرندر سنگہ نے دوسوقت اپنا دست راست بلند کر بائین ہاتھہ کی انگلیون سے اشارہ کرکے کہا کہ جب تک ہمارا یہ بازو قائم ہے ہم اس بازو کے ہاتھہ کو مانسنگہ کے خون سے رنگین کرینگے -

سوامی۔ صبر کرو ایسا غضب بیمحل موجب ندامت اور رسوائی اور باعث اکثر کاموں کے زبونی اور خرابی کا ہوجاتا ہے ہر ایک کام مین اور خصوص معاملات ومہمات عظیم مین تانی وتامل پسندیدہ ہے بوقت شدت غضب عنان اختیار کے نفس سرکش کے ہاتھہ مین ندینی چاہیے اور ازسر فکر وانیدہ ہر ایک امر کے پایان اور انجام پر نظر کرنی چاہیے قطعہ متاز توسن غفلت بعرصۂ تعجیل ٭ کہ آخر افگندت بر زمین رسوائی ٭ مکن شتاب وز آئین حلم روے متاب ٭ کہ غیر صبر وسکون نیست رسم دانائی ٭ راجہ مانسنگہ نے پھر تمھارے ساتھہ جو کچھہ بے ادائی کی ہے اوسکے تدارک کا بطریق انتقام تمکو اختیار ہے مگر اکبر بادشاہ سے برگشتہ ہونے مین تمھارا کیا مطلب ہے۔

بیرندر سنگہ نے خفا ہوکر کہا کہ اکبر بادشاہ کی طرف رہنے سے کس اسر کے ماتحت ہوکر لڑنا پڑے گا اور کسکی امداد ومعاونت کرنی ہوگی سوامی نے کہا راجہ مانسنگہ کی۔

بیرندر سنگہ۔ جب تک ہمارے دم مین دم ہے تب تک ہم مانسنگہ کی ماتحت اور نوکرون مین نہین رہینگے ابھی رام سوامی یہ سن اودس ہوکر چپ ہورہے اور پھر کچھہ دیر بعد پوچھنے لگے کہ کیا تم بیٹھا لون ان کے طرف رہوگے۔

بیرندر سنگہ۔ اول یہ دیکھنا چاہیے کہ کس جانب غالب اور

طاقت ورہے۔

سوامی۔ ہان جانب غالب کو دیکھنا چاہیے۔

بیرندر سنگھ۔ کچھ ہو مگر ہمکو پٹھانونکی طرف ہونا منظور ہے۔

ابھی رام سوامی یہ سنکر دم بخود ہو خاموش ہو رہی اور آنکھون مین آنسو بھر لاے بیرندر سنگھ یہ حال دیکھ بیتاب ہو کر کہنے لگا کہ اے مہاراج جو قصور نادانستہ مجھسے سرزد ہوا ہو وہ معاف فرما و جیسا آپ کا ارشاد ہو اوسکی تقدیم و تعمیل مین سعادت دارین تصور کرکے بدل و جان حاضر ہون ابھی رام سوامی نے گوشہ چادر سے آنسو پونچھکر جواب دیا کہ سنو ہم کئی روز سے از روی احکام نجوم دریافت کرتے ہین اور اس امر اہم کا انجام سوچتے ہین اور جب اس سوچ بچار کی یہ ہے کہ تمسے زیادہ ہمکو تمھاری نورِ دیدہ دختر نیک اختر سے الفت اور انس ہے اور تم بھی بخوبی واقف ہو کہ ہم اوسکو جان سے زیادہ عزیز جانتے ہین اوسکے واسطے اپنے بدل مصروف ہو کر جو تشویش کو سادھا ہے بیرندر سنگھ کا یہ بات سنتے ہی رنگ فق ہو گیا اور نہایت بیقرار ہو کر پوچھا کہ مہاراج جلد فرمایئے آپ نے جو تشویش مین کیا دیکھا ہے۔

سوامی۔ مغلون کی فوج سے تمھارے لڑکی کو نہایت نقصان اور خطرہ پہونچے گا۔

یہ بات سنکر بیرندر سنگھ کا چہرہ خشک ہو گیا اور بکہ فکر و اندیشہ مین ڈوب گیا

پھر ابھرام سوامی کہنے لگے کہ جو تم مغلون کے طرف نہین رہوگے تو تمھاری دختر
کو کمال نقصان کا احتمال ہے اور اونکی جانب رہنے مین کسی طرح کا عیب
وخطر نہین ہے اس لئے ہم بھی صلاح دیتے ہین کہ تم مغلون کی جانب
رہو اور اگرچہ یہ راز سربستہ ہم تمپر افشا کرنا نہین چاہتے تھے لیکن تمنے
جو ہمارے کہنے کو نہ مانا اسواسطے ناچار کہنا پڑا اب تمکو اختیار ہے مانو
خواہ نہ مانو للائی لکھتم دھانا سستی جاگر باسری یعنی ع ہرچہ نصیب است
بہم میرسد + مصرعہ جو کہ تحریر ہے پیشانی کی پیش آنی ہے + بیر ندر سنگہ
یہ بات سنکر خاموش رہا کچھہ جواب نہین دیا تب ابھرام سوامی کہنے
لگے کہ دروازہ پر **قتلو خان** کا ایلچی کھڑا ہوا ہے اوسکو دیکھکر ہم تمھارے
پاس آئے تھے سو اب تمکو جیسا مناسب معلوم ہو اوسکو جواب دو
بیر ندر سنگہ نہایت افسوس سے دم سرد بھر سر اوٹھا کہنے لگا کہ جب تک
قتلو تمکو ہمنے بچشم خود نہین دیکھا تھا اگرچہ ہمارے لخت جگر دختر عزیز
تھی مگر ہمارے دل مین اوسکی کچھہ انس والفت نہ تھی اور جب سے کہ
اوسکو ہمنے دیکھا ہے یہ ہمارے دل مین سمایا ہوا ہے کہ جہان مین کوئی
نعمت اوس سے بہتر نہین ہے اب آپ کا ارشاد بسر وچشم قبول کرکے
جو کچھہ عداوت سابقہ راجہ نانسنگہ کے ساتھہ تھی وہ یک لخت صفحہ دل سے
دور کی اور اب اونکی متابعت مین بجان ودل حاضر رہکر اون کے فرمان

واجب الاذعان سے نوعے انحراف نکرین گے یہ کہکر چوبدار کو حکم دیا کہ
افغانون کے ایلچی کو بولالاوے چوبدار نے حسب الحکم ایلچی کو حاضر کیا
اوسنے بعد ادائے رسوم آداب قتلوخان کا خریطہ حوالہ کیا خریطہ کھولا
پڑھا لکھا تھا کہ بیرندر سنگھ ایک ہزار سوار اور پانچ ہزار اشرفی فوراً ہمارے
پاس روانہ کرو ورنہ قتلوخان کو بیس ہزار فوج سے گڈھ مندارن پر پہونچا
جانو بیرندر سنگھ نے خریطہ پڑھکر ایلچی کو جواب دیا کہ تم اپنے بادشاہ
سے جاکر کہدو کہ وہ بیس ہزار فوج بھیجدیوے ہم جنگ پر مستعد و آمادہ
ہین خراج اور فوج ہم مطلق نہین دین گے اور نہ کسی طرح کی اطاعت
کرین گے ایلچی یہ جواب سنکر روانہ ہوا

بیقراری تلوتما کی غم مہاجرت مہاراجکنوارین

ایک روز کا تذکرہ ہے کہ قلعہ گڈھ مندارن کی منزل زیرین مین جسطرف کو
دامودر ندی موجون سے متلاطم لہرون سے لہراتی بکمال شوق پاسے
قلعہ کو لپھائے امواج سے بوسہ دیتی بیخود ان مستانہ روش کی طرح
لہرے لیتی جاتی تھی اوس طرف ایک دریچہ سے وہ غریق بحر الم غواص
لجۂ غم آشنائے گرداب رنج و عنا یعنی دلکشی نندنے تلوتما جی پر چاہنے
دل بہلانے کے لیے مصروف سیر و رہا تھی مکانات بلند اور عمارات

عام کرین بلکہ جہانکی جہانکا کام تمام کرین نگاہ سحر ہے انکھین ساحر ہین جادو برحق
کرنے والے کافر ہین جنے اونکی سپیدی وسیاہی پر نظر ڈالی ہے دن ستی ہین
گذرنا رات بیہوشی مین ٹالی ہے **دوہرہ** انیاری تیکھی کٹیل آنکس سے درگ
بان ٭ لاگت سیدھی آن کے پاچھے کھینچین پران ٭ تعریف چشم مین ایک
کبت یاد آئی ہے نرالی چھپ آنکھون مین سمائی ہے **کبت** مدہ بھرے میا بھرے
دان بھرے دیا بھرے نیم بھرے بھرے پریم بھرے رس بھرے رسیلے ہین ٭ بیخصہ
بھری لاج بھری کام کی جھلک بھری جوبن کی جوت بھری چھب بھری چھبیلے ہین ٭
سین بھری سان بھری مان اور گمان بھرے رنگ بھرے روپ بھرے
اتہی رنگیلے ہین ٭ کہت کب کیشو داس واسکے البیلے نین رس بھرے
روس بھرے بس بھرے بسیلے ہین ٭ قلم شاخ نبات دوات کوزۂ قند ہو
تب کچھ لب شیرین کی حکایت قلم بند ہو لب نہین شراب قندی ہے تفتا کو
پیوندی ہے شیرۂ عنابی ہے گلقند آفتابی ہے اگر کبھی اپنا اعجاز دکھاے
مسیحا کا غیرت سے لہو پر دم آے اگر کہین شیرین دیکھ پاے ہونٹھہ جاتی
رہ جاے بھلا اوسکے لب نازک سے کب برابر ہے لعل تو ایک پتھر ہے دم گفتگو
نزاکت سے اودا ہٹ لے آتی ہین لوگ مسی کا گمان لے جاتی ہین **شعر** نزاکت
سبکہ دارد لعل سیراب ۵ فسون سازنش ٭ خیال بوسہ برگرد لبش تبخالہ می گردد
ہونٹھون مین کچھہ کچھہ تبسم ہے تو ذرا ایک اسید ترحم ہے عابد زاہد ونکا دل اسی نے

چھینا ہے تبسم ہی مین اونکا جینا ہے نہین نہین ہونٹون کی تلوار آب حیات
مین بجھائی ہے جسکی لگے وہ مرے نہ بچھالے **دوہرہ** ادھر ہن بس مسکیان
تیہ تجے نہ پرکرت ندان ✣ جو کرپان امرت دھرین تو وُہ مارہی پران ✣ جب
دانتون کے روبرو آتا ہے ہیرا کنی کھاتا ہی چاہ غبغب کی چاہ مین ایک عالم غرقاب ہوا
جسنے یہ کنوان دیکھا صاف تہلی بیٹھہ گیا سینہ کی صفائی شکم کی پچلچاہٹ
بانہونکی سدھوت ہاتھونکی نازکی اونگلیون کا زمانہ سر سے پیر تک جو عضو ہے
خوبی ونزاکت کا عقد گرہ مین باندھے ہوے ہے جسم گداز موٹا نہ پتلا نزاکت
کے سانچہ مین ڈھلا قامت وہ کہ جس سے قیامت تھرائے سرو کا کلمہ
کے باغ مین تو وہ لگ جاے اگر کہین اوسکا سایہ بھی دیکھہ پاے طوبے
وہین جہاتی پکڑ کے بیٹھہ جاے رفتار وہ کہ قیامت کو چال بتاے کبک دری کو
رفتار سکھاے نہ فرض **ابیات** قدو قامت آفت کا ٹکڑہ تمام ✣ قیامت کرے جسکو
جبک کر سلام ✣ وہ اٹھکیلیان اور اوسکے وہ چال ✣ کہ دل جس سے عالم کا
ہو پائمال ✣ بازون پہ ہیرے کے جڑاؤ نورتن ہاتھون مین مارواڑی چوری
دلون کو چور چور کرین پوری پوری چھلے انگوٹھی مرصع کار شمس و قمر کے
حلقون پر انگشت الزام دھرین گلے مین چنپا کلی دولڑا تلڑا کنٹھہ سری کنٹھہ مالا
کمر مین کنکنی پیرون مین پازیب زیب پا ہر ایک زیور بوضع سادہ و خوشنما ہر ایک
عضو پر آراستہ و پیراستہ تھا اشعار وہ ترکیب اور چاند سا وہ بدن ✣ وہ بازو

خورشید حسن نے مطلع جمال سے سر نکالا تھا قہر کا انداز غضب کی پھبن وضع
مین سر اسر بیساختہ پن بھولی بھولی صورت نمانی مورت پندرہ سولہ برس کا
سن و سال چڑھتا جوبن ہاؤ بھاؤ کی چال ڈھال دوھرہ نولا الاکنک سے
چپلا سے چل چار + چندر کلا سے سیت کر کملا سے سکمار + رخ عالم افروز
سے اگر ذرہ بھی نقاب اوٹھائے ماہتاب سپید ہو خورشید زرد پڑ جائے
اوسکے چہرۂ تابان سے کب تاب ہمسری ہے شمع طور چراغ سحری ہے غیرت
سے گل خار کھاتا ہے رشک سے قمر داغ اوٹھاتا ہے اگر کبھی اوس رخ
رنگین کے مقابل آئے ارژنگ کا نقشہ بگڑے تصویر کا خاکہ اوڑ جائے

اشعار وہ بکھڑا جسے دیکھ مہ داغ کھائے + وہ نقشہ کہ تصویر کو حیرت آئے
جو کچھ چاہیے ٹھیک نکہہ سکھہ کی انگ + نزاکت بھرا سیوتی کا سا رنگ
رخسار و لفریب پر گھونگھراری لٹون کے لٹکان زنجیر دلہائے عشاق پریشان
ہے عارض پر زیب پر الکون کی لہران گنج حسن پر کالانگبان ہے زلف
سیہ کار کا فر سیاہ پوش ہے یا ہندوے پریشان روزگار خانہ بردوش
ہے شمع رخسار کو زلف شبرنگ نے گھیرا ہے یہ اندھیر دیکھو کہ دن کے اوپر
اندھیرا ہے کوچہ زلف پیچان ایک بھول بھلیان ہے اوس مین پھنسکر نکلنا
یہ کسکی تاب و توان ہے کاکل نقش چلیپا ہے زلف چشم بیمار کی عصا ہے
اگر کبھی اوس کاکل مشکین کے روبرو ہو نافہ کا ناف آہو مین خشک لہو ہو اگر

اگر نسیم بہار اوسکی زلف طرار کو گلزار مین لہرائے سنبل کی چھاتی پہ غیرت
سے سانپ سا لوٹ جاے شعر محب پر پیچ و تاب افتاد زلف ہمچو زنجیرش
گر دست قضا لرزید در ہنگام تحریرش + پچھلے جانب جعد عنبرین کا جوڑا
باندھا ہوا ہے زاہدان سپید رو کا دل سیاہ رشتے مین جوڑا ہوا ہے
دوھرہ چندر مکھی جوڑ وجتی چیٹ لینون پہچان + سیس اوٹھایو ہے تمر
سمی کو پاچھو جان + پیشانی کے آگے قمر کو بجز داغ ندامت اور کیا پیش
آنی ہے آئینہ جمال ہے یا لوح تمکی شفاف پیشانی ہے پیشانی کے نیچے بانکی
بھوون کی تان ہے یا راجہ رام چندر کے راون کش کمان ہے بسم اللہ کتاب
ہے ماند آفتاب ہے اگر اوسکی شمشیر آبدار اپنی جوہر دکھاے سر وہی کا خشک
دم ہوا صفہانی کی دھار پر پانی پڑجاے جب کبھی تیغ ابرو نیام وسمہ سے باہر
آتی ہے ذوالفقار اوسکا دم بھرتی ہے شمشیر قضا قسم کھاتی ہے شعر وسمہ مراے
تلخ آن نگار تند خو + زہر خونخوار ست کز تیغ تغافل مے چکد + الغرض + وہ
تلوار ہے کہ جسکا گھائل سدا جیت رہے نہین بلکہ لگتے ہی صاف کیت ہے
دوھرہ تجی سنگھاسن راج اور آسن رنگ شیکھ + پہنی نہ آسن لون لو
بھونہہ سر آسن دیکھ + چشم مخمور ترکان بلا انگیز مستان خونریز فتنہ ایل و نہار
ستارہ دنبالہ دار کاز غازی ماہ فتنہ سازی چپر نگاہ ڈالین اوسی کا
نگہ گڑالین اگر شوخی - آئین ہرن کی چوکڑی بھلائین ایک نگاہ مین قتل

دل پسند کا عکس جو دریا مین پڑتا تھا گویا سطح آب پر ایک شہر لطافت مجسم
بسا ہوا تھا نقش بر آب کا نقشہ یہین قایم و ثابت ہوا تھا آب دریا
شوق تماشاے چہرۂ زیبا اوس دُر دریاے حسن و ادا مین حلقہاے
گرداب سے ہمہ تن چشم ہو رہا تھا اور سودا ے زلف عنبرین اوس شوخ
نازنین مین سودائیون کی طرح زنجیر امواج سے سلسلہ جنون برپا کیا تھا
نالہ و افغان سے دریا مین ایک شور اوٹھتا آتا تھا چاہ غبغب کی چاہ مین
پانی پانی ہو کر بہا جاتا تھا اسی اثنا مین اوس بدر کمال حسن و جمال کو
مشرق غرفہ سے جلوہ افروز دیکھکر خورشید نے اپنا سامنہ لیکر دامن مغرب
مین رخ چھپایا کرن پھیکی پڑی مانند شعاع نور ہوئی پرستار شام آسمان کا
تھال ہاتھہ مین لے چراغان نجوم سے آرتی اوتارتی سپند نوابت دفع
نظر بد کو آتش شفق پر جلاتی باریاب جلوہ ظہور ہوی میدان فلک مین
چارون طرف سے موکب سحاب کا ورود ہوا مردم چشم کا زمین سے آسمان
تک راہ آمد و رفت مسدود ہوا سرخ و سپید زرد و سیاہ بادلونکی خیمہ بارش
باران کے طنابون سے نصب ہوئی لشکریان ابر آذری مقیم سب کے سب
ہوے بادلون کے عکس سے امواج دریا مین ست رنگی لہرے کا عالم
نظر آتا تھا ہوا کے جھکجھورے سے رنگا رنگ لہرونکی ہلورہ سماں دکھاتی تھی کہ
گویا آسمانی غیرت سے زمین مین گڑا جاتا تھا نسیم بہار آہستہ آہستہ

چلتی تھی بجلی کبھی کبھی چمک جاتی تھی بادلون کے مہار رعد کی دھیمی دھیمی آواز
زور کیفیت دکھاتی تھی شام کا وقت شفق کی بہار فیض ترشح سے یک دست
گلزار سرد سرد ہوا کے جھونکے چلے آتے تھے سبز سبز درختون پر طیور چہچہاتے
تھے کہین کہین درختون کے سایہ مین طاوسان طناز کہرج کے سرون مین
ملار کی الاپ سے میہا میہا پکار جوگیون کے منون کو بیوگی بناتے تھے اور
کہین کہین قلعہ کے بامون پر طوطی و کوکلا ہنس وچکور زیر و بم کی آواز سے
ترانہ دلکش گاتی تھی کہین تیتریان خاکی لباس سروکی شاخ پر حالت وجد
مین ایام غم کو صدا سے کوکو سناتی تھی کہین کویل کوک رہی تھی کہین بلبل
چہچہاتی تھی پانی کی چاہ مین پپیہا پی پی کر پی کی آس مین من کی پیاس
بجھاتا تھا ہزار داستان زبان حال محفل آرایان بہار کو یہ سرود روح
افزا سناتا تھا **قطعہ** بل بے بالیدگی عیش کہ برگ گل پر ✣ قطرہ شبنم
کا ہے مینائے شراب گلرنگ ✣ واہ کیا گلشن آفاق مین ہے جوش
بہار ✣ چہچہے کرنے لگی بلبل تصویر فرنگ ✣ سیاہ بادلون مین بگلونکی
پانت حبشیون کے چہرہ پر خال سفید تھی یا آنکھونکی پتلیون مین ستارہ امید
تھی ندی کے کنارہ آنبون کے درخت شاخہاے بارور سے سخیان کریم النفس
کی طرح جھکے ہوے برلب آب جھوم رہے تھے رس کے نشہ مین گھوم رہے
تھے ایسے وقت خوش اور زمان دلکش مین تلوتما کے حسن کا جلوہ دوبالا تھا

ڈھلکی ہوے نورتن + وہ انکھونکی مستی وہ مژگان کی نوک + کرن پھول کے
اور بالے کے جھوک + لگا دھگدھگی پچلڑ است لڑا + سراسر گلے حسن اوسکے
پڑا + اب کہو جی ایسی نازنین زہرہ جبین حسن وآرائش کے سامان سے
اکیلی بیٹھی ہوئی کس دھیان مین ہے کس فکر کے سامان مین ہے اگر آسمان
کی رنگت دیکھکر جی بہلاتی ہے تو پھر دل ہی دل مین کس غم سے جرخ کھاتی ہے
یا طائران شیرین آواز مورچکور کوکلا طوطی کی لحن داودی سنتی ہے تو دل
کیون اوداس ہے ایسے وقت دلکش مین پھر کسکی آس ہے لب خشک چشم تر ہے
زانو پر سر ہے منہ زرد ہے لب پر آہ سرد ہے نہ کسی سے بول ہے نہ چال ہے
سکتہ کا سا حال ہے اجی صاحب آپ کیا پوچھتے ہین کبھی دل دینے کا مزہ
بھی پایا ہے دل دیکر کبھی کچھہ روگ بھی لیا ہے عیسیٰ ہزار اپنی مسیحائی دکھاے
یہ وہ مرض بد بلا ہے کہ جسکا مریض کبھی شفا نہ پاے یہ درد سر کے ساتھہ جاتا ہے
بیمار سر پٹک پٹک کر مرجاتا ہے کسی دوا دارو کی احتیاج نہین شربت مرگ
کے سوا اور کچھہ علاج نہین **بیت** عشق آتش دست چون ناخن زند بر ساز
خویش + کوہ خاکستر کند از شعلہ آواز خویش + تلوتمانے اس سیدان ناپیدا کنار
مین اول ہی قدم دھرا ہے پہلی ہی پہل چاہت کا سودا کیا ہے اس سودا کا
سودا جسکے دماغ مین بھرا ہے اوسکا یہی سودا ہے کہ دل کے نقد کو آگے دھرا ہے
شعر ابتداے عشق ہے روتا ہے کیا + آگے آگے دیکھیو ہوتا ہے کیا + القصہ

ابیات عشق ہے تازہ کار تازہ خیال + ہر جگہ اسکی اک نئی ہے چال +
کہین آنسو کی یہ سہ امت ہے + کہین یہ خونچکان حکایت ہے + گہ نمک
اسکو داغ کا پایا + گہ پتنگا چراغ کا پایا + اوسی حالت پر ملالت مین جب
چراغان وقت قریب آیا کنیز ک شمع روشمع جلاکر حاضر لائی جلی ہوئی کو دونی دونی
لگائی تلوتمانے غرفہ سے اوٹھہ آہ سرد بھر دل بہلانے کا سامان کیا مطلوب
کی یاد کو دلکا درمان کیا چراغ کی روشنی مین ایک پشتک شاستری ہاتھہ مین لی
ابھرام سوامی سے تعلیم علم پائی تھی شاستر مین رسائی تھی کاویہ ری نام پشتک پڑھنے لگی دل مین
بیقراری بڑھنے لگی تھوڑا سا پڑھ چھوڑ دیا دوسری پشتک باسودتا نام اوٹھائی
کبھی کھول کبھی بھیڑ ورق گردانی کی وہ بھی من کو نہ بھائی اوسکو بھی رکھکر گیت گوبند
ہاتھہ مین لیا یہ گیت کچھہ من کو بھایا پر دل کے تار کو تار تھی چار و ناچار
سر جمایا اور یہ اشٹ پدی پڑھنے لگی لکھر مدہیر نگ تیتیج نیرنگ پہ سوکیلے سولو لنگ
اس پد کے پڑھنے سے کچھہ آنکھون مین شرم چھائی دل مین حیا آئی تھوڑا
سا پڑھ اوسکو بھی بند کیا دل کا چنچل گھوڑا خود سر ہو رہا ہے عنان اختیار
ہاتھہ سے جاتی رہی کسی طرف کو موڑتی ہے کہین کو قدم اوٹھاتا ہے دل ٹھکانے
پر نہین جو ٹھکانا ہے اوسکا ابھی کچھہ ٹھکانا نہین سچ ہے شعر کیا ہنسے کیا
خاک کوئی روسکے + دل ٹھکانے ہو تو سب کچھہ ہوسکے + دل کو بے قابو جان
سب باتین چھوڑ پلنگ پر جا بیٹھی وہان دوات و قلم رکھی تھی قلم ہاتھہ مین لے

دل لگی کو پلنگ کے پائی پر خطوط کھینچنے لگی گویا عشق کی تختی پر مشق کرتی تھی کہ الفت
کی حروف صفا آوین محبت کے خط پر ہاتھ بیٹھے کیا لکھا آی آو تم سا ماگھر بار
پیڑ آدمی وغیرہ سب ایسے ہی لکھتے لکھتے تمام پائی پلنگ کی سیاہ کردی قلم
سے پائی پہ نقش کرتی تھی دل مین کسی کا نقش جما ہوا تھا دل کہین اور ہاتھ
کہین کا نقشہ تھا جب خیال ہوا چیت کیا پائی بالکل سیاہ دیکھی از خود رفتگی
تبسم کر جو لکھا تھا پڑھنے لگی کیا لکھا دیکھا۔ باسو دتا تہا سوتا کرا ای یہ
ایک درخت کی شکل شیولنگ۔ گیت گوبند۔ بلا۔ لتا۔ پتہ۔ گاڈی۔
سرور اور خوشی کا بھرا ہوا لفظ کنور جگبت سنگہ اس نام دلربا کو دیکھہ شرم سے
نیچے آنکھہ کرلی و چہرہ عرق عرق ہوا کنور جگبت سنگہ کا نام چند بار زبان پر لائی
اس نام شیرین کے ذائقہ سے زبان نے چاشنی حلاوت پائی دل کا بھید
دل ہی جانتا ہے جو دل مین سمایا ہے اوسکو دوسرون سے چھپایا ہے مگر
یہ عشق بری بلا ہے چھپانے سے نہین چھپتا ہے تدبیر کا یہان کام نہین
صبر و قرار کا یہ مقام نہین ع کہ عشق و مشک را نتوان ہفتن ۔ آخر یہ دل
مین سوچی کہ اس لکھے ہوے کو کوئی دیکھے تو کیا کہے پانی لا پائی دھو
صاف کی حرف تک اوڑا دیے بھلا جی یہ پائی تو یون دھوڈالی لوح دلبر
جو اس نام رنگین کا رنگ جما ہے وہ نقش کا مجرہ ہے وہ کس طرح مٹے گا جون
جون آنسوون کے پانی سے دھلے گا زیادہ تر رنگین ہوگا دوگنا نقش جمے گا

القصہ دل بیچین کو دل ہی کے حوالہ کیا پلنگ پر لیٹ خیال جانان مین
مونھہ ڈھانپ لیا۔

صلاح کرنا بلا کا ابھی رام سوامی سے

جب یوم وعدہ کنور جگبت سنگھ کا جو سندر سیلیسر مین بلا اور تلوتما سے
پندرھوین دن ملنے کو کیا تھا عنقریب پہونچا بلا بمصلحت وقت ابھی رام
سوامی کے پاس گئی اور ادب سے تعظیم کر کے بیٹھہ گئی اور موقع پا کر
تمام احوال اپنی اور تلوتما کی کنور جگبت سے ملنے کا جیسا کہ سندر سیلیسر جی مین
اتفاق ہوا تھا اول سے آخر تک یک بیک ظاہر کیا اور کہا کہ وعدہ ملاقات
کنور جگبت سنگھ کا آج پورے چودہ روز ہونگے یہ سب حال سنکر ابھی رام سوامی نے کہا کہ تم نے
اپنے دل مین کیا تجویز سوچی ہے بلا نے جواب دیا کہ اسی امر کی صلاح کے
واسطے ہم آپ کے پاس حاضر ہوئی ہین آپ کی راے مین کیا گذرتا ہے سوامی نے
کہا کہ ہماری صلاح یہ ہے کہ اس بات کا خیال کبھی دل مین نہ لاو بلا یہ جواب
سن دل مین کچھہ سوچکر خاموش ہو رہی سوامی نے پوچھا کہ تم جواب سنکر
چپ کیون ہو رہی بلا نے کہا کہ پھر تلوتما کا کیا حال ہوگا سوامی متعجب
ہو کر پوچھنے لگے کہ کیا تلوتما کے دلمین اپنی محبت نے اثر کیا ہی بلا کچھہ دیر تامل کر کے بولی کہ ہم نے جسکا
کیا حال بیان کرین چودہ روز سے ہم رات دن تلوتما کا حال دیکھتے ہین اوسکے
حال پر اختلال اور وضع بیقرارانہ سے ہمکو بخوبی یقین ہو گیا ہے کہ تلوتما کے

دل کو محبت کے تیر نے نشانہ بنالیا ہے اور روز بروز چاہت وسوزتی پر
ہے سوامی ہنسکر کہنے لگے کہ عورتون کے خیالات ایسے ہی ناقص ہوا
کرتے ہین تم تھوڑی محبت کو بھی بہت سا خیال کرتی ہو تلوتما کی جانب
سے تم کچھہ فکر و اندیشہ مت کرو وہ ابھی نادان بالکا ہے اسی واسطے
اول ہی اول دیکھنے سے اوسکا دل کچھہ نرم ہوگیا ہے اگر چند روز اسبات
کا چرچا نکرو تو تلوتما جلد ہی جگت سنگھہ کو بھول جاوے گی بلا نے کہا
کہ ایسے آثار نہین دکھلاے دیتے ہین کہ تھوڑے دنون مین تلوتما کے
دل کا خیال بدل جاوے تلوتما ہمیشہ چپ چاپ سکتہ کی سی حالت مین
رہتی ہے ہمارے یا اور سکھی سہیلیون کے ساتھہ کچھہ گفتگو بات چیت نہین
کرتی نہ کچھہ پوتھی پشتک سے شوق ہے نہ سیر گلستان سے ذوق ہے
نہ سونا بھاتا ہے نہ کھانا پینا سہاتا ہے آرسی سے کچھہ کام نہین کنگی پٹی کا
کہین نام نہین خود بخود بکھری ہوئی وحشت اسقدر ہے کہ اپنی سایہ سے بھی جھجکتی ہے
طبیعت منتشر ہے لخت لخت جگر ہے چہرہ پر ہوائی سے اوڑتی ہی اوٹھتے
بیٹھتے آہ سرد بھرتی ہے ابیات نہ منہہ کی خبر اور نہ تن کی خبر + نہ سر کی
خبر نے بدن کی خبر + جو مسی ہے دو دنکی تو ہے وہی + جو کنگھی نہین کی تو
یونہین سہی جو سینہ کھلا ہی تو دل چاک ہی + غم آلود صبح طرب ناک ہے + ابھی
رام سوامی یہ حال پر ملال اضطراب و بیقراری تلوتما کا سنکر دریاے

تفکر مین غوطہ زن ہو دم بخود رہ گئے پھر تھوڑی دیر بعد کہنے لگے کہ ہمکو ایسا خیال تھا کہ کسی کو ایک ہی مرتبہ دیکھنے سے کسی کے دل مین محبت پیدا نہین ہو سکتی ہے مگر عورتون کا چرتر ہی نرالا ہے پس اب اس معاملہ مین کیا کرنا چاہیے کیونکہ بیرندر سنگھ اس شادی سے کبھی راضی نہوگا بلا نے کہا کہ اسی خیال سے ہمنے اب تک کوئی بات زبان سے نہین نکالی ہے اور کنور جگت سنگھ سے بھی عند الملاقات ہمنے اپنا حال مخفی رکھا لیکن اب کہ مہاراجہ مانسنگھ کے ساتھ صلح واشتی ہو گئی ہے تو پھر راجکمار کو اپنا داماد کرنے مین کیا ہرج و نقصان ہے سوامی بولے کہ مانسنگھ اس امر مین کیون راضی ہون گے اور جگت سنگھ جو یہ بات جان جاوین گے کہ یہ خبر بیرندر سنگھ کی ہے تو وہ شادی کیون قبول کرین گے بلا نے کہا کہ دونون جانب نجیب الطرفین ہین حسب و نسب مین کچھ خطا نہین اگر وہ سورج بنسی ہین تو جیدہ بر سنگھ کا خاندان بھی چندر بنسیون کا ہے پھر اس رشتہ باہمی کا کیا مضائقہ ہے سوامی بولے کہ ارے کینا پتر بدھو ہو کیونکر ہو دی یعنی دشمن کی لڑکی زوجہ پسر کس طرح ہو سکتی ہے بلا یہ بات سن ابھی رام سوامی کی طرف دیکھکر کہنے لگی کہ کیون نہین ہو سکتی جیسے تم اون کے دشمن ہو وہ تمھارے دشمن ہین یہ بات سنتے ہی ابھی رام سوامی خفا ہو چہرہ سرخ کر آنکھین نکال غضب سے بولے کہ اے کمبخت نابکار میرے پاس سے چلی جا بلا اونکو غصہ مین

دیکھکر طرح دیکر خاموش ہوا اپنے مکان پر چلی آئی ۔

یورش کرنا راجکمار کا فوج مخالف پر

جب کہ راج کمار پانچہزار سپاہ جرار ہمراہ لیکر اپنے پدر عالی قدر کے قدمون سے رخصت ہو لشن پور کی جانب روانہ ہوئی اور اس خبر کی شہرت ہوئی کہ راج کمار پانچ ہزار فوج سے بعزمیت پاراو تار دینے پچاس ہزار فوج افغانون کے سویرن رنجیا ندی سے روانہ ہوے ہین پچھانون کے لشکر مین بڑی ہل چل مچی اگرچہ ایسا نو نہو سکا مگر ایک ہی ہفتہ کے مابین راجکمار نے اپنی طاقت و زور کا ایسا کارنامہ دکھلایا کہ راجہ مالسنگہ نے وہ حالات سنکر دل مین یقین کامل کر لیا کہ ہمارے فرزند شجاعت مند سے عظمت نام راجپوتی کی قائم و برقرار رہے گی چونکہ سنگہ یہ بخوبی جانتے تھے کہ پانچہزار فوج سے پچاس ہزار سپاہ کا مقابلہ کرنا امر محال اور باطل خیال ہے اور اس جزوی جمعیت سے بامید فتحیابی اون سے کشاکشی کرنا دیدہ و دانستہ موت کے مونھہ مین جانا ہے پس سامنے پڑکر لڑنا خالی از نقصان اور کسی طرح اپنے حق مین بہتر نہین ہے ایسی تجویز کرنا مناسب ہے کہ اون کی فوج مغلوب اور روز بروز ضائع ہوتی رہے اور اپنی سپاہ مین کسیطرح کا نقصان نہونی پاوے یہ بات خیال کر کے راجکمار معہ اپنی قلیل فوج کے ایک جنگل مین قریب فوج مخالف کے پوشیدہ

جا پڑے وہ میدان ایک صحرا سے گنجان ہین اونچا نیچا ایسی قلب جگہہ ہین
تھا کہ اگر غنیم کی فوج نزدیک ہو کر بھی نکل جاوے تو بھی نظر نہ آوے اوسکے
مقام پر قیام کر کے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر بمقامات مناسب پہرہ بندی
قائم کر دی کہ فوج دشمن کی آہٹ دیکھتی رہین جب معلوم ہوتا کہ افغانون کے
سب فوج مقام قیام سے آگے بڑہ گئی ہے جس رستہ پر وہ فوج جاتی اوس سے
آگے بڑھکر رستہ روکنے کو ہزار یا پنجسو جوان متعین کر دیتے اور پھر عقب ہین
جاکر خود حملہ کرتے اور ادھر فوج پیشین آگے سے دھاوا کرنے ان حملہ جات
پیشین و پسین ہین فوج دشمن کی چھکی چھوٹ جاتی اور چپقلش مردانہ راجکمار
سے جانبر ہونا مشکل جان راہ فرار سر کرتے اسی طرح جب فوج پٹھانون کی
اپنے مقام سے حرکت کرتی یہ آگے پیچھے دائین بائین سے فوراً جا دباتی
اور ہوش نہ لینے دیتے اور اکثر اوقات اونکا اسباب وخزانہ وبہیر و بنگاہ
وغیرہ جو کچھہ قابو ہین پڑتا لوٹ لیجاتی راجکمار نے اپنی سب فوج کو ایک جگہہ
قائم نہین رکھا تھا کہین سو کہین دوسو کہین ہزار کہین دو ہزار جہان جہان
جیسا جیسا موقع مناسب متصور ہوتا تھا دشمن کی زد کے لیے متفرق متعین
کر دیتے تھے اور جب تک کل فوج جمع نہو جاتی تب تک قابو اور موقع دیکھا کرتے
جب سب فوج فراہم ہو جاتی اور اپنے اپنے موقع و مقام پر جم جاتی تب ایکبارگی
ہی برق کیطرح دشمن کے اوپر جا پڑتی جو آگے آتا جانبر نہین ہوتا تھا اوسوقت

پٹھان لوگ کچھہ بھی نہین جان سکتے تھے کہ ہمارے نزدیک دشمن ہے یا
نہین یکایک دشمن کے ہاتھہ مین پڑکر بلا جنگ وجدل جان دیتے تھے راجکمار
کے جاسوس طرح طرح کے بھیس مین اور اسی سنیاسی برہمن فقیر گداگر حکیم
بید وغیرہ بن بن کر پٹھانون کے لشکر مین پھرتے رہتے تھے راجکمار اون کی
خبر رسانی سے ہوشیار اور خبردار ہوکر جب اونکو غافل پاتا اوسیوقت جا دباتا
مگر کبھی بھولکر بھی اون کے سامنے نہین پڑا کیونکہ یہہ بخوبی جانتا تھا کہ اگر ایک
لڑائی بھی دوبدو ہوئی تو کبھی غالب نہین آنے کا یہ سب کراکرایا کر کرا
ہوجاوے گا القصہ اسی طرحکی دارو گیر مردانہ اور حملہ جات متعددہ مین بہت
سی فوج پٹھانونکی غارت ہوگئی اور مخالف ایسا تنگ ہوا کہ کوئی تدبیر رہائی
کی اس شیر دل کے پنجہ سے اونکو نہین سوجھتی تھی اور بہت سے تدابیر اور
خیالات کرتے تھے مگر خواب مین بھی فوج راجکمار اون کے ہاتھہ نہین آتی
تھی اور کبھی اونکو معلوم نہین ہوتا تھا کہ یہ فوج کہان رہتی ہے یہ بات دریافت
ہونی تو ایک امر علیحدہ ہے جب اون کے اوپر بلا کی طرح جا پڑتا تھا اور
وہ بن آے جان دیتی تھی ہکی بکی رہ جاتی تھی کہ آیا یہ آفت آسمان سے ٹوٹ
پڑی یا زمین سے نکلی اور یہ بات کبھی اون کے قیاس مین نہین آتی تھی کہ یہ
فوج کس قدر ہے ہزار ہے یا دس ہزار ہے اسی طرح روز بروز فوج کے
تلف ہونے کی خبر صبح وشام دوپہری سہ پہری ہر وقت قتلو خان کو

پھونچی تھی اور وہ نہایت پریشان اور پراگندہ خاطر ہوتا تھا آخر لاچار ہوکر
پٹھانون نے میدان چھوڑ قلعہ کا سہارا لیا اور دست تطاول جو اونھون
نے دراز کر رکھا تھا یک قلم بند ہوگیا مگر جب وہ قلعہ مین محصور ہوگئے تب راجکمار
نے باہر سے اشیاے خوردنی و نوشیدنی وغیرہ سامان رسد کا جانا بالکل
بند کر دیا اور ایسا تنگ کیا کہ اس افتتح کے پرکالہ سے اونکو بچھا چھوڑانا مشکل
ہوگیا جب یہ خبر نصرت اثر فتح و ظفر راجکمار والاشکوہ اور عاجز آنے
افغانان پرستوہ کی مہاراجہ ہانسنگہ کو پھونچی کارنامہ ہاے بے نظیر پر
پُر تدبیر سے دل کو قوت طبیعت کو راحت و فرحت حاصل ہوئی فرزند دلپذیر کو
چٹھی لکھی جسکا خلاصہ یہ ہے اے شمع شبستان جلادت و شہامت فرزند
ارجمند شجاعت پیوند ہمکو یقین واثق ہے کہ تمھارے زور بازو اور قوت
تدبیر سے پٹھانون کا نام و نشان تک نہین رہے گا شاہ والاجاہ کی
سلطنت کو رونق و ترقی ہوگی فتنہ و فساد کا سر دبی کا شور و شر کے پانو
ٹوٹین گے تمھاری کمک و امداد کے لئے دس ہزار فوج اور بھیجی جاتی ہے
راجکمار کو چٹھی پڑھکر کمال خوشی و تقویت حاصل ہوئی جواب لکھا کہ مہاراج
جو دس ہزار فوج بھیجتے ہین بہتر ہے ورنہ پروردگار کی مدد اور چھتری کل پر تکیا
یعنی اپنے وعدہ واثق سے پانچہزار فوج سے ہی ایفاے شرط کرونگا الغرض
اسی طرح سے راجکمار بلا خوف و خطر پردی سے پٹھانونکی قلع و قمع مین مصروف ہوے

طیار ہونا بملا کا واسطے روانگی مندر سلیسر مہادیو کے

جب کہ ابھی رام سوامی نے بملا کے اوپر غضبناک ہوکر اوسکو نکال دیا اوسکے
دوسرے دن بملا نے بوقت شام زیور و پوشاک سے آراستہ ہو وفاے عہد
مقدم جان کر ارادہ جانے مندر سلیسر مہاراج کا مصمم کیا پینتیس برسکی عمر مین
عورت حسین کیون نہ اپنی آراستگی کرے یہی موسم آگاہی عمر کی ہی جوبن
کی اومنگ بڑھان پر رہتی ہے دریاے حسن کی ترنگ اوٹھان پر رہتی ہے
حسین عمر رسیدہ بھی نوجوان بہ ہیئت سے ہزار درجہ بہتر سرمایۂ شادمانی
ہے جمال نمکین کے روبرو صورت بے نمک طعام بے نمک کے موافق
پھیکی اور بدمزہ جاودانی ہے نازیبا شکل پندرہ بیس کے سن مین بھی بدتر
از شصت و ہفتاد ہے خوبصورت چہل و پنجاہ مین بھی بتیس پچیس سے فائق تر
باستا رہے جسکے چہرہ پر حسن کی بہار رہے وہ ہمیشہ ہی جوان ہے جوبن
بہ رس نہین وہ مدام بوڈھا بے سامان ہے بملا کا تن بدن آج تک
حسن کی کان ہے جمال کا خزینہ ہے جوبن کا رس چو رہا ہے گرہ گرہ سے
ملاحت کا شیرہ ٹپکتا ہے تسپر آرایش کا عالم لطف دوبالا دکھاتا ہے
قند مکرر کا فرماتا ہے فی الجملہ بملا سرتاپا زیور و پوشاک محبوبانہ سے آراستہ
و پیراستہ ہوکر تلوتما کے پاس گئی تلوتما اوسکو دیکھ ہنسکر کہنی لگی کہ بملا یہ بمطلب

کیا بھیس بدلا ہے کس بات کا سامان پیش نظر کیا ہے —

بملا - تمکو اس بات سے کیا مطلب ہے -

تلوتما - نہین سچ بتاؤ کہان جاؤگی —

بملا - ہم جاہین جہان جائین تمکو کیون بتلائین —

تلوتما - یہ سنکر شرم سے چپ ہو رہی بملا اوسکو شرمیلین دیکھ تبسم ہو کہنے لگی کہ ہم بہت دور جائین گے تلوتما کا چہرہ اس بات کے سنتے ہی کنول کیطرح کھل گیا اور آہستہ آواز سے پوچھنے لگی کہ کہان جاؤگی بملا نے ہنسکر کہا کہ تم اپنے جی مین آپ جانو تلوتما بملا کی منھہ کو تکتی رہی تب بملا نے اوسکا ہاتھہ پکڑ علیحدہ لیجاکر اوس کے کان مین کہا کہ ہم سلیسر جی کے مندر مین جاتے ہین وہان ایک راجکمار سے ملاقات کرین گے یہ نام سنتے ہی تلوتما کے دل مین محبت نے جوش مارا بدن پر رونگٹے کھڑے ہو گئے بحر الفت مین غرق ہو کچھہ نہ بولی پھر بملا کہنے لگی کہ ابھی رام سوامی سے ہمنے مصلحت کی تھی مگر اونکی راے مین تمھاری شادی جگت سنگھ کے ساتھہ ہونا پسند نہین آیا اور تمھارے باپ بھی کسی طرح راضی نہ ہون گے اون کے روبرو اگر یہ راز ظاہر کیا جاوے واللہ اعلم وہ ہمارے ساتھہ کس سلوک سے پیش آوین تلوتما نے سر بگریبان ہو زمین کی طرف دیکھہ آہستہ سے کہا کہ پھر کیون (یعنی راجکمار کے ملنے سے پھر کیا فائدہ) —

بملا - کیون کیا ہم راجکمار سے وعدہ کر آئے ہین آج رات کو اون سے ضرور ملین گے اور اپنا حال کہین گے -

تلوتما - حال کہنے سے کیا ہوگا -

بملا - بھلا حال تو کہہ آوین تجویز کرنا نہ کرنا راج پتر کے اختیار مین ہے اگر اون کے دل مین کچھہ تمھاری محبت اور الفت ہے تو البتہ کچھہ تدبیر تمھارے ملنے کی کرین گے -

تلوتما - یہ بات سن شرم سے نیچی گردن کر دل مین چاو بھرا ہوا اوپر کے من سے کہنے لگی کہ تم ایسی گفتگو ہمارے روبرو نہ کیا کرو ایسی باتون سے ہمکو شرم آتی ہے جہان تمھاری خواہش ہو وہان جاو لیکن ہمارا ذکر کچھہ مت کرنا -

بملا - ہنسکر کہنے لگی کہ ایسی بالی عمر مین تم ابھی سے محبت کی ایسے جال جنجال مین کیون پھنسی ہو -

تلوتما - جاؤ جاؤ ہمسے کچھہ مت کہو -

بملا - ہم نہین جائین گے -

تلوتما - ہم کبا کسیکو جانے سے منع کرتے ہین جہان جس کے جی مین آوے جاوے -

بملا - ہنسکر پھر بولی کہ ہم نہین جاوینگے -

تلوتما - منہ پھیر کے کہنے لگی کہ جاو بملا تمکو کسنے نہین پکڑی اور کچھہ زبردستی

کہنے لگی کہ جاتی ہوں جبتک مین لوٹ کر نہ آؤن تم سونا مت تلوتما یہ بات
سُنکر ہنسی اُس ہنسی مین بہت دیگر ہے مطلب ظاہر ہے کہ جسکے دل مین
لگن لگی ہوئی ہو اوسکو نیند کہان آرام کی کیا جگہہ **بقولیکہ** جو متواری
پیا درس کی اونکو چین آرام کہان + جنکا من کل سے بیکل ہے اونکو کل
سے کام کہان + جن کے جی کو لگن لگی ہے اونکو نیند کا نام کہان +
عشق کے تن پر خاک مائی سیجون پر بسرام کہان + بہلا تلوتما دلکی بات
سمجھہ متبسم ہوکر جانے لگی جاتے وقت پایان ہاتھہ تلوتما کی گردن مین
ڈال دا ہنے ہاتھہ سے ٹھوڑی پکڑ دیر تک اوسکی بھولی صورت دیکھتی
رہی پھر پیار کر بوسہ چون پر دے روانہ ہوئی تلوتما کی آنکھین جوش محبت
سے ڈبڈبا آئین بہلا کر جاتے ہوے دیکھہ آہ سرد بھر دل کو تھامہ چپ ہو
رہی دروازہ مکان بند تکتے ہوے آسمانی آکر بہلا سے دوچار ہوئی او
کہا کہ تمکو ٹھاکر صاحب یاد کرتے ہین تلوتما نے یہ بات سُن کر بہلا کے
نزدیک آکان مین کہا کہ یہہ پوشاک وزیور جو تم پہن رہی ہو اوتار جاؤ
بہلا نے کہا تم اُس بات کا کچھہ فکر واندیشہ مت کرو بیخوف وبلا وسوسہ
رہو القصہ بہلا اوسی حال سے تب تھنے بیرندر سنگہہ کی خواب گاہ مین پہونچے
اوسوقت بیرندر سنگہہ پلنگ پر استراحت مین تھے ایک کنیز ک پیر دابتی تھی
اور دوسری تنک بہلا نے بھی بہلا نے پلنگ کے پاس کھڑے ہو کر کہا کہ

آپ کیا حکم فرماتے ہین بیرندر سنگھ نے سر اوپر اوٹھا بلا کو باتجمل وآرایش تمام دیکھکر کہا کہ تم کہان جاتی ہو اگر کوئی ایسا ہی ضروری کام ہی تو جاؤ۔

بلا۔ آپ ہمکو کیا کہتے تھے۔

بیرندر سنگھ۔ تلوتما کیسی ہے راضی تو ہے۔

بلا بخیر وعافیت راضی وخوش ہے۔

بیرندر سنگھ۔ تم ہمکو تھوڑی دیر پنکھا کرو آسمانی جاکر تلوتما کو بولالاوی۔

پنکھا جھلنے والی کنیز پنکھا رکھ باہر چلی گئی اور بلا نے آسمانی کو اشارہ کیا وہ بھی وہان سے علیحدہ ہوگئے اور بیرندر سنگھ نے دوسری کنیز کو پیر دابنے والی سے کہا کہ تو ہمارے واسطے پنکھا بیڑی لگا لا کہ وہ بھی وہان سے چلی گئی تب تو خلوت خاص ہوئی صرف بیرندر سنگھ اور بلا رہ گئے۔

بیرندر سنگھ۔ بلا تمنے آج پہچان کس طرح بدلی ہے یہ آرایش کسواسطے کی ہے۔

بلا۔ ہمارا اسمین کچھہ مطلب ہے۔

بیرندر سنگھ۔ کیا مطلب ہے ہم بھی سنا چاہتے ہین۔

بلا چشمان سحر آفرین سے بکمال غمزہ واد ا بیرندر سنگھ کیطرف دیکھکر کہنے لگی کہ سنو ہمارا ایکیار ہی اوس سے ملین گے۔

بیرندر سنگھ۔ جیسے کہان جاؤ گی سو کہو۔

بجلا نے کہا کہتی ہون یہ کہکر ہنستے ہنستے ایک ہاتھہ بیر ندر سنگہ کے گلے مین ڈال اوسکے چھاتی سے لپٹ اور ہونٹھون پر بوسہ دے وہان سے چلدی اور روانہ ہوئی۔

گج پتی بدیادج کا بجلا کے ہمراہ جانا

بجلا وہان سے روانہ ہو آسمانی کے پاس آئی اور کہا کہ ہمکو تمسے کچھہ بات کہنی ہے آسمانی کہنے لگی کہ تمھارے بناؤ ٹھناؤ سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ کچھہ نہ کچھہ آج دال مین کالا ہے۔

بجلا۔ آج ہمکو ایک کام کی ضرورت سے بہت دور جانا ہے اور تنہا جا نہین سکتی تم ہمارے ساتھہ چلو تمھارے سوا اور کسی پر ہمکو اعتبار نہین اسلئے تمکو ہمارے ہمراہ ضرور چلنا پڑے گا۔

آسمانی۔ کہان جاؤگی۔

بجلا۔ تم اوس کوچہ سے آگاہ نہین اگر جانتی تو کیون پوچھتی۔

آسمانی۔ ذرا متامل ہو کہنے لگی کہ اچھا مجھے تھوڑا سا کام ہے کرکے ابھی آتی ہون۔

بجلا۔ ایک بات اور سنو جس کسی سے پیشتر کی ملاقات جان پہچان ہو اگر بعد مدت اوس سے ملاقات میسر آوے تو پہچان سکتی ہو یا نہین۔

آسمانی - البتہ پہچان سکتے ہین -

بلا - دل مین یاد کرو اگر کنور جی سے ملاقات ہو تو کیسا -

آسمانی - آہ ایسی ہماری قسمت کہان ہے ایسا بھی کوئی دن ہوگا جو مہاراج کنوار کے دیدار فرحت آثار نصیب ہون گے -

بلا - ہان ہو سکتی ہین -

آسمانی - اگر ملاقات ہووے تو مہاراج کنوار ہمکو ضرور پہچان لین گے -

بلا - تو تم مت چلو اور کسی کو ساتھہ بھیجو -

آسمانی - راجکمار کے دیکھنے کا شوق میرے دل مین نہایت پیدا ہو گیا ہے -

بلا - من کی اس من ہی مین رکھو اور اس شوق باطنی کو دوسرے وقت پر چھوڑو اب نہین پھر سہی یہ کہکر بلا کچھہ سوچنے لگی کہ یکایک آسمانی موتھہ پر کپڑا دیکر ہنسی بلا نے کہا کہ اس خندہ بیجا کا سبب کیا ہے -

آسمانی - مین اپنے دل مین یہ سوچتی ہون کہ تمھارے ساتھہ کچھ بدیا و گج کو بھیجدون -

بلا - بہت خوب ہے ہم اوسکو ہی ساتھہ لیجا دین گے -

آسمانی - مین تو تمسے ہنسی کرتی تھی بھلا تم اوس مسخرے بیوقوف کو اپنے ساتھہ لیجا کر کیا کرو گی -

بلا - اس بات کو تم کچھ تماشا مت سمجھو ایسے ہی جاہل خالی الذہن آدمی کو ساتھ لیجانا چاہیے بیوقوف آدمی کچھ خیال پس پیش نیک و بد کا نہیں ہوتا ہے لیکن شاید وہ جانے پر راضی نہوگا -

آسمانی - خیر جس صورت سے وہ جاویگا ہم اوسکو تمھارے ساتھ بھیجدیوینگے تم دروازہ پر جاکر ٹھہرو -

یہہ بات کہکر آسمانی ہنستی ہنستی گئی بدیادگ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مسٹر سوامی آج تمکو ہمارا ایک کام کرنا پڑے گا -

بدیادگ - کیا لڈو کھانا پڑے گا -

آسمانی - دور مور کھہ بیوقوف تجکو کہین جانا پڑے گا -

بدیادگ - وہان کچھہ نشہ پانی بھی ملے گا -

آسمانی - ہان سب کچھہ ملے گا -

یہہ سنتے ہی بدیادگ نہایت تپاک سے بولا کہ جو سب کچھہ ملے گا تو جسکے ساتھہ تم بھیجوگے سر کے بل جاؤنگا -

آسمانی - اچھا تو تم بلا کے ساتھہ جاؤ -

بدیادگ آسمانی کے کہنے سے بلا کے ساتھہ روانہ ہوا راستہ مین جاتے جاتے دونون کی باتین ہونے لگین بلا نے پوچھا کہ براہمن دیوتا تمنے یہ انوٹھا اجنبی کا نام کہان سے پایا ہنس گتی بدیادگ کہنے لگا کہ ہم بایام

طفلی پانچ سالا مین بیاکرن پڑھنے جایا کرتے تھے ساڈھے سات مہینے
مین ایک سوتر بیاکرن کا ہمکو یاد ہوا جسوقت جوتشی جی ہمکو پڑھایا کرتے اور
بدیا رتھی طالب علم تو پڑھا کرتے ہم اون کے ساتھ صرف ہونٹھ ہلایا کرتے
اسی طرح پندرہ برس تک ہم پڑھتے رہے ایک دن پانڈاجی نے ہمارا
استحان لیا اور ہمسے پوچھا کہ کہو جی رام شبد کا اور رام دینے سے کیا
ہوتا ہے ہمنے بہت سا سوچ کر جواب دیا کہ رام آنہہ مصرجی کہنے لگے کہ
بیٹا تمھاری بدیا سپنورن ہوگئی اب تم گھر جاؤ اور کوئی علم ایسا نہین رہا
جو تمکو سکھلاوین ہمنے کہا کہ اگر ہم بدیا مین سپنورن ہوگئے ہین تو کوئی
پدوی یعنی خطاب ہمکو ملنا چاہیے پانڈاجی بولے کہ تمنے جو اس قدر
علم حاصل کیا ہے اسواسطے تمکو نئی طرحکا خطاب دینا ضرور ہے سو تمکو
گج پتی بدیا دج کا خطاب دیا ہم خوش ہوکر اوستاد کی قدمبوسی
کر اپنے گھر چلی گئی اور وہان جاکر ہمنے اپنے دل مین خیال کیا کہ بیاکرن
وغیرہ دیگر شاستر تو ہمنے بخوبی تحصیل کرلی اب تھوڑا سا دھرم شاستر
بھی دیکھنا چاہیے لیکن اس شاستر کا پڑھانے والا ہمکو تمام جہان مین
کوئی نظر نہ آیا تب ہم ابھی رام سوامی کے پاس آئی اور اون سے بنتی ہوئی
کہ یہہ علم ہمکو پڑھاوین یہہ سوامی بڑی رحیم اور خوش خلق اور نیکذات
ہین ہمارا التماس اونہون نے قبول کیا جسوقت تک ہم اونکے پاس پڑھتے ہین

القصہ یہ دونون اسیطرح بات چیت کرتے جاتے تھے کہ رستہ مین یکایک ایک آواز ہوئی اوس آواز کو سنکر بدیادگ چونک اوٹھا اور خوف زدہ سا ہوگیا بلا نے کہا کہ رشک داس کیا تم بھوت سے ڈرتے ہو۔

دیگ۔ ہون۔

بلا۔ مت ڈرو تمھارے ساتھ ہم ہین۔

جاتے جاتے مندر سلیسر مہاراج کے نزدیک پہونچے وہان ایک برگد کا درخت تھا اور اوسکے نیچے ایک بیل پڑا تھا بلا اوسوقت اپنے دل مین سوچنے لگی کہ اب مندر نزدیک آپہونچا ہے رشک داس کو یہان سے کسیطرح ٹالنا چاہیے اسی اثنا مین اتفاقاً رشک داس کی نگاہ اوس بیل کے اوپر جا پڑی اوسکے دیکھتے ہی وہ بیوقوف چونک کر چلایا کہ ارے یہ تو کوئی بھوت بلا ہے اور یہ کہکر وہان سے ایسا بے تحاشا بھاگا کہ قلعہ کے دروازہ تک کہین دم نہ لیا بلا کا مقصد بر آیا اوسنے مندر کی جانب رخ کیا۔

واضح ہووے کہ اوس برہمن کا اصلی نام دیگ تھا ہے بدیادگ خطاب گوروسے ملا پھر جو ایک مرتبہ بلا کے حق مین مجھ لفظ تمسخر کا کہا اوس نے اسکا نام رشک داس سوامی رکھدیا اور وہ ہمیشہ اسکو اسی نام سے پکارتی تھی

بملا اور راج کمار کی ملاقات اور گفتگو

بملا کو بدیا دیگ کی مزاج کا احوال خوب معلوم تھا اوسکو اس باتکا یقین ہو گیا کہ وہ قلعہ کے دروازہ پر ہی جاکر دم لے گا اوسکے چلے جانے کے بعد بملا بلا خوف وخطر مندر کے دروازہ کے طرف جاکر کھڑی ہوئی اور سوچنے لگی کہ راج کمار اب تک مندر مین آئے یا نہین یہی اندیشہ کرتی ہوئی مندر کے نزدیک گئی مگر وہان کچھہ آثار راجکمار کے آنے کے نہ پائے نہ کچھہ کسی طرح کی آہٹ کسی کی معلوم ہوئی تب خیال کرنے لگی کہ اگر مہاراج کنوار تشریف نہین لائے تو میرا آنا حق اور محض بیفائدہ ہوا اور اسوقت رشک و اس بھی چلا گیا اگر ایسا جانتی تو رشک و اس کو نہ جانے دیتی یہی سوچتی سوچتی مندر کے زینہ پر چڑھنے لگی اور جاتے جاتے پیچھے پھر کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ جو بیل درخت کے نیچے پڑا تھا وہ بھی نہین ہے نہ کچھہ کسی کی آواز آتی ہے یہ دیکھکر بملا کو نہایت تعجب ہوا کہ ابھی بیل یہان موجود تھا اتنے مین کون لے گیا پھر جو بغور درخت کی جانب نظر کی تو معلوم ہوا کہ درخت کے نیچے کوئی آدمی سپید لباس پہنے ہوے کھڑا ہے یہ دیکھکر بملا کو نہایت خوف پیدا ہوا اور جلد جلد زینہ پر چڑہ مندر کے پاس جاکر کیواڑ کھولنے لگی مندر کے اندر سے ایک نہایت سخت آواز آئی کہ کون ہے بملا نے مخوف ہو لرزتی زبان سے

جواب دیا کہ ایک عورت ہے اوسیوقت اندرسے کیواڑ کھل گئے بھلا نے
دیکھا کہ مندر مین ایک چراغ روشن ہے اور ایک شخص جوان بلند بالا شمشیر ہاتھ
مین لیے ہوے کھڑا ہے بھلا آگے بڑھی اور دیکھتے ہی پہچان لیا کہ مہاراج
کنوار کنور جگت سنگھ ہی ہین پھر تو باغ باغ ہو بلا خوف و اندیشہ مندر کے اندر
داخل ہوئی اور وہان جاکر کچھہ دیر چپ کھڑی رہی پھر نیچا سر کرکے سلیمہ
مہاراج کو ڈنڈوت و پرنام کی اور راجکمار کو جھک کر سلام کیا مگر شروع
گفتگو نہ بھلا سے ہوا نہ راجکمار سے دونون بانتظار کلام ہمدگر خاموش رہی
بھلا عقیلہ اور چالاک تھی متبسم ہو گفتگو مین پیش قدمی کر بولی کہ مہاراج کنوار
آج سلیمہ جی کی کرپا سے آپ کے درشن نصیب ہوے اس شب تاریک
مین بعالم تنہائی اس بیابان جنگل ویران مین آنے سے نہایت خوف
پیدا ہوتا تھا مگر آپ کی نعمت دیدار حاصل ہونے سے نہایت فرحت و سرور
متواصل ہوا اور جس قدر خطرات کا صفحہ دل پر نقش ہوا تھا وہ بالکل آب
اطمینان اور تقویت سے دھویا گیا راجکمار بولے کہ تم لوگ خوش و خرم
خیر و عافیت سے ہو بھلا کا دلی مطلب یہ تھا کہ راجکمار کے دل کا حال اول
معلوم ہو جاوے کہ تلوتمار پر کس قدر انکی طبیعت کا رجوع ہے یہ نازک خیال
دل مین باندھکر بولی کہ جو بات ہم لوگونکی خوشی و سرور صحت و عافیت کی ہے اوسیکی
اسید حصول مین اوقت ہم سلیمہ جی کی پوجن کرنے آئی تھی لیکن ہمکو یقین ہو گیا

کہ آپ کی پوجن سیلیسر جی قبول کرینگی کیونکہ آپ نے پہلے ہی اپنا دادجا یا ہم کو اجازت ہو تو ہم واپس جاوین راجکمار بولی کہ جاؤ لیکن تنہا جانا مناسب نہین ہے ہم ساتھہ چلکر پہونچا آوین بالا اس جواب سے متحیر ہوئی اور دل مین تصور کیا کہ راجکمار سب باتون مین چتر اور نکتہ فہم و رسا ذہن اور عقیل و فہیم ہین ذرا تامل کر بولی کہ تنہا جانا مناسب کیون نہین۔

راجکمار۔ راستہ جنگل اور ویرانہ کا ہے ہر طرح کا خوف و خطرہ ہے۔

بالا۔ تو ہم مہاراجہ مانسنگہ کے پاس جاوینگی۔

راجکمار۔ کیون جاؤگی۔

بالا۔ اون کے حضور مین جاکر ہم فریاد و استغاثہ کرینگے۔

راجکمار۔ کسکے اوپر فریاد کروگی۔

بالا۔ تمھارے اوپر۔

راجکمار۔ کیون۔

بالا۔ تمکو جو اس ملک کا محافظ بناکر اونھون نے چھوڑا ہے تمسے کچھ حفاظت نہین ہوئی کہ راستہ تک کا خطرہ بھی رفع نہوا۔

راجکمار۔ ہنسکر کہنے لگے کہ بالا جو دشمن ایسا قوی ہو کہ فرشتون اور دیوتاؤن سے بھی مغلوب نہوسکے پس انسان ضعیف البنیان کی کیا تاب و توان ہے کہ اسکے روبرو قرار و ثبات کا دم مار سکے دیکھو بھیشم پتامہ مہادیو جی سے کامدیو کو بھسم

غضب آلود سے خاکستر کر دیا تھا آج وہی کامدیو مہادیوجی کے مندر مین اپنا زور وطاقت دکھا رہا ہے۔

بلا۔ ہنسکر بولی کہ ایسا زور وطاقت کامدیو نے کیسپر کیا ہے۔

راجکمار۔ ہمارے اوپر۔

بلا۔ یہ بات خلاف قیاس اور عذر مجہول ہے مہاراجہ مانسنگہ ایسا بے سروپا عذر کب سنین گے۔

راجکمار۔ اس دلیل پر ہمارے گواہ موجود ہین۔

بلا۔ ایسا گواہ آپ کا کون ہے۔

راجکمار۔ بلا ایک تو ہماری گواہ تم ہی ہو۔

بلا۔ ہم ایسی گواہی ہرگز نہ دینگے۔

راجکمار۔ ٹھیک ہے جو آدمی کسی سے کچھ وعدہ کرکے اوسکا ایفا نکرے پھر وہ سچی شہادت کیونکر ادا کرے گا۔

بلا۔ ہم نے آپ سے کیا اقرار کیا تھا ہماری یاد نہین آپ یاد دلائین۔

راجکمار۔ اپنی ہمجولی سکھی کا حال بیان کرو۔

بلا۔ ایک آہ بھر کر کہنے لگی کہ مہاراجکنوار یہ حال ناگفتہ بہ ہے اوسکے کہنے سے ہمارے دل مین ایک طرح کا اندیشہ پیدا ہوتا ہے مبادا اوسکو سنکر

آپ کچھ رنجیدہ اور گران خاطر ہون۔

راجکمار۔ تھوڑی دیر سوچ کے کہنے لگے کہ راست راست حال کہنے سے ہماری ناراضگی کا کچھ سبب بھی۔

بجلا۔ ہان ہے۔

راجکمار۔ جو کچھ ہو سو ہو تم برائے خدا ہمارے دل کا درد مٹاؤ حال مطلوب جلد سناؤ کہ ہمارا دل بامید سماعت حالات اوس آفت جان غارت گر عقل و ہوش سے ہمہ تن گوش ہو رہا ہے۔ ماہی بے آب کی طرح خاک بیتابی پر لوٹتا ہے۔ اوس نازنین حور مثال کے شوق وصال مین جو کچھ سختی اس دل بیقرار پر گذرتی ہی اوسکو یہ دل ہی جانتا ہی نہ دنکو چین ہے نہ راتکو آرام ہی صرف تصور مطلوب ہی ہی رات دن کام ہی دل آتش عشق مین جل جل کر خاک ہوا تاب و توانکا قصہ چھگڑا پاک ہوا دن اشکباری مین گذرتا ہی رات اختر شماری مین کٹتی ہی الغرض اسطرح اپنی اوقات تباہ و زاری مین کٹتی ہے جب اوسکی زلف پیچان کا خیال آتا ہے دل ہی دل مین پیچ و تاب کھاتا ہون درد ہجران کی یاد مین روز و شب آنسو بھاتا ہون جو اشک نکلتا ہے کلیجا ساتھ لیتا ہے جو دم آتا ہے آہ سرد کے ہاتھ مین ہاتھ دیتا ہے

رباعی

سنگے دارم چو چشم خسرو در خواب + چشمے دارم چو لعل شیرین ہمہ آب + جیسے دارم چو جان مجنون ہمہ درد + حالے دارم چو زلف لیلے ہمہ تاب +

آسوقت ہمارا مہمان آنا سادہ ملاقات کا خیال نہو آپنے قدم

قدم نہ نکلی سی دل پر ملال نہوا اوس دن کو آج پندرھوان روز ہے کہ سماعت حال
کا مشتاق دل پرسوز ہے اوسی دن سے گھوڑے کی پیٹھہ پر ہمارا بستر ا ہے
دن کو چین کا سہارا ہے نہ رات کو آرام کا آسرا ہے غنیم کے مقابل نقد جان
بکف ہین تن کہین من کہین ہر دم لشکر فراق کی پیش نظر صف ہین درد ہجران نے
حال تباہ کیا مرمر جی جی کر اب تک تو نباہ کیا آیندہ جینا محال ہے زندگی سراسر
وبال ہے دل گھبراتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے شعر زہجران دیدہ ام حالے کہ کافر از
اجل بنید + خدا کوتاہ بسازد عمر ایام جدائی را + باوجود اس قدر شدائد آلام
محاربہ ومقابلہ دشمن سخت رو کی ایسے وقت نازک کا کچھہ خیال نہ کر صرف شوق
سننے حال شخصی تمال اوس حور وش پری تمثال کے مہمان تلک آیا ہون بہرحال
اگر اس حال کے سننے سے دل بیقرار ناراض ہوجاوے گا تو اس صعوبت اضطراب
واضطرار سے نجات پاویگا ارمان تو نہ رہجاویگا جو کچھہ ہو سو ہو جلدی کہو دیر نکرو بملاحظہ راجکمار
کے شوق باطنی اور خواہش قلبی کے دریافت کرنے کی نیت سے اس قدر حیلہ انگیزی
اور بہانہ جوئی کرتی رہی اور اظہار حال مین تامل کیا مگر اس سے زیادہ اور بھی کچھہ
سننے کی تمنا کر کے بدین کلام ترزبان ہوئی کہ مہاراج کنوار آپ تو راج نیت ومعاملات
سلطنت مین ارسطو عقیل ورسا کار ہین مقام تعجب ہے کہ ایسے موقع نازک مجادلہ و
محاربہ مین آپنے ایک ایسے شخص پر جی لگا رکھا ہے کہ جسکا ملنا نہایت دشوار ہے جو شے
ممکن الحصول نہو اوسکی تحصیل مین سعی بیجا کرنا ناحق پھینگنے بھلے دل کو تشویش فکر و تردد مین

جلاتا ہے ہم ثالث بالخیر ہین حرفین کی بہتری کی بات کہتے ہین کہ تم ہماری عزیزہ
سکھی کا خیال دل سے دور کرو اپنی طبیعت کو اوسکی یاد لاحاصل مین مت رنجور کرو
اپنے کام کا سرانجام کرو جنگ دشمن کو تمام کرو آیندہ اختیار بدست مختار
ع بر رسولان بلاغ باشد وبس + راجکمار اس تقریر دور از مطلب سے
دل مین ملول بطاہر تبسم ہو کہنے لگی کہ کہو جی ہم کسکو بھولین کسکو دل سے دور
کرین **ابیات** تمھاری سمجھہ نے تو ہمارا ہمین + یہ باتین نہین اب گوارا
ہمین + ستاے ہوے کو ستاتے ہو کیا + جلے دل کو ناحق جلاتے ہو کیا +
تمھاری پیاری سکھی کا حسن پربہار ایک ہی بار دیکھنے سے لوح دل پر نقش کالحجر
ہوگیا ہے بھلا نقش سنگین بھی کہین مٹتا ہے یہ نقش آب نہین جو یہ جاوے یہ وہ نقش
دل نشین ہے کہ انسان کیا پتھر کے جگر مین بیٹھہ جاوے **بیت** نقش معشوق نہ
بر آب نہ بر گل بستند + آن طلسمے است کہ بر آئینہ دل بستند + اور جو معاملہ جنگ
وجدال حرب وقتال کی حرف وحکایت زبان پر لاتی ہو سو سنو کہ جب سے ہمنے
اوس نہر بیت بخش لشکر صبر وقرار کو ایک نظر سے دیکھا ہے دل داغدار کو
اوسکی نذر کیا ہے فوج جمعیت نے پشت دکھلائی ہے پریشان خاطری دل مین
سمائی ہے تب سے برابر علی التواتر ہنگامہ دار وگیر گرم رہا ہے دشمن کو ایک نفس
چین نہین لینے دیا ہے لیکن کسی حالت مین کیا زبان حرکت اور کیا بوقت
سکون ایک پل بھی اوسکے تیر غمزہ کے تصور نے ہدف دل سے خطا نہین کی

ہے اور ایک دم بھی شمشیر ابرو کے خیال کی چمک دمک آنکھون کے آگے
سے نہین ٹلی ہے جس وقت دشمن اس سر باز معرکہ عشق و محبت کے سر پر
شمشیر برہنہ اوٹھاتے سر لینے کی گھات بتاتے اوس وقت خیال دوست
کا نہ یار کا برادر کا نہ مددگار کا صرف یہی تصور دل صد چاک مین سمایا ہوا تھا
اسی حسرت کا نقش صفحہ خاطر پر جما ہوا تھا کہ اگر سر کٹ گیا جان بکوے جانان پہونچے گی
مگر آنکھون کا کام کون دے گا اوسکے دیدار شیرین کا مزہ کون لے گا بارے
دن اچھے ہین کہ اب تک تو دیدار یار کی آرزو مین بچے ہین بلا اب برسے
خدا یہ بتلاوے کہ کس جگہ اوس دلبر سہ لقا نازک ادا کا دیدار فرحت بار حاصل
ہو دل بیتاب کو چین ملے جان کو راحت و سرور تو حاصل ہو **شعر** چون ماہ نو کنار
تمنا کشادہ ام + باشد کہ در بغل کشم آن آفتاب را + بلاسے جب نقد عشق راجکمار
کا محک امتحان پر کامل عیار دیکھا گریبان خاطر اوس دلدادہ بیقرار کا تار تار دیکھا
راجکمار کی پریشان دلی کی جانب سے جمعیت خاطر ہوئی محبت قلبی اوس یکہ تار
سیدان الفت کی ظاہر ہوئی تب بکمال آشفتگی زخم دل پر یہ نمک چھڑکا اسطرح اظہار
حال کیا کہ گڈھ مندارن مین ہری سکھی بے نظیر کا تمکو دیدار نصیب ہوگا مایوسی و محرومی
کی بدل مین وصال حبیب ہوگا **تلوتما** اوسکا نام ہے ناز و ادا اوسکا کام ہے بیر بندنگلہ
کی دختر تابندہ اختر ہے دریاے حسن و جمال کی تابان گوہر ہے راجکمار یہ بات سنتے
ہی دنگ ہوے دل مین بچھو کا سا ڈنک لگا دریاے حیرت مین غوطہ لگایا تلوا رہ

تھوڑی دیر نیچا سر کرسکتہ کا عالم بنایا آہ سرد دل پر درد سے بھر یاس و
حرمان کا یہ کلام سنایا شعر ہم سمجھتے تھے کہ دل کی آرزو لائینگے + آرزو تو
بر طرف ہم آپ جانسے جائینگے + بلا تم سچ کہتی تھین تلوتما کا ملنا ہمکو محال ہے
اوسکے دیدار پر بہار کی امید رکھنا محض وہم وخیال ہے دل بیتاب کی تڑپ
اور بیقراری سے جان نے دوسرا رستہ لیا بغیر جانے بوجھے اس دل خانہ
خراب مین امید موہوم نے گھر کیا شعر اگر دانستمے اے دل غم درد جدائی را
نہ ہرگز پروے و اللہ نام آشنائی را + اب لڑائی پر چلتے ہین دشمن کے خون مین ہمارے
دلکی ہوس نکلے گی غنیم کے ہاتہ جان دینگے حسرت دیدار ساتھہ لینگے بلار راجکمار کی یہ
گفتگو غم آمیز درد انگیز سنکر کہنے لگی کہ مہاراج کمار دل ابدال ہے است اگر آپ کے
دل مین تلوتما کی الفت کیسقدر ہے کشش دل مین کچھہ اثر ہے تو اوس سے ضرور آپ کی
حسن ملاقات ہوگی امیدون کے دن ہون گے عیشونکی رات ہوگی پروردگار کے فضل و
عنایت سے یکبارگی نا امید ہونا طریقہ استقلال سے بعید ہے رسم تسلیم سے دو رہے رنج
کے بعد راحت کا حصول بالضرور ہے لاتقنطوا من رحمتہ اللہ پر دل جماؤ کسی طرح پریشان خاطر
دلمین نہ گھبراؤ شعر اوسے فضل کرتے نہین لگتی بار + نہو اوس سے مایوس امید وار +
من مین دھیرج دھرو سوچ مت کرو دیکھو پردۂ غیب سے کیا ظہور ہوتا ہے دلکو سرور ہوتا ہے
کلیسیر ہی ایک مکی منا پورن کرینگی من کی یادھا ایک پل مین ہرینگی راجکمار نے یہ تقریر دلپذیر فرح بخش تسلی
افزا سنکر دل مین خیال کیا کہ فی الحقیقت مرضی خدا مین کسیکو چارہ نہین رضاے مولا سے

کسیکو کنارہ نہین تقدیر کا لکھا کوئی مٹا سکتا نہین جو آپ ہی ایزدی ہین کسیکو دخل ہو
وجہ نہین کائنات مین کوئی ایسا نہین ہے جو نہو سکے اوس قادر مطلق کی امداد درکار ہے
وہی سبکا معاون ہے وہی سبکا مددگار ہے دل دردمند کو صبر و شکیب واجب ہے حصول مامول کا یہی
ایک سبب ہے ایزد توانا کی مخلوقات مین رنج و راحت توامان ہین عشرت و عسرت بیک دامان
ہین ایام بہار مین اشجار کو سرسبزی و نضارت ہے پیرایہ برگ و بار در بر ہے موسم خزان مین برگریزی
و عریانی سے خاک حقارت بسر ہے نہ اوسکا قیام ہے نہ اسکا مقام ہے پس **شعر**
صبر بہتر مرد را از ہر چہ ہست ✦ تا بیاید بر مراد خویش دست ✦ ایسا خیال کر راجکمار کہنے
لگے کہ آج ہمارا دل نہایت بیتاب ہے طبیعت کا حال ابتر و خراب ہے طاقت ہے نہ توان
ہے صبر ہے نہ اسکان ہے کوئی بات سوجھتی نہین کیا کرین کس پہلو پر دل کو تھامین **بیت** کیا کہین
کس سے کہین دل یہ ہمارا نہوا ✦ حالت زار سے آگاہ وہ یار انہوا ✦ قسمت سے آویزہ
نہین تقدیر سے ستیزہ نہین پیشانی کی تحریر آگے آتی ہے تقدیر کے آگے کسیکی پیش نہین جاتی
ہے **دوہرہ** جو کچھ لکھا للاٹ مین بیٹ سکے نہین کوے ✦ راون سیتا کو ہری
رام بچھرت دوکھ سوے ✦ اب ہمنے اپنے دل مین یہ ٹھان لیا ہے وعدہ و اتفق
کیا ہے اقرار کرتے ہین سیلیز جی کے حضور مین کہتے ہین کہ تلوتما کے سوا اور کسیکے
ساتھہ شادی نکرینگے کسی اور کی خواہش دل مین ہرگز نہ دھرینگے بملاتم سے ہمارے
فقط ایک یہی درخواست ہے التماس بے کم و کاست ہے کہ تم اپنی پیاری سکھی سے ہمارے
تمام و کمال احوال کا اظہار کرو دل غمدیدہ کا ملال گوش گزار کرو ایک بار

اسپنے دیدار پر انوار سے دل کا داغ مٹاوے صورت آفرین کی قدرت کا جلوہ دکھاوے
اس مریض درد ہجر انکا شربت دیدار کے سوا اور کیا علاج ہے صحت و آرام کل ہے
نہ آج ہے **دوھرہ** چلو بید گھر آپنے تم کیا جانو سار ÷ عاشق جنگی کن کئے بن دیکھے
دیدار ÷ بلا یہ بات سنکر شال گل شگفتہ خاطر ہو کہنے لگی کہ آپ کا ارشاد بسر و چشم
ہین مگر آنکھون سے اس امر کو انجام دیتی ہون اوس دربا حور لقا سے آپ کا
پیام دیتی ہون آپ کی ملاقات بھی ضرور ہوگی دل کی کدورت دور ہوگی مگر
جو وہ شوخ پر تمکین دلبر زہرہ جبین کچھ جواب باصواب دے ہم کہان آگر آپ سے
کہین راجکمار نے کہا اگرچہ تمہی محسنہ کو بار بار تکلیف دینا گوارا نہین مگر جو پھر
تم اسی مندر مین ہم سے مل سکتی ہو تو ہم نہایت ممنون احسان ہوین گے
شکر گذار از دل و جان ہوین گے حتی الوسع بندگی مین تقصیر نہوگی اس مین ذرا
خلاف تقریر نہوگی بلا بولی کہ راجکمار آپ یہ کیا فرماتے ہین منت خاک کو آسمان پر
چڑہاتے ہین ہم تو آپ کی کنیز ہین آپ ہزار جان سے ہمکو عزیز ہین آپ کے ارشاد والا
کو بجان و دل بجا لاوین گے تعمیل حکم کا نتیجہ نیک دکھا دین گے مگر ایسی شب تیرہ و تار مین
اس جنگل پر خوف و خطر مین تنہا آنا خالی از اندیشہ نہین ہے خصوص اس حالت
مین کہ اس ملک مین فتنہ و فساد برپا ہے نہایت خوف کا مقام ہے اور جو وعدہ کے
سچے ہین اگر اوسکا ایفا اونسے نہ بنا تو راہ و رسم صداقت مین کاذب اور جھوٹے
کہلاوین خلاف وعدگی کا داغ دل پر اوٹھاوین **دوھرہ** جو بین سانچو

کرت ہین سانچی گت سو پانہہ ست کرت نچ بات جو ست لوک سو جانہہ +
اگر یہ تامل نہو تو دل مین کچھہ تزلزل نہو یہ سنکر مہاراج کنوار نے کہا کہ جو تمھارے
نزدیک بیجا نہو اور کسی طرح کی حرکت اور نقص کا احتمال نہووے تو ہم خود تمھارے
ہمراہ گڈہ مندارن مین چلین وہان جاکر ہم ایسی جگہہ ٹھہرے رہین گے کہ کسیکو معلوم
نہو گا تم جاکر اور ہماری التماس کا جواب لاکر ہمکو مطلع کرنا بلا نے یہ بات
پسند کرکے کہا بہتر ہے تشریف لے چلئے جب یہ بات دونون مین قرار پائی
چلنے پر آمادہ ہو مندر سے باہر نکلے اوسیوقت ایک طرف سے کسیکی پانو کی سی
آہٹ کی آواز آئی —

راجکمار — بلا تمھارے ساتھہ کوئی آدمی ہے —

بلا — نہین —

راجکمار — تو یہ کسکی پانو کی آواز ہے — ہمکو شبہہ ہوتا ہے کہ شاید کوئی چھپکر
ہمارے تمھارے باتین سنتا تھا یہ کہکر راجکمار نے مندر کے چارون طرف
پھر کر دیکھا مگر کوئی نظر نہ آیا تب دونون وہان سے چلدیے —

ملاقات تلوتما اور راجکمار کی

راجکمار اور بلا کے دل مین شک وشبہہ پیدا ہو گیا مگر جب کوئی نہ دیکھا
تب وہان سے سیلیز جی کو پرنام کر گڈہ مندارن کی طرف روانہ ہوے

راستہ مین راجکنوار بولی کہ بملا ایک بات ہم تم سے دریافت کیا چاہتے ہین مگر وہ ایسی بات ہے کہ اوسے سنکر شاید تم اپنے دل مین کیا کہو۔
بملا۔ آپ بیشک فرمائیے۔
راجکمار۔ ہمکو ایسا خیال ہے کہ تم داسی یعنی کنیز ک نہین ہو۔
بملا ہنسکر بولی کہ یہ بات اس وقت آپ کے دل مین کسطرح آئی۔
راجکمار۔ بیرندر سنگھ کی دختر پاکیزہ گوہر جو والی آمیر کے پسر بدھو یعنی زوجہ پسر نہین ہوسکتی ہے۔ اسکا سبب نہایت ہی پوشیدہ اور راز سربستہ ہے تم نے کنیز ک ہوکر یہ بات کسطرح جانی۔
بملا۔ دم سرد بھر آہستہ آواز سے کہنے لگی کہ آپ کا خیال بہت ٹھیک اور گمان راست ہے ہم کنیز ک نہین ہین مگر انقلاب تقدیر سے کنیز کون کی طرح رہتے ہین اور یہ سب قصور خود کردہ ہے اسکا درمان کیا ہے از ماست کہ بر ماست کا نقشا ہے راجکمار نے یہ بات سنکر دل مین سوچا کہ اس امر کے دریافت کرنے سے بملا کی طبیعت مین افسوس و رنج پیدا ہوا ہے زیادہ اس معاملہ مین تحریک و تقریر نامناسب ہے یہ خیال کرکے خاموش ہو رہی پھر بملا کہنے لگی کہ مہاراج کمار ہم اپنا حال کسیوقت اور موقع پر آپ سے ظاہر کرین گے یہ موقع اظہار نہین ہے۔ اسی اثنا مین جب مندر سے قریب آدہ کوس کے راہ طے کی ہوگی کہ آواز آدمی کے چلنے کی سی آئی جیسے کوئی

شخص پیچھے پیچھے آتا ہو اور ایسا معلوم ہوا کہ دو شخص آپس مین آہستہ آہستہ
کچھہ بات چیت کرتے آتے ہین یہ آواز سنکر راجکمار بولی کہ ہمارے
دل مین بالکل دھوکہ ہوتا ہے آدمی کے ہونے کا شبہ ہے ہم دیکھ آوین یہ کہکر
راجکمار تھوڑی دور پیچھے لوٹ کر گئے اور دائین بائین ادھر ادھر چارو نطرف
دیکھا مگر کچھہ معلوم نہوا لاچار واپس آکر بلاسے کہنے لگے کہ اگرچہ نظر نے کام نہین
کیا کوئی دکھلائی نہین دیا مگر شبہ کامل ہے کہ ضرور ہمارے پیچھے کوئی آدمی
آتا ہے لازم ہے کہ احتیاط سے بات چیت کرین الغرض آہستہ آہستہ باتین کرتی
ہوے قلعہ گڈھ سندارن کے سامنے آپہونچے راجکمار نے بلاسے پوچھا
کہ تم اب قلعہ کے اندر کسطرح جاؤگی رات زیادہ گذری ہے شاید دروازہ
بند ہوگیا ہوگا بلا نے کہا آپ کچھہ فکر نہ کیجئے ہم اپنی تجویز پہلے ہی کر گئے تھے اسی
عرصہ مین ایک باغ کے قریب پہونچکر راجکمار نے کہا کہ بلا ہمارا قلعہ کے اندر
جانا مناسب معلوم نہین ہوتا ہے ہم اس باغیچہ مین تمھارے واپس آنے تک ٹھہرے
رہینگے تم جاکر ہماری طرف سے جو کچھہ مناسب سمجھو وہ تلو تماسے کہو جو اونکو
فرصت ملاقات ہو ہمکو مطلع کرو تاکہ ہم حاضر ہوکر دیدہ دیدار طلب کو دیدار
پر انوار سے روشن و منور کرین بلا نے جواب دیا کہ راجکمار یہ باغیچہ کچھہ جاے
محتاط نہین ہے یہان اکثر وقت بیوقت آدمی آتے جاتے رہتے ہین آپ
ہمارے ساتھہ ہی چلے آئیے۔

راجکمار - کتنی دور جائینگی -

بجلا - قلعہ کے بہیتر چلو -

راجکمار - ہماری راے مین مناسب نہین ہے کہ بے حکم والی قلعہ کے ہم قلعہ کے اندر جاوین -

بجلا - اس مین اندیشہ کس بات کا ہے -

راجکمار - چہتری کسی جگہ جاتے ہین کچھہ اندیشہ نہین کرتے ہین مگر تم غور کرو کہ تمہارا آمیر کی راجکمار کو کب مناسب وزیبا ہے کہ افسر قلعہ کی اجازت بدون چوروں کی طرح قلعہ مین جاوے -

بجلا - ہم جو آپ کو بلا کر لئے جاتے ہین -

راجکمار - بجلا تم یہ خیال نکرنا کہ ہمکو کمتر سمجھکر کہتے ہین ہم تمکو ذرا سی نہین جانتے ہین مگر یہ تو بتلاؤ کہ ہمکو قلعہ مین لیجانے کا تمکو اختیار ہی کیا ہے -

بجلا ستاش ہو کہنے لگی کہ جو ہمارے اختیار کی حقیقت آپ سنینگے تو آپ کیا نہین چلینگے -

راجکمار - ہم کبھی نہین چلینگے -

تب بجلا نے راجکمار کے کان مین کچھہ بات کہی اوسکو سُنکر راجکمار کہنے لگی کہ چلو لقصہ جس رستہ پر بجلا اور راجکمار چلے جاتے تھے وہ راہ قلعہ کے شاہ دروازہ کے بہیتر جانے کی ہے اور قلعہ کے ایک گوشہ کے طرف آنبونکا باغیچہ ہے کہ دروازہ

قلعہ سے وہ نظر نہین آتا ہے مگر جس جانب قلعہ سے دامودر ندی بہتی ہے
اوس طرف سے یہ باغیچہ عین وسط راہ مین واقع ہے بسلادہ راستہ
شاہ دروازہ کا چھوڑ راجکمار کو ساتھ لیکے باغیچہ کے راستہ پر چلی جب یہ دونون
باغ مین پہونچے تو پھر ویسی ہی آواز آدمیون کے آہٹ کی انکے
کان مین پڑی بلا بولی کہ راجکمار پھر آواز آتی ہے راجکمار نے کہا
کہ تم یہان ٹھہری رہو ہم سمت آواز پر جاکر دیکھہ آتے ہین راجکمار
شمشیر برہنہ کر جسطرف سے آواز معلوم ہوتی تھی اوسطرف گئی چارون
طرف دیکھا بھالا مگر پھر بھی کچھہ نظر نہ آیا خصوص وہان آنبون کی
درخت ایسے گنجان تھے اور اندھیرا چھایا ہوا تھا کہ انسان کو کچھہ نہین
دیکھتا تھا راجکمار نے خیال کیا کہ شاید کوئی جانور خشک پتون پر چلتا
پھرتا ہوگا اوسکے چلنے کی آواز ہوئی ہو مگر تاہم جو ہو سو ہو دل کا شک
رفع کرنا ضرور ہے یہ تصور کرکے تلوار لیے ہوے ایک آنب کے
درخت پر چڑھ گئی اور ادھر اودھر بغور دیکھنے لگی بہت دیر کے بعد
دیکھتے دیکھتے جسکی تلاش تھی وہ چور اونکو نظر آیا یعنے ایک بڑے
درخت پر دو آدمی چھپے ہوے بیٹھے ہین اونکی پگڑیون پر جو ماہتاب
کی شعاع پڑتی تھی اوسکی روشنی سے معلوم ہوا کہ سرخ دستار
باندھے ہوے درخت مین چھپ رہے ہین تب راجکمار کو یقین کامل ہوگیا کہ

بلاشک یہ آدمی یہان آکر بارادہ کسی فریب کے پوشیدہ ہوے ہین الحاصل
جس درخت پر وہ آدمی چڑھی ہوئی تھی اوسکی پہچانکا نشان دل مین
بخوبی استوار اور قائم کرکے راجکمار آہستہ آہستہ درخت سے اوتر بلا کے
پاس آئی اور تمام ماجرا بیان کرکے کہا کہ اگر دو پرچھے ہمارے پاس ہوتے
تو ہم اونکو اچھی طرح تلاش کرلیتے کہ کون ہین قیاس سے پایا جاتا ہے کہ
یہ کوئی غیر آدمی ہین اور اونکی وضع دستار سے مفہوم ہوتا ہے کہ افغانونکی
جانب کے آدمی ہین کچھ دغا کرنے کے ارادہ سے ہمارے ساتھہ ساتھہ آئے
ہین بلا کو یاد آیا کہ مندر سلیسر جی کی متصل درخت برگد کے نیچے جو آدمی نظر
آے تھے شاید وہ ہوین تب بلا نے کہا کہ آپ یہان ٹھہرے رہین مین
جاکر جلدی ہی قلعہ کے اندر سے برچھی لے آتی ہون یہ کہکر بلا وہان سے روانہ
ہوئی اور راجکمار باستقلال تمام دلیرانہ وہان کھڑے رہے جس مکان مین
بلا نے پوشاک وغیرہ پہنی تھی اوس مکان کے نیچے ایک دریچہ باغیچہ کی جانب
تھا اوس دریچہ کا تالا کھول کر اندر گئی پھر اوس دریچہ کے بعد ایک دروازہ
دیوار مین لگا ہوا تھا اوسکو کھولا اوس سے آگے ایک اور دروازہ
بند تھا اوسکو بھی کھولکر قلعہ کے اندر سلح خانہ مین پہونچی وہان سپاہی
پہرے والا کھڑا تھا بلا نے اوس سپاہی سے کہا کہ ایک چیز ہم تم سے
مانگتے ہین وہ ہمارے حوالہ کرو مگر کسی سے ظاہر نکرنا۔

سپاہی - آپ کو کیا مطلوب ہے۔

بھلا - دو برچھی مجھکو چاہیئے ہین ایک ساعت کے بعد ہم واپس لاوین گے۔

سپاہی - تم برچھیونکو کیا کرو گی

بھلا کو بات کا جواب ایسا سوجھتا تھا کہ فوراً بات بناکر جواب ادا کرتی تھی سپاہی کو جواب دیا کہ آج ہمارے سپنچمین کا برت ہے عورات اس برت کو باسید حصول فرزند کیا کرتی ہین اور اس برت مین پوجن برچھی کا مشروط ہے سو مین نے بھی خواہش فرزند سے یہ برت کیا ہے اس لئے برچھا مانگتی ہون سپاہی سادہ لوح اسکی باتون مین آگیا اور قطع نظر ازین جسقدر ملازمین قلعہ تھے کوئی بھلا کے حکم کا عدول نہین کر سکتا تھا القصہ اوسنے دو برچھی لاکر اسکے حوالہ کئے بھلا برچھی لیکر جس راستہ سے آئی تھی اوسی راہ ہو کر راجکمار کے پاس پہونچی دیکھو انسان ہمیشہ اپنی دانست مین اپنے مفاد اور انتفاع کے واسطے سامان نیک کیا کرتا ہے اور دفع مضرت وجذب منفعت کے لیے طرح طرح کی تدابیر پیش لاتا ہے مگر سب امور وابستہ تقدیر ہین جملہ احکام قضا وقدر خارج از دائرہ تدبیر ہین کارخانہ قدرت مین چون وچرا کو دخل نہین مشیت ایزدی مین دم زنی کا محل نہین جب وقت مقدر پر کسیکو کسی طرح کی

محنت وریاضت آفت مشقت پیش آتی ہوتی ہے ارادہ حق بیخواست
اوس حالت کی قربت کا مرتکب کردیتا ہے تا اثر تقدیر بلکم وکاست
بلا تقدیم وتاخیر اوس حالت کا موثر ہووے **مثنوی**
قضا شخصے است پنج انگشت دارد + چو خواہد کز کسے کاسے برآرد
دو بر چشمش نہد دیگر دو بر گوش + یکے بر لب نہد گوید کہ خاموش + پرندغایت دوربینی سے دور سے ہی دانہ پر
نظر ڈالتا ہے مگر جب طالع برگشتہ ہو دام کو بھی اپنے
قدم کے نیچے نہین دیکھ سکتا اگرچہ تقدیر سے گریز نہین ہوسکتا ہے
لیکن ہر ایک امر مین حزم اور احتیاط اور خودداری لازمہ حال انسان ہے
بے احتیاطی مین اکثر ایسے حادثات عارض ہوجاتے ہین کہ اندفاع اونکا
حال بلکہ ناممکن ہوجاتا ہے اور جب تش فتنہ سر بفلک کھینچتی ہے آب
تدبیر سے اوسکا فرو ہونا دشوار ہوتا ہے بینہ اس حال کا یہ ہے کہ بلا
اگرچہ پیرایہ عقل ودانش سے آراستہ تھی مگر افتادوقت سے تقدیر کی ہوا
ایسا جھونکا لگا کہ کمال بے احتیاطی سے آفت سخت مین مبتلا ہوئی
بلکہ اپنی ذات سے آفت مین پھنسنا تو علحدہ رہا اس حادثہ ناگہانی کی
آگ نے تمام قلعہ کو جلاکر خاک سیاہ کردیا اور جو رنج اور مصیبتین
اوٹھائین اونکو اوسکا دل ہی جانتا ہوگا الغرض جلا یا تو بباعث

جلد پہونچنے کی راجکمار کے پاس یا خیال قریب ہونے یا عنچہ کی یا از راہ سہو
دروازہ قلعہ کا مانند چشم مشتاقان ویسی ہی کھلا چھوڑ گئی اور یہی بات موجب
حدوث آفات ہوئی اون دونون مردمان قابو جو دجاسوسان مطلب برآر
سے جو درخت پر چھپے بیٹھے تھے ایک شخص اوترکر دروازہ کے متصل ایک اونچے
کے درخت کی اوٹ مین آکر پوشیدہ کھڑا ہوا رہا وہ دیکھتا تھا کہ بلا
دروازہ کھلا چھوڑ آئی ہے جب بلا دروازہ سے کچھ فاصلہ پر پہونچی تب وہ
شخص شمشیر برہنہ کرکے بلا دغدغہ دروازہ کے اندر گھس گیا اور ادہر ادہر
دیکھیہ میدان خالی پا دوسری دروازہ سے گذر کر زنانہ محل مین جا چھپا
ادہر بلا نے راجکمار کے پاس پہونچکر دونون برچھی اونکے حوالہ
کئے راجکمار برچھونکو لیکر اوسی درخت پر جن پر پہلی چڑہ کر دیکھا تھا چڑہ گئی اور
جب بغور دیکھا تو پہلے دو آدمیون کی پگڑی نظر آئی تھی اب صرف ایک ہی پگڑی
دکھلائی دی راجکمار نے ایک برچھا نشانہ کرکے اوس پگڑی کے نشان پر
ایسے قوت وزور سے مارا کہ وہ شخص برچھی کے لگتے ہی بڑے زور وشور سے درخت
سے نیچے گرا اوسکے گرتے ہی راجکمار بھی درخت سے جلد اوتر آئے اور دیکھا
کہ ایک مسلمان سپاہی برچھا نون کا مرا پڑا ہے اور برچھا اوسکے دل
پیٹھ پر لگ کر دوسری طرف کو پار نکل گیا ہے راجکمار اوسکو مرا ہوا دیکھکر
اوسکے جیب مین ہاتھہ ڈال دیکھنے لگی تو اوسکے جیب سے ایک کاغذ

بر آمد ہوا نکال کر چاندنی مین پڑہا وہ ایک حکمنامہ نواب قتلو خان حاکم
افغانون کا تھا مضمون یہ تھا کہ جو قتلو خان کے تابع فرمان ہین وہ اس
چٹھی کو دیکھکر اس شخص کے حکم کی تعمیل کرین اور جو یہ کہے سو بجا لاوین
راجکمار چٹھی لیکر بلا کے پاس آئے اور حال مارنے سپاہی کا بیان کیا
اوس وقت بلا نے صرف آواز کسی شے کی درخت سے گرنے کی سنی
تھی اور کچھہ اوسکو معلوم نہین تھا یہ سنکر کہنے لگی کہ اگر ہم یہ جانتے کہ آپ
کسی آدمی کو مارین گے تو ہم کبھی برچھا لاکر نہ دیتے یہ گناہ مردم کشی کا ہمکو ہوا
دیکھیے اس گناہ سے کب نجات پائین راجکمار نے کہا کہ دشمن کے مارنے
کا کچھہ گناہ نہین ہوتا ہے بلکہ قتل عدو مین ثواب ہے بلا بولی کہ جو اشخاص
جنگ وجدل مین رہنے والے ہین اونکو یہ بات زیبا ہے ہم عورت ہین
ہم کو ان باتون سے کیا مناسبت ہے ہمارا دل ایسے امور سے گھبراتا ہے
یہ کہکر بلا کی آنکھون سے آنسو بہنے لگے راجکمار بولے کہ بلا تمھاری ترحم اور
ملائم طبعی کے دیکھنے سے ہم بہت خوش ہوے اور ہمین معلوم ہوا کہ تمھارے
برابر رحم دل کوئی عورت نہوگی آج سے ہم تمکو سکھی کہا کرین گے بلا نے کہا
کہ خیر جو کچھہ ہوا سو ہوا لیکن راجکمار اب زیادہ توقف مناسب نہین ہے
ڈھیل کرنے مین بہت خطرہ ہے قلعہ کے بہتیرے دروازہ قلعہ کے کھلے چھوڑ
آئی ہون ع کہ آفتہاست در تاخیر وطالب را زیان دارد ۱۲ پھر دونون

وہان سے جلد جلد چل کر قلعہ کے دروازہ پر پہونچے آگے آگے بلا تھی اور
تیچھے تیچھے راجکمار دروازہ مین گھستے ہی راج پتر کا دل غایت شوق سے
کانپنے لگا پیر چلنے سے مچلنے لگی یہ رعب حسن کا اثر ہے اسی سے بڑے
بڑے رستم دلون کے دل مین خوف وخطر ہے ہزارون سپاہیون کے اندر
جسکا ایک بال بھی نہین ہلتا تھا اس دروازہ خالی از غیر مین اوسکا دل
موے پریشان کی طرح ہوا سے شوق سے لرزان ہے القصہ بلا دروازون
سے گذر کر اونکو بند کرتی گئی اور جس مکان مین بلا کی خواب گاہ تھی وہان
لیجا کر راجکمار کو ٹھہلا دیا اور کہا کہ آپ تھوڑی دیر یہان توقف فرماوین
ہم ایک دوسرا دروازہ کھول آوین وہان سے بلا نے جا کر جس طرف تلوتما کی
خواب گاہ تھی اوس طرف کا دروازہ کھول کر راجکمار کو آواز دی کہ
یہان تشریف لائیے جب راجکمار دروازہ پر پہونچے بلا اونکو داخل محل کر
وہان سے علیحدہ ہوئی جس مکان عالی شان مین چاندی سونے کے
چراغ روشن تھے فرش وفروش رنگین رشک افزاے صحن چمن تھے
تلوتما نیچے نظر کیے ہوئی پلنگ کے پاس بیٹھی تھی راجکمار اوس پلنگ پر
چپ چاپ جا کر بیٹھ گئے دل مین شوق بھرا ہوا زبان رعب معشوق سے
بند کچھ کہہ نہ سکے تا دیر شربت دیدار محبوب آنکھون کے راہ پیتے رہے
شعر تو از نمکین سن از حیرت نہ ایماے نہ تقریری + بدان مانند کہ

ہم نرم است تصویری تصویری + بلا دور سے یہ حال دیکھکر بولی شعر خوشا وقتی دخورم روزگارے + کہ یاری برخورد از وصل یاری + راجکمار چپ چاپ بیٹھنے کا کون مقام ہے دل کے غبار نکالنے کا یہی ہنگام ہے تلوتما سے بات چیت کر دونونکی کلفت مٹاؤ محفل خالی از غیر ہے رنگ رلیان مناؤ یہ کہکر بلا وہان سے روانہ ہوئی یہ دونون دلدادہ گفت وشنود مین مصروف ہوئے اپنے اپنے سوز فراق اور جذبۂ اشتیاق کی سرگذشت زبانپر لائی حالات شوق ہمدگر کو معروض ہوئی اسیطرح ناز و نیاز کی باتین ہوتی رہین چھیڑ چھاڑ کی گھاتین ہوتی رہین آگے واللہ اعلم کیا ہوا کس طرح گذری کیا ماجرا ہوا قلم اس راز سربستہ سے نامحرم ہے اسلئے اب اوس برگشتہ بخت بلا کا احوال مرقوم قلم ہے —

گرفتار ہونا بلا کا بختی اخمانان کے ہاتھہ مین

بلا وہان سے اپنے مکان مین آکر پلنگ پر بیٹھہ گئی اوسوقت اوسکے لبونپر تبسم چھایا ہوا تھا دل مین یہ خیال سمایا ہوا تھا کہ راجکمار اور تلوتما کے دلون کا مقصد حاصل ہوا مطلوب طالب سے واصل ہوا کام فتح ہوا اپنا اہتمام اچھی طرح ہوا مگر اس سے غافل کہ فلک بگرفتار کیا بازی پیش لاتا ہے کیسا تماشا دکھاتا ہے بلا کے

پلنگ کے سامنے ایک آئینہ کلان دھرا ہوا تھا شمع کی روشنی سے اوس
آئینہ مین اپنی آرائشین دیکھنے لگی جیسے شام کو مہاراجکمار کے پاس جاتے
وقت زیور و لباس سے آراستہ ہوئی تھی اپنے گھونگرارے بالون کو تیل
پھلیل سے معطر کیا تھا چشمان رنگین کو سرمہ آلود بنایا تھا پان چبا کر لبہاے
لعلین سے بیگنا ہون کے خونپر رنگ جمایا تھا زیورات اپنے اپنے موقع پر
آراستہ کئے تھے ویسی ہی بنی ٹھنی پشت پر گاؤ تکیہ لگا آئینہ کے مقابل بیٹھ
اپنے چہرۂ رشک قمر کی آرائشین اور بہار دیکھتی رہی بیت آئینہ دیکھکے
وہ محو خود آرائی ہے + اپنے ہی حسن کا خود آپ تماشائی ہے + اوسوقت
اوسکے حسن سرشار اور جمال ملاحت بار سے یہ نہین پایا جاتا تھا کہ یہہ
عورت عمر رسیدہ ہے بلکہ نازنینان نوخیز کے حسن کی ترنگ بالکل اوسکے
انگ پر نمایان تھی آئینہ اوسکے تماشاے حسن مین حیران تھا وہ اپنے
جوبن کی اومنگ سے انگشت تحیر بدندان تھی شعر ہیچکس را نبود بر رخ او
تاب نظر + مگر آئینہ کہ اور ادل فولاد بود + آئینہ دیکھتے ہی اوسکو ہنسی
آئی اور خیال ہوا کہ یہی صورت ہوش ربا ہے جسنے کنور جگت سنگھ سے
گوہر بے بہا کو تکمۂ گریبان تلوتما بنایا شاید اوسوقت خیال جہالت و
بیوقوفی کچھ پتی بدیا دیج کا دل مین آیا ہو کہ جیح مار کر بھوت کے خوف سے
بھاگا تھا اور یہ خیال باعث خندہ ہوا ہو بہرحال اسی ہاؤ بھاؤ مین مبتلا

راجکمار کے آنے کی انتظار دیکھتے تھی کہ اسی اثنا مین اُنب کے باغیچہ کی
جانب سے ایک آواز ساز تُرہی کی اوسکو آئی وہ آواز بیحد سُنکر بہلا
گھبراکر اوٹھی اور دل مین تصور کیا کہ ہمیشہ قلعہ کے اندر تُرہی بجا کرتی تھی
آج یہ آواز غیر مجاز باغیچہ کی طرف سے کیسی آئی اسی سوچ مین اوٹھہ کر
قلعہ کے شاہ دروازہ کی جانب جاکر دیکھنے لگی وہان کچھہ معلوم نہوا تب
اوسکو یاد آیا کہ مندر کے پاس آج دو آدمی نظر آئے تھے اور ایک آدمی
راجکمار کے ہاتھہ سے باغ مین قتل ہوا ہے کچھہ نہ کچھہ شر و فساد کی صورت
ہے اور عنقریب فتنہ برپا ہونے والا ہے ایسے خیالات کرتی ہوئی کھڑکی
دروازہ پر جو جانب باغیچہ تھا جاکر دیکھا وہان بھی کچھہ نہ دیکھا اوس جگہ
سے لوٹ کر بیقرارانہ اپنی خواب گاہ کے سامنے ایک مکان کی چھت پر
چڑہ گئی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی وہان سے باغیچہ بخوبی نظر آتا تھا مگر درختونکے
سایہ مین اوسکو کچھہ دکھلائی ندیا دیر تک اوچک اوچک کر چارو نظر
نظر پھیلاتی رہی مگر سوائے سایہ درختان و عکس ماہتابان و آب روان
دامن دریا و عکس مکانات عالی شان جو ندی کے پانی مین پڑتا تھا
اور کچھہ اوسکو نظر نہ آیا تب لاچار ہوکر ارادہ لوٹ آنے کا کیا اتنی ہی مین
اوسکو معلوم ہوا کہ کسی شخص نے پیچھے سے آکر دوپٹہ کو ہاتھہ لگایا ہے جھجھک کر
جو پیچھے کو نظر کی تو کیا دیکھتی ہے کہ ایک شخص جوان مرد پیچھے کھڑا ہے

اوسکو دیکھتے ہی دل مین خوف کھاکر آنکھین بند کرلین اوس جوان نے کہا
خبردار غل نہ مچانا اگر غل کیا تو فوراً تلوار سے دو ٹکڑے کرڈالونگا اوسوقت
کی حالت اضطراب اور اضطرار بلا کی خیال کرنا چاہیے کہ کس شدت سے
غم و تشویش اوسکے دلپر گذرا ہوگا یہ شخص ذات سے پٹھان قتلوخان کی
فوج کا آدمی تھا مگر اوسکے لباس و وضع سے مترشح ہوتا تھا کہ کوئی افسر
ہے عمر مین تخمیناً تیس سال سے زیادہ نہوگا جوان حسین قد آور خوبصورت
بندش دستار اونچی اوسپر سرپیچ لگا ہوا ڈیل ڈول مین راجکمار کے
موافق تھا مگر پردلی اور شجاعت مین اون سے کہین کمتر کمر مین چھری لگی ہوئی
ہاتھہ مین شمشیر لیے ہوے بار بار یہی کہتا تھا کہ پکار نامت ورنہ پکارتی ہی
مارڈالونگا بلا تھوڑی دیر چپ رہی اور سوچنے لگی کہ اگر اب اس سے
کوئی ایسی ویسی بات کہی جاوے گی تو یہ فی الفور مارڈالے گا چاپلوسی کی
باتون مین اسکا بہلانا چاہیے کہ کون ہے کیون آیا کس واسطے آیا یہ سوچکر آہستہ
سے بولی کہ تم کون ہو۔
جوان۔ ہم کوئی ہین تمکو اس سے کیا غرض ہے۔
بلا۔ تم اس قلعہ مین کس واسطے آئے ہو نہین جانتے ہو کہ چورون کو
پھانسی ملتی ہے۔
جوان۔ نیک بخت ہم چور نہین ہین۔

بلا - قلعہ کے اندر تم کسطرح آئے -

جوان - تمھاری مہربانی سے کہ تم باہر جاتے وقت دروازہ کھلا چھوڑ گئی تھین -

بلا - خیر لیکن یہ تو بتاؤ کہ تم ہو کون -

جوان - تم سے اپنا حال ظاہر کرنے مین کچھ نقصان نہین معلوم ہوتا ہم پٹھان ہین -

بلا تمھارا نام کیا ہے -

جوان - ہمارا نام عثمان خان ہے -

بلا - عثمان خان ہم نہین جانتے کہ تم کون ہو -

عثمان خان ہم نواب قتلو خان کے بخشی فوج ہین -

یہ سنتے ہی بلا کے ہوش اور گئے اور بدن کانپنے لگا دل مین آیا چاہتی تھی کہ کسی طرح اوسکے آگے سے بھاگ کر بیرندر سنگھ کو جاکر خبر کرے مگر اوسوقت بھاگنے کی کوئی صورت نہ تھی عثمان خان سامنے سے راستہ روکے ہوے کھڑا تھا تب بلا نے دل مین سوچا کہ جب تک اسکو بات چیت مین لگائے رکھین تب ہی تک اچھا ہے اس عرصہ مین کوئی سپاہی پہرہ والا یا گشت کے لوگ یہان آجاوین گے اوسوقت جیسا ہوگا دیکھا جاوے گا یہ بات تجویز کرکے بلا بولی کہ تم قلعہ کے اندر کیون آئے ہو -

عثمان خان۔ پہلے ہم نے بیرندر سنگھ کے پاس ایلچی بھیجا تھا بیرندر سنگھ نے جواب دیا کہ خود چلے آؤ۔

بھلا۔ ہان تو معلوم ہوا کہ بیرندر سنگھ تم لوگون کے جانب دار نہین ہے مغلونکی طرف ہین آپ اس قلعہ کے فتح کرنے کے لیے آئے ہین مگر آپ تو اکیلے ہی ہمکو نظر آتے ہین۔

عثمان خان۔ البتہ مہان تو ہم اکیلے ہی ہین۔

بھلا۔ تو ہم نے پایا کہ تم دل مین ڈر کر ہمکو نہین جانے دیتے ہو۔

عثمان خان یہ لفظ خوف زدگی کا سُنکر دل مین کچھ رنجیدہ ہوا اور بہت مضبوطی سے راستہ روک کر کھڑا ہو گیا اور ہنسکر کہنے لگا کہ اے نازنین تو ہم تمھاری چشم فتنہ انگیز سے ہی ہم ڈرتے ہین اور کسی سے ہمکو کچھ خوف نہین ہے مگر تمھارے پاس سے جو کچھ چیز ہم مانگین تم دے سکتی ہو

بھلا یہ بات سُنکر عثمان خان کے منہ کو تکتی رہ گئی اور کچھ جواب نہ دیا پھر عثمان خان کہنے لگا کہ تمھارے دوپٹہ کے پلّے مین جو کنجی بندہ رہی ہین وہ ہمکو دیدو ہم تم سے زبردستی نہین لینے مین راضی نہین ہین کہ عورت پر زیادتی کرنا حمیت سے بعید ہے بھلا نے ذرا زہر خندہ کر کے جواب دیا کہ کنجیان لینا تو درکنار رہا اگر تم چاہو تو ہمارا سر بھی کاٹ سکتے ہو

عثمان خان بولا کہ البتہ اگر تم کنجی نہ دو تو ایسا بھی کر سکتے ہین بھلا نے خیال کیا

کہ ان کنجیون کو کسی تدبیر سے علیحدہ کرنا ضرور ہے جب تک انکو اپنی گرہ مین باندہ رکھا ہی گویا اپنی موت کو گرہ مین باندہ رکھا ہی یہ سوچکر بلا بولی کہ عثمانخان اگر ہم تمکو کنجی نہ دین تو تم ہماری پاس سے کسطرح لے سکتے ہو اور یہ بات کہتے ہی دوپٹہ سرسے اوتار ہاتھہ مین لے لیا عثمان خان نے بھی اوسوقت دوپٹہ ہی کی جانب نگاہ جما دی اور کہا کہ اگر تم بخوشی نہین دوگے تو ہم زبردستی چھین لین گے بلا نے کہا کہ اچھا چھین لو اور یہ کہتی ہے دوپٹہ کو آنبون کے باغچہ کی طرف پھینکا عثمان خان نے اوسوقت ایسی پھرتی کی کہ فوراً دوپٹہ کو ہاتھہ مین تھانب لیا بلا یہ چالاکی دیکھکر نہایت متعجب ہوچپ ہو رہی تب عثمان خان نے ایک ہاتھہ مین دوپٹہ لیکر دوسرے ہاتھہ سے بلا کا ہاتھہ مضبوط پکڑ لیا اور دانتون سے گرہ کھولکر کنجی اپنے جیب مین رکھلی اور دوپٹہ سے بلا کے ہاتھہ پانون مستحکم باندہ دیے بلا بولی کہ اے بے رحم یہ کیا بات ہے —

عثمان خان ہمکو یہان لڑائی کرنی پڑے گی —

بلا — جیسی تم نے زبردستی کرکے ہمکو باندھا ہے اسکا عوض خدا تمکو دے گا —

عثمان خان کچھہ نہ بولا اور بلا کو اوسیطرح بندھا چھوڑ وہان سے روانہ ہوا کچھہ دور جاکر دل مین خیال آیا کہ یہ عورت ہے اسکی زبان کا کچھہ اعتبار نہین مبادا غل مچاوے تو کسیطرح کا فساد برپا ہو اپنے مطلب مین خلل

پڑے یہ سوچکر لوٹ آیا اور اپنے رومال سے بجلا کا منہ بھی سخت باندھ
دیا اور جس راستہ سے آیا تھا اوسی راستہ ہوکر بجلا کے مکان کی منزل
زیرین مین پہونچا اور باغچہ کی طرف کے تمام دروازون کے قفل کھول کر
آہستہ آہستہ سیٹی دینے لگا سیٹی کی آواز سنتے ہی ایک شخص دروازہ
قلعہ کے اندر آیا اوسکے بعد اور بہت سے سپاہی پٹھانون کے آہستہ آہستہ
قلعہ مین داخل ہوگئے عثمان خان نے کہا کہ اور آدمیون کا اب قلعہ مین آنا
ضرور نہین ہے باقی سب آدمی قلعہ کے گرد رہین جسوقت ہم اشارہ
کرین اوسی وقت باہر کی مقامات پر دخل کرلین اور یہ بات
جاکر تاج خان کو کہدو ایک آدمی نے اون مین سے بموجب حکم عثمان خان
کے قلعہ سے باہر جاکر تاج خان کو حکم سنایا اوسنے فوراً قلعہ کے
گرد کا انتظام کرلیا پھر عثمان خان ایک سپاہی کو ساتھہ لے کر بجلا کے
پاس گیا اور اوس سپاہی کو بجلا کے پہرہ اور حفاظت پر تعینات کرکے
کہا کہ شیخ رحیم یہ عورت نہایت حراف اور چالاک ہے اسکا مطلق
اعتبار نکرنا مگر اسکا منہ کھول دو اگر یہ بھاگنا چاہے تو عورت
خیال کرکے کبھی معاف نہ کرنا بیشک سر اوڑا دینا یہ حکم دیکر اور بجلا کو دست و
پا بندھے ہوئے قید سخت مین چھوڑ عثمان خان وہان سے چلدیا اور شیخ رحیم سپاہی
اوسکی حفاظت اور پہرہ پر ہوشیار کھڑا رہا اور اسی عرصہ مین افغانون کے

سپاہی تمام قلعہ مین پھیل گئی کیون صاحبو مشیت ایزدی کو دیکھا تقدیر کی اولٹ پھیر کو سمجھا بے احتیاطی کا نتیجہ معائنہ کیا اب بملا سے پوچھو کہ تمھارا کیا حال ہے اور راجکمار و تلوتما کیا کرتے ہین سچ ہے ع کسیکی کچھ نہین چلتی ہے جب تقدیر پھرتی ہے۔

فرار ہونا بملا کا حراست رحیم بخش سپاہی سے

جب کہ عثمان خان وہان سے چلا گیا تب بملا کو کچھ اپنی رہائی کا بھروسہ پڑا اور وہ تدبیر کہ جسکے ذریعہ سے اس آفت ناگہانی سے چھوٹ سکے سوچنی لگی اور سپاہی محافظ بھی پہرہ پر چپ چاپ مکھڑا رہا سوچتے سوچتے بملا نے دل مین قرار دیا کہ اس سپاہی کے دل کو نرم اور اپنی طرف متوجہ کرنے سے شاید کوئی صورت رہائی کی پیدا ہو جاوے بجز اسکے اور کسی طرح خلاصی ممکن نہین یہ خیال کر کے سپاہی سے بات چیت کرنے لگی الحق بڑے بڑے ہنین دلونکی طبیعت شعلہ کلام آتشین رویا نکی گرمی سے موم کی طرح پگھل جاتی ہے سپاہی ہو سوا رہو ملک الموت ہی کیون نہو حسین نازنین سے بات کرنے کو کسکی طبیعت نہین چاہتی ہے فی الجملہ بملا نے ادہر ادہر کی باتین بنا بنا آہستہ آہستہ سپاہی سے اوسکا نام و مکان رنج و راحت کا حال سب دریافت کر لیا وہ بیچارہ سیدھا سادہ

سپاہی بلا کی خاطرداری دیکھہ اوسکی میٹھی میٹھی باتین سن آنکھونکی
چتون دلفریب اور نظربازی شکیب ربا سے یکبارگی عنان اختیار ہاتھہ
سے دے دل وجان سے فریفتہ ہوگیا بلا نے جب سپاہی کا یہ حال دیکھا
نقش مراد کرسی نشین پایا آہستہ اوس شیخ مجہول سے کہنے لگی کہ شیخ جی
ہمارے دل مین خوف پیدا ہوتا ہے تم ہمارے نزدیک بیٹھو بیچارہ شیخڑا
شیخی چھوڑ قرب معشوق غنیمت سمجھہ بلا کے پاس آبیٹھا اور تیز تیز نظر سے
بار بار اوسکی طرف دیکھنے لگا بلا نے دیکھا کہ اب یہ جانور گرفتار دام
تزویر ہوگیا ہے اور اوسوقت سپاہی کے چہرہ پر کچھہ پسینا بھی آرہا تھا
بلا بولی کہ شیخ جی تمکو عرق بہت آرہا ہے اگر ہمارے بند کھولدو تو ہم تمکو
ہوا کرین تاکہ تمہارا دل سرد ہو بلیمیت خوشی پر آوے عارضی حرارت
دور ہوجاوے بعد افاقت اور خشک ہوجانے پسینہ کے پھر باندہ دینا
یہ بات سنکر سپاہی نے فوراً بلا کے بند کھول دیے بلا نے تھوڑی دیر
اپنے ڈوپٹہ سے سپاہی کو ہوا جھل ہوا بتلائی اور اوڑھنی کو اوڑہ لیا
دوبارہ سپاہی نے اوسکے باندھنے کا پھر نام بھی نہین لیا کیونکہ ڈوپٹہ
کے اوڑھنے سے انداز ہی اور پیدا ہوگیا چھب ہی نرالی چھاگئی جس
آرسی کو بلا آئینہ مین دیکھہ ہمہ تن چشم ہو رہی تھی وہ آرسی اب یہ سپاہی
گرفتار قفس جہالت دیکھکر دل مین بہت خوش ہوا اگرچہ بلا اوسکی قید

ہین تھی لیکن اوسکے دل کے قید کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا
اور باہستگی کمال شیرین زبانی سے پوچھنے لگی کہ شیخ جی تمھاری عورت
تمکو چاہتی ہے یا نہین شیخ ذرا مسکرا کر کہنے لگا کہ کیون بلا نے کہا کہ
شیخ جی جو تمھاری عورت تمکو پیار کرتی تو ایسے اچھے موسم خوشگوار نسبت
رت مین تمکو کیون چھوڑتی اور دیکھو اس موسم کے بعد موسم گرما اور
پھر برسات کمال دلچسپ اور خوش آیند آتی ہین جو عورت اپنے خاوند کو
دل سے چاہتی ہے وہ ایسے وقت مین اپنے عزیز مالک کو کبھی نہین چھوڑتی
یہ بات سُنکر سپاہی کا دل نہایت پریشان ہوا اور دم سرد بھرنے لگا
پھر بلا نے چھپی آنکھونکی برچھی سے اوسکا دل گھائل کرکے بولی کہ شیخ جی
کہتے ہوے تو شرم آتی ہے مگر جو تم ہمارے خاوند ہوتے تو ہم تمکو کبھی ایسے
وقت لڑائی مین نہ آنے دیتے سپاہی نے پھر دم سرد بھر کر ایک لمبا
سانس لیا بلا نے ذرا سوگوارونکی طرح منہ بنا کر کہا کہ ہاے تم
ہمارے خاوند ہوتے اور یہ کہکر ٹھنڈی ٹھنڈی سانس بھرنے لگی
اسکے ساتھہی سپاہی کے بدن سے آتش شوق بھڑکنے لگی اور ادھر
بلا کبھی تیکھی نظرون سے چنگاری چھوڑنے لگی تب تو شیخ آہستہ آہستہ
بلا کی طرف سرکا اور بلا بھی ذرا سرک کر اوسکے پاس جا بیٹھی —
سپاہی کے تمام بدن پر رونگٹے کھڑے ہو گئے اور [illegible] لگا بلا نے

جھپٹ کر اوسکا ہاتھہ اپنے ہاتھہ مین پکڑلیا اور کہنے لگی کہ شیخ جی جب تم اس لڑائی کو ختم کرکے اپنے گھر جاؤ گے تب ہمکو کیا یاد کروگے ہم جانتے ہین کہ نہین یاد کروگے اس لیے ہم اپنے من کی بات تم سے نہین کہتے —

سپاہی - کہو جی -

بجلا - نہین ہم نہین کہتے —

سپاہی - بھلا کہو تو سہی کیا بات کہو گی —

بجلا نے سپاہی کی گردن مین ہاتھہ ڈالدئے اور لمبی لمبی سانس لینے لگی سپاہی کا بدن لرزنے لگا اور ہکلاتے زبان سے بولا کہ نہین نہین تم کہو اور ہمکو اپنے غلام چاکر کے مانند جانو بجلا ایک سانس بھر کر بولی کہ ہمارے دل مین ایسا آتا ہے کہ اس نکمے نالایق خاوند کو چھوڑکر تمھارے ہمراہ چلین - سپاہی بیوقوف اس مژدہ غیر مترقبہ کو سنکر کمال بشاش ہوا اور بولا کہ تم چلوگی —

بجلا - ہان لیچلوگے تو چلونگی —

سپاہی - ہم تمکو لے کیا چلین گے بلکہ تمھارے غلام ہوکر رہین گے -

بجلا - تم نے جو بلا تعرف سابقہ ہم سے بدل وجان محبت اور الفت ظاہر کی اسکے عوض ہم تمکو کیا دین یہ کہکر بجلا نے گلے سے لگانے کی مالا

نکال شیخ کے گلے مین ڈال دی ایک جال سے مضبوط باندہ دوسرے جال مین پھسانے کی راہ نکالی سپاہی یہ حال دیکھکر پھولا بدن مین نہ سمایا اور خیال کیا کہ گویا بہشت کی تمام نعمتین ایک دفعہ ہی مل گئین پھر بملا کہنے لگی کہ ہمارے شاستر مین ایسا لکھا ہے کہ جو عورت اپنی مالا نکال کر کسی مرد کے گلے مین پہرا دے تو وہ بیاہ ہو جاتا ہے یہ بات سنکر شیخ بے ہنستے ہنستے دانت باہر نکل پڑے اور کہنے لگا کہ کیون جی اب ہماری شادی تمھارے ساتھہ ہو گئی بملا نے کہا اس مین کیا شک ہے اتنا کہکر بملا کچھہ سوچ کرنے لگی سپاہی نے پوچھا کہ اب کس بات کا سوچ کرتی ہو —

بملا — ہم اس بات کی فکر مین ہین کہ یہ قلعہ تم فتح کر کے نہین جا سکو گے —

سپاہی — واہ ساعت بھر مین فتح کرین گے بلکہ فتح ہو گیا —

بملا — سر ہلا کر بولی کہ نہین ہوا اس مین ایک بات نہایت پوشیدہ ہے —

سپاہی — کیا بات ہے —

بملا — جو ہم تمکو اوس بات سے آگاہ کر دین تو البتہ تم قلعہ بسہولیت فتح کر سکتے ہو —

سپاہی - بھلا بتاؤ تو سہی -

بلا - کچھہ بولتے بولتے چپ ہو رہی تب سپاہی نے کہا کہو کہو بلا نے کہا تم نہین جانتے ہو کہ قلعہ کے نزدیک ایک جانب کنور جگت سنگھہ دس ہزار فوج لیے پڑا ہوا ہے تم لوگ جو آج خفیہ خفیہ قلعہ مین آئے ہو یہ بات اونکو بخوبی معلوم ہے ابھی تو وہ کچھہ نہین بولین گے مگر جب تم قلعہ فتح کرکے اپنی دانست مین دلجمعی کرلوگے تب وہ یکبارگی آکر تم کو مع حضور کرلے گا اور سب کو قتل کرے گا سپاہی یہ بات سنکر چپ ہو رہا پھر کہنے لگا کہ تم اس بات کو کس طرح جانتے ہو بلا نے کہا ہمکو ٹھیک ٹھیک معلوم ہے بلکہ قلعہ کے اور سب لوگ جانتے ہین سپاہی خوش ہوکر کہنے لگا کہ میری جان آج تم نے ہمکو بڑا آدمی بنا دیا ہم ابھی جاکر اپنے افسر کو اسبات کی اطلاع دیتے ہین اسکے صلہ مین ہمکو سروپا خلعت ملے گا اور چونکہ سپاہی کے دل مین کسی طرح کا شک و شبہ بلا کے جانب سے نہین رہا تھا کہنے لگا کہ تم یہان بیٹھی رہو ہم ابھی فیر دیکر واپس آتے ہین -

بلا - جب تم آؤ گے ہم بھی آجاوین گے -

سپاہی - مین ابھی آئے جاتا ہون -

بلا - ہمکو بھولنا نہین -

سپاہی - نہین نہین -

بلا - جو بھول جاؤ گے تو پھر ہم تمھارے نہین ہوین گے -

سپاہی - نہین کچھ سوچ مت کرو یہ کہکر سپاہی وہان سے چلدیا جب وہ بیوقوف شیخزادہ سپاہی تھوڑی دور گیا بلا نے وقت فرصت غنیمت جان وہان سے راہ فرار سر کیا عثمان خان سچ کہتا تھا کہ بلا کا ایک نظر ہی دیکھنا قہر ہے یہ عورت کیا ہے آفت کا پرکالہ ہے - القصہ بلا نے وہان سے روانہ ہو کر دل مین اول یہ کام تجویز کیا کہ بیرندر سنگھ کو اس واقعہ خانہ سوز کی خبر دینی چاہیے یہ سوچکر ہانپتی کانپتی بیرندر سنگھ کی خواب گاہ کی طرف چلی آدھے راستہ پر پہونچی ہو گی کہ ایک بڑے شور وغل کی آواز آئی اسنے جانا کہ یہ آواز فوج افغانان کی ہے اور پٹھان لوگ قلعہ مین آگھسے آخر دل کو مضبوط کر کے بیرندر سنگھ کی خواب گاہ تک پہونچی وہان دیکھا کہ پٹھانون کے سپاہی مکان کے دروازہ توڑ کر اندر گھس گئے ہین اور ایک بڑا ہنگامہ برپا ہو رہا ہے بلا اندر تو نہ جا سکی لیکن باہر کی طرف ایک جالی کے روزنون سے دیکھنے لگی دیکھا کہ بیرندر سنگھ بڑے استقلال اور ہمت کے ساتھ کمر باندھے ہوے فیل مست کی طرح بلا خوف وخطر چارون طرف تلوار گھما رہے ہین اور جا بجا

بدن سے خون جاری ہے مگر اونکی جرات اور شمشیر زانی اوسوقت بیفائدہ
ہوئی یعنی ایک افغان نے اپنی تلوار کی ضرب بیرندر سنگھ کی تلوار پر
ایسی لگائی کہ جسکے لگتے ہی تلوار ہاتھہ سے چھوٹ کر زمین پر گر گئی۔
اور بیرندر سنگھ اسپر پنجہ دشمنان ہوے یہ ماجرا دیکھکر بلا نہایت ملول
ہو وہان سے لوٹی اور دل مین خیال کیا کہ کنور جگجیت سنگھ کو یہ وقت
خبر دینے کا ہے ڈور کر جلد جلد چلنے لگی مگر راستہ مین دیکھا کہ تلوتما کے
مکان تک پہونچنا نہایت دشوار ہے ہر جگہ چھتون والا نون مکانون مین
پٹھانون کے سپاہی جابجا پھرتے ہین اور لوٹ رہے ہین تب بلا
نے سوچا کہ افغانونکا قلعہ فتح کر لینے مین کوئی شک نہین رہا اگر اب
تلوتما کے مکان کی جانب قصد کیا تو ان وحشیون کے ہاتھہ گرفتار
ہو جانے کا اندیشہ ہے اس لیے اودھر جانا مناسب نہین مگر راجکمار
اور تلوتما کو اب کس طرح خبر دیجاوے یہ اسی سوچ مین کھڑی تھی
کہ یکایک چار پانچ سپاہی اوس مکان مین بھی لوٹنے کے واسطے
آگھسے اونکو دیکھتی ہے بلا خوف کھاکر ایک گوشہ مین صندوق کے
پیچھے چھپ گئی سپاہیان غارت گر مال و اسباب کے لوٹنے مین
مصروف ہوے بلا نے سوچا کہ جب یہ لوگ اسباب کے لوٹنے سے
فارغ ہو وین گے تو صندوق کے پاس بھی ضرور آوین گے اور ہین

پھر گرفتار ہو جاؤن گی مگر بلا کے دل مین جرات بنی ہوئی تھی صندوق
کے نیچے سے آہستہ آہستہ سرک کر کیواڑ کی اوٹ مین ہو وہان سے
باہر نکل گئی سپاہیون کا دھیان غارت گری پر تھا اونکو مطلق اسکا
حال معلوم نہوا جب بلا دوسرے مکان مین پہونچی ایک شخص نے پیچھے
سے آکر بلا کا ہاتھہ پکڑ لیا اسنے جو پیچھے پھر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ شیخ
رحیم سپاہی ہے شیخ رحیم بولا کہ کہو اب کہان جاؤ گی بلا اپنے تئین
دوبارا اسیر پنجۂ بلا دیکھکر گھبرائی اور چہرہ زرد پڑ گیا مگر پھر سوچی کہ یہ وقت
گھبراہٹ کا نہین ہے بامداد عقل رسا اس آفت پرشور و شر سے بچنا
چاہیے اور تعجب نہین کہ اسی جاہل سپاہی کے ذریعہ سے کوئی تدبیر
اطلاع اس حادثہ ہوش ربا کی راجکمار اور تلوتما تک نکل آوے
یہ خیال کرکے سپاہی سے کہا کہ چپ رہو بولو مت چپکے چپکے باہر چلے
آؤ اور شیخ رحیم کا ہاتھہ پکڑ کے مکان سے باہر کھینچ لائی اور کہنے لگی
کہ واہ شیخ جی واہ تم نے خوب حق محبت بنایا کہ ہمکو چھوڑ کر چلے گئے
جب سے برابر ہم تمکو تلاش کرتے پھرتے ہین کوئی مکان ایسا
نہین جہان تمھارے ساتھی سپاہی نہون ہم نے سب جگہ تمکو ڈھونڈھا
مگر تمھارا کہین نشان نہ ملا اوس بیوقوف ہوش ربا دوادہ کا اس
گفتگو کے سننے سے دل نہایت خوش ہوا اور جو کچھہ غصہ بلا کے

نہ ملنے سے پیدا ہوا تھا وہ سب جاتا رہا کہنے لگا کہ ہم کنور جگت سنگھ کی
خبر اپنے فوج افسر کو دینے گئے تھے مگر وہ ہمکو نہین ملے جب واپس آئے
تو تم کو نہ پایا اسواسطے تمھاری تلاش کرتے کرتے یہان تک پہونچے
بھلا نے کہا کہ ہم نے تمھارے آنے کی بہت انتظار دیکھکر دل مین خیال
کیا کہ شاید تم ہمکو بھول گئے ہو اس لیے ہم بھی تمکو تلاش کرتی پھرتی تھی خیر
اب تساہل و توقف کرنے کا کام نہین ہے قلعہ تم لوگون نے فتح ہی کرلیا
ہے یہان ٹھہرنے مین مبادا کچھہ فتور برپا ہو جاوے بھاگنے کی تدبیر
کرنا چاہیے شیخ کہنے لگا کہ آج تو ہم نہین جاوین گے کل صبح افسر فوج کو
اطلاع کرکے اور اون سے رخصت لیکر چلین گے بھلا بولی کہ بہت
اچھا مگر اسوقت جو کچھہ زیور وغیرہ اسباب ہمارے پاس باقی رہگیا
ہے اوسکو اپنے قابو مین کرلین ایسا نہو کہ وہ بھی ہاتھہ سے جاتا رہے
شیخ جی بولے کہ اچھا چلو بھلا شیخ کے ہاتھہ سے رہائی پانے کی تجویز
لڑا رہی تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ ایک سپاہی کے ساتھہ رہنے سے
اورونکی کشاکشی سے حفاظت رہے گی شیخ کو لیکر اپنے مکان کی
طرف چلی کہ سامنے سے ایک غول سپاہیانکا دوچار ہوا وہ لوگ
بھلا کو دیکھتے ہی پکارے کہ خدا نے کیا اچھی مقبول صورت عورت
بھونچائی ہے شیخ رحیم یہ سنکر للکار کر بولا کہ خبردار اسطرف کوئی نگاہ

نہ ڈالیو ورنہ بہتر نہ ہوگا یہ سنکر وہ سب الگ ہوگئے ایک سپاہی
شیخ رحیم سے کہنے لگا کہ شیخ جی آپ کے نصیب بہت اچھے ہین مگر جو
افسر فوج اس عورت کو دیکھینگے تمھارے پاس ہرگز نہ چھوڑینگے
القصہ اوس غول نے تو دوسری طرف رخ کیا رحیم اور بلا دونون وہان
سے چلے بلا اپنی خواب گاہ کی منزل زیرین مین شیخ کو لے گئی
اور کہنے لگی کہ جو جو چیز تمکو یہان سے لینا ہووے اوسکو ایک جگہ جمع
کرو اور مین اوپر اپنی خواب گاہ سے زیور نکال کر لاتی ہون یہ کہکر گھبرا
کنجیونکا شیخ کے آگے ڈال دیا شیخ اوس مکان مین بہت سی اشیاے
نفیسہ اور اسباب عجیبہ وغریبہ دیکھکر نہایت خوش ہوا اور صندوق وغیرہ
کھولنے لگا اور بلا کی جانب سے کسیطرح کا مطلق شک اوسکے دل مین نہ تھا
بلا نے مکان سے باہر نکل دروازہ بند کر قفل جڑ دیا اور اوس بیوقوف
جانور کو قفس جہالت مین بند کرکے اپنے خوابگاہ کے مکان مین چلی گئی
تلوتما کے رہنے کا مکان قلعہ کے ایک جانب پر تھا اس سبب سے
ابھی تک پٹھانونکی فوج کا گذر وہان تلک نہین ہوا تھا اور نہ کچھ
کسیطرح کی شور وغل کی آواز وہان پہونچی اور اگر پہونچی بھی ہو تو
وہان اپنے ہی شوق وذوق مین دونون مست اور ازخود رفتہ
ہو رہے تھے اپنے ہی ناز ونیاز کی بین بجا رہے تھے دوسرے کی

آواز کب کسیکو سنائی دیتی تھی اور دوسری آواز کا وہان دخل ہی کیا تھا الحاصل اوسوقت بلا تلوتما کے مکان کی جانب گئی اور باہر کی طرف سے ایک جھروکہ مین منہہ ڈالکر دیکھنے لگی دیکھا کہ تلوتما پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہے اور راجکمار پلنگ کے پاس کھڑے ہوے ایک ہاتھہ سے اوسکا ہاتھہ پکڑ رہے ہین اور تلوتما کی آنکھون سے آنسو جاری ہین راجکمار اپنے سیلہ کے پلّے سے اوسکی آنکھین پونچھہ رہی ہین بلا یہ حالت اور انداز دیکھکر دل مین بہت خوش ہوئی اور خیال کیا کہ یہ وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ راجکمار تلوتما سے رخصت ہوکر جانا چاہتے ہین اسواسطے تلوتما درد مہاجرت کے الم سے روتی ہے مگر اسوقت جو آفت برپا ہو رہی ہے اوسکا اونکو کچھہ احوال معلوم نہین ہے آہ دنیا مین محبت عجب چیز ہے جو اس دریاے ناپیدا کنار مین غوطہ زن ہوا دونون جہان کے نیک و بد سے بیخبر ہے نہ یہان کا کچھہ خیال ہے نہ وہانکا کچھہ خوف و خطر ہے **بیت** عشق است کہ کسیر بقا خاک در اوست ۔ از ہر دو جہان سیر شدن ماحضر اوست

مجروح شدید ہوکر گرفتار ہونا راجکمار کا

بلا اس وارد ات سراپا آفت کا ماجرا اوسی جھروکہ سے مہاراجکمار

سکنے لگی - مگر راجکمار کے دل مین اس بات کا کچھہ یقین نہ آیا اور کلام
بلا کو دل لگی سمجھکر مسکرانے لگی اسی اثنا مین اوس مکان کے نزدیک بھی
سپاہی آکر غل مچانے لگے تب راجکمار نے جانا کہ کلام بلا کا پیرایہ
صدق سے آراستہ تھا یہ شور و غل سنکر بلا پکاری کہ مہاراجکمار جلد
آکر ہم لوگون کی حفاظت کیجیے دشمن قریب پہونچ گئے ہین راجکمار نے
یہ سنکر کچھہ تشویش نہ کی اور نہایت پر دلی سے پوچھنے لگی کہ بیرندر سنگھ
کیا کرتے ہین بلا بولی کہ وہ تو گرفتار ہوگئے یہ سنتے ہی تلوتما شدت
رنج و الم سے زار زار رونے لگی اور غش مین آکر زمین پر گر گئی اوسوقت
اپنی محبوب مرغوب کی حالت دگرگون دیکھکر راجکمار کا چہرہ غایت تشویش
و تفکر سے خشک ہوگیا اور بلا کو پکار کر کہنے لگی کہ دیکھو دیکھو جلد آؤ ذرا آکر تلوتما کو دیکھو بلا نے
بشتابی تمام مکانمین آکر تلوتما کے چہرہ پر گلاب چھڑکنا شروع کیا ہنوز کچھہ افاقت
نہین ہوئی تھی کہ دشمن کی فوج بہت نزدیک آگئی بلا یہ حال دیکھکر زار زار
رونے لگی ادھر تو تلوتما کی حالت غشی اودھر ایک آفت مجموع کا یکایک آدبانا
دوگونہ رنج و عذاب ہوا اور پکاری کہ دیکھو وہ آتے ہین راجکمار اب
کیا ہوگا - فوج افغانونکی آمد دیکھکر کنور جگت سنگھ کی آنکھین کمال خشم و
غضب سے سرخ ہوگئین اور آسمان کی طرف دیکھکر کہنے لگی کہ اے
پروردگار کیا آپ کی یہی مرضی تھی کہ ایسی وقت مین ہمکو عورتونکا پلہ پکڑے

رہنا پڑا بملا بولی کہ راجکمار اسوقت ہمارا اور کچھہ بس نہین چلتا ہے
سوائے اسکے کہ تلوتما کے پاس کھڑی ہوکر اپنی جان اسپر قربان
کردین یہ حالت دیکھکر راجکمار کے دل پر ایک سخت صدمہ گذرا اور
کہنے لگی کہ تلوتما کو چھوڑکر ہم کہان جاوین گے ہم بھی یہین جان دینگے
اسی عرصہ مین سپاہیونکی تلوارونکی جھن جھناٹ سنائی دی اوسوقت
بملا نہایت دردناک آواز سے رونے لگی اور بولی کہ تلوتما یہ وقت
کیا سونے کا ہے اب کس طرح ہم تم کو بچاوین یہان سے کہان
لیجاوین تلوتما نے آنکھہ کھول کر دیکھا بملا نے آواز دی کہ راجکمار
تلوتما کو کچھہ ہوش آیا ہے آنکھین کھولی ہین اب بھی کسیطرح اسکو
دشمن کے ہاتھہ سے بچاؤ راجکمار نے کہا کہ اس مکان مین رہنے
سے کوئی تدبیر بچاو کی نظر نہین آتی ہے اگر تم تلوتما کو اس گھر سے
باہر نکال سکتی ہو تو البتہ ہم قلعہ کے باہر لیجا سکتے ہین مگر دقت تو یہ ہے
کہ تلوتما مین چلنے کی طاقت نہین ہے بملا بولی کہ دیکھو پٹھان لوگ زینہ پر
چڑہ آئے ہین راجکمار نے کہا کہ اول ہم اپنی جان دینگے مگر تو بھی
تمھاری جان نہ بچا سکینگے بملا تلوتما کو گود مین لیکر کہنے لگی کہ چلو تلوتما
کو ہم لیے چلتے ہین اسی اثنا مین چار سپاہی افغانون کی اوس مکان
کے دروازہ کے آگے آکھڑے ہوے راجکمار اور بملا دونون باہر نکل آئے

جگت سنگھ نے بملا سے کہا کہ اب یہان سے جانا مشکل ہے تم ہمارے پیچھے آکر کھڑی ہوجاؤ سپاہی راجکمار کو دیکھکر بولے کہ خدا نے شکار سامنے ہی بھیجدیا ہے اور یہ کہتے ہی چارون نے یکبارگی راجکمار پر حملہ کیا راجکمار نے بکمال چالاکی اون کے حملہ سے اپنے تئین بچاکر ایک سپاہی کی ایسی تلوار دی کہ فوراً دو ٹکڑے ہوکر زمین پر گرگیا۔ دوسرے سپاہی نے برچھا پھینکا راج تیر نے اوسکا برچھا ہاتھ مین سنبھال کر اوسی سپاہی کے لیا مارا کہ جسکے لگتے ہی اوسنے بھی جان کو حوالہ جان آفرین کیا باقی دو سپاہیون نے جب اپنے ساتھیونکا یہ حال دیکھا۔ انھون نے ایک ساتھہ ہی راجکمار پر تلوارین چھوکین راجکمار نے اون دونون مین سے ایک کی تلوار کو ہاتھہ مین پکڑکر اوسکے ایک ہاتھہ تلوار کاٹ دیا کہ وہ بھی مجروح ہوکر زمین پر گرپڑا لیکن دوسری تلوار کو راجکمار نہ روک سکی اوسکا زخم خفیف شانہ پر پہونچا جیسے صیاد کے تیر لگنے سے شیر بکمال طیش و غضب حملہ کرتا ہے ایسے ہی راجکمار اوس وقت غصہ مین بھری ہوئی حملہ دلیرانہ کررہی تھی کہ اوس سپاہی نے دوسرا وار کیا راجکمار نے وار بچا اور شیر کی طرح زقند مارکر دونون ہاتھہ مین تلوار پکڑ اوسکے ایسی جڑی کہ سر تن سے علیحدہ ہوکر دور جاپڑا اگر جو شخص مجروح ہوکر گرا تھا وہ ہنوز زندہ تھا اور اوسکے پاس ایک چھری لگی ہوئی تھی

اوسنے وہ چھری بائین ہاتھہ سے راجکمار کے طرف پھینکی اور اوسکا کچھہ
خفیف سا زخم راجکمار کے ہاتھہ مین لگا راجکمار چھری کے لگتے ہی نہایت
طیش مین آکر اوسپر حربہ کرنے چلے کہ اتنے مین یکایک ایک بھاری غول بیٹھالوں کا
اللہ اللہ کرتا ہوا اوس مکان مین گھسا بلا اوس غول کو دیکھکر خوف سے
مکان کے اندر بھاگ گئی اور تلوتما کو لیکر پلنگ کے نیچے جا چھپی راجکمار اوس
انبوہ کثیر کو دیکھکر دل مین سوچے کہ اس جم غفیر کے ساتھہ لڑائی کرنا موت کا
مقابلہ کرنا ہے بہرحال مرنا پیش نظر ہے مگر پھر بھی دل کھول کر اچھی طرح مار کر
مرنا چاہیے اوسوقت راجکمار کے بدن سے جابجا خون جاری تھا اور اس
سبب سے طاقت سلب ہوتی جاتی تھی اور تلوار ٹھوڑی کے نیچے رکھکر
کچھہ سہارا لے رہے تھے اسی عرصہ مین وہ تمام مکان بیٹھالوں کی فوج سے بھر گیا
اون مین سے ایک سپاہی راجکمار سے مخاطب ہوکر بولا کہ ابے نوکر تو تنیار
ڈال دے تجھکو نہین مارینگے یہ بات سنتے ہی راجکمار کے بدن مین آگ
لگ گئی اور جیسے آتش افسردہ پر روغن پڑنے سے شعلہ مشتعل ہوتا ہے نہایت
غضب سے راجکمار نے کود کر ایسا ہاتھہ جڑا کہ سر اوسکا بدن سے علیحدہ ہوکر
دور جا پڑا اور پھر تلوار کو سر کے اوپر گھما کر بولے کہ ابے نابکار سلمان تو دیکھہ
کہ راجپوت کس طرح مرتے ہین اوسوقت راجکمار کی تلوار بجلی کی طرح چمک
رہی تھی اور درخشانی کے سبب سے اچھی طرح نظر اوسپر نہین ٹھہرتی تھی اوسکا

حالت مین راجکمار شمال برق خاطف جگہہ سے کود کر اجل وار دشمنون کے غول
مین جا گھسے ور چارون طرف ہاتھہ پھیکنا شروع کیا آب تیغ سے اجل کا طوفان
نمودار ہوا سر فلک شعلہ شمشیر آبدار ہوا ہر ضرب تیغ نے بنیاد وجود دلاوران سے
غبار اوٹھایا شمشیر بران نے چار ہاتھون مین عنصر سے عنصر علیحدہ کر دکھایا
آب شمشیر شربت مرگ ہوا جسنے پیا جان شیرین کو حوالہ جان آفرین کیا المختصر
جس طرف تلوار پھر گئی اودھر بنی بجلی سی گر گئی ابیات نرسیں باد شمشیر او
تند بود + حباب سر از دو شہا می ربود + رسیدہ ز تیغ آب شان تا کمر
ہمان آب بد خواہ را تا لب + جدا گشتہ از ہم ز تاب جدل + تن از جان
شیرین چو موم از عسل + چنان عرصہ شد تنگ بر پہلوان + کہ شد تیغ در قبضہ
خود نہان + در افگندن نخل مردان کار + شدہ آرہ شمشیر دندانہ وار +
شگفت از گل زخمہا لالہا + شد از خون افغان روان نالہا + اوس
آشوب نگاہ مین یہ دلاور تن تنہا کارنمایان کر رہا تھا کسیکو ہوش تک
نہین لینے دیتا تھا ضربات متواتر سے جنگ جویون کے عضو سے جدا ہو ہو کر
پڑتی تھی تلوار ہوا ے دبابی کی طرح چل رہی تھی آخر پٹھانون نے یکبارگی
چارون طرف سے راجکمار پر ہتیار ڈالے اوسوقت عثمان پکار کر للکارا
کہ خبردار راجکمار کو جان سے کوئی نہ مارے اس شیر ژیان میدان مصاف کو
زندہ دستگیر کرنا ہوگا یہ آواز راجکمار کے کان مین بھی پڑی مگر اوسوقت

کثرت زخمہاے کاری اور اجراے خون جراحات اور کشاکشی دلیرانہ
سے راج پتر کا سر گھومنے لگا آنکھون کے روبرو اندہیرا چھا گیا سماعت مین
فرق آگیا ہاتھہ بے قابو ہوگیا یکایک تلوار ہاتھہ سے گر گئی اور راجکمار
غش مین آکر ایک نعش مردہ کے اوپر گر گئے ان کے گرتے ہی چند سپاہی
سر پیچ وغیرہ اوتارنے کو دوڑے مگر عثمان نے سب کو روکا اور کہا کہ اگر کوئی
راج پتر کی طرف نگاہ بھی اوٹھاوے گا اوسکا سر فوراً اوڑا دیا جاوے گا
یہ سُنکر وہ سب گروہ شیطانی علیحدہ ہوگیا پھر عثمان اور ایک اور سپاہی نے
راجکمار کو وہان سے اوٹھاکر مکان کے اندر پلنگ پر باسایش تمام لٹادیا
کنور صاحب نے چار گھڑی پیشتر دل مین یہ خیال کیا تھا کہ تلوتما کے
ساتھہ شادی کرکے اس پلنگ کے اوپر بہار وصال کے گلچہرہ اوڑائینگے
کہ وہی پلنگ اب بستر بیماری ہوا ہے گویا سر سیجا بنا ہے راجکمار کے
لٹانے کے بعد عثمان نے ایک سپاہی سے پوچھا کہ یہان سے عورتین کہان
گئین تم لوگ جاکر تمام قلعہ مین تلاش کرو اون مین ایک کنیزک نہایت
چالاک اور صاحب شعور ہے اگر وہ بھاگ جاوے گی تو خدا جانے کیا کیا
خرابی اور آفت برپا کرے گی اور خبردار بیرندر سنگھہ کی دختر سے کوئی کسی طرح کی
زیادتی اور بے ادائی نکرنے پاوے اور اوسکو کسی نوع کی تکلیف و ایذا
نہ پہونچاوے یہ حکم پاکر سپاہی تمام قلعہ مین تلاش کر آئے مگر اون دونون کا نشان

کہ ان ملتا تھا وہ تو جگت سنگھ کے پلنگ کو نیچے دم بخود ہوئی بیٹھی تہین جب کہین اونکا پتہ نہ لگا تب اوسی مکان مین جسمین وہ ہوئی اور ایک شخص چراغ لیکر دیکھنے دیکھتے لگا پلنگ کے نیچے اونکو بیٹھا پایا عثمان اونکو دیکھکر ہنسنے لگا اور کہا کہ تم پلنگ کے نیچے سے باہر نکل آؤ کسی طرحکا اندیشہ مت کرو تا چار بجا اور تلوتما وہان سے نکل کر چہرہ پر برقعہ ڈال نیچے گردن کرکے بیٹھ گئین جس شخص نے اونکو اول پلنگ کے نیچے دیکھا تھا وہ عثمان سے کہنے لگا کہ جنابعالی اس غلام نے انکو تلاش کرکے نکالا ہے عثمان نے کہا تمکو انعام ملے گا۔ نام تمھارا کیا ہے سپاہی بولا کہ غلام کا نام **کریم بخش** ہے مگر یہ نام ہمارا کوئی نہین جانتا ہے ہم پہلے فوج مغل مین بھرتی تھی اسلیے آپ کے فوج کے لوگ ہمکو مغلونکا افسر کہکر پکارتی ہین بلا یہ بات سنتے ہی چونک اوٹھی اور اوسے یاد آیا کہ ابھی رام سوامی نے ازروے جوتش دریافت کرکے بیرندر سنگھ سے کہا تھا کہ مغلون سے تلوتما کو خطرہ ہے اسواسطے بیٹھا تونکی جانب داری نکرنا مغلونکی طرف رہنا یہ بات یاد کرکے چپ ہو رہی اور عثمان سپاہی سے کہنے لگا کہ کریم بخش ہم تمکو یاد رکھینگے۔

معالجہ ہونا اور ہوشمین آنا راجکمار کا

مصرعہ دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ۔ عثمان نے اگرچہ مخالف

تھا مگر راجکمار کی شفا مین ہمہ تن مصروف ہو کر اور اوسی وقت سے جراح اور
اطبا کو بولا کر معالجہ و مداوا مین کوئی دقیقہ نامرعی نرکھا حتی کہ دوسرے روز
راجکمار کو کچھ ہوش ہوا آنکھہ کھول کر دیکھا کہ ایک بہت اچھی آراستہ محل مین
پلنگ کے اوپر آرام و استراحت مین ہین یہ مکان نہایت عالی شان
عمارت سنگین سے بنا ہوا فرش و فروش رنگین سے آراستہ اور اوس کے
اوپر گلاب پاش اور عطردان وغیرہ اشیاے علائی و فقرئی نہایت
خوش سلیقگی سے دھری ہوئی اور طرح طرح کی چیزین بوضع اسلوب جابجا طاقچون
اور چوکیون پر رکھی ہوئی دروازون اور تابدانون پر سبز رنگ کے پردہ پڑے
ہوے جس سے شعاع آفتاب اندر نہ پہونچے اور تمام مکان عطریات اور
بخورات سے معطر اور مہک رہا تھا راجکمار نے دیکھکر خیال کیا کہ اس مکان
مین پہلے ہمارے آنے کا کبھی اتفاق نہین ہوا ہے اور ایسا معلوم ہوا کہ
ایک کنیز گلاب سے چھڑکا ہوا پنکھا کرتی ہے اور ایک کنیز چپ چاپ برابر
برابر مین کھڑی ہے اور پلنگ کے پاس ایک عورت نازنین مہ جبین بیٹھی ہوئی
راجکمار کے زخمون پر مرہم لگاتی ہے اور قالین کے اوپر ایک شخص جوان لوشاک
ولباس امیرانہ سے آراستہ بیٹھا ہوا پان چبا رہا ہے اور ایک کتاب فارسی
ہاتھہ مین لیے مطالعہ کر رہا ہے اور کوئی کچھ گفتگو نہین کرتا سب بہ رنگ تصویر
خاموش ہین یہ حال دیکھہ راجکمار آنکھہ کھول کر یارون طرف دیکھنے لگے

اور کروٹ بدلنے کی خواہش کی مگر بسبب شدت زخمون اور درد شدید کے
کروٹ نہ لے سکے جو عورت مرہم لگا رہی تھی وہ راج تیر کا ارادہ کروٹ
بدلنے کا دیکھکر بکلام شیرین نہایت آہستگی سے بولی کہ آپ اضطراب اور
تعجیل نفرمائیے دل کو ثابت اور قائم رکھیے راجکمار آہستہ سے بولی کہ ہم
کہان ہین عورت نے جواب دیا کہ آپ کچھہ بات چیت نکرین اور کسی
طرح کا وسوسہ دل مین نہ لائین آپ بہت اچھے مکان مین ہین پھر راجکمار
پوچھنے لگی کہ دن کس قدر ہے عورت بولی کہ سہ پہر کا وقت ہے مگر آپ خاموش
رہیے اور کچھہ زبان سے نہ بولیے آپ کو جلد شفا ہو جاوے گی اور جو آپ
بولین چالین گے تو جلد آرام ممکن نہین ہے اور اگر آپ خاموش نرہین گے
تو ہم لوگ یہان سے اوٹھہ جاوین گے راجکمار نے پھر پوچھا کہ تم کون ہو عورت
نے کہا کہ ہمارا نام **عائشہ** ہے یہ بات سن راجکمار خوش ہو کر اوسکی
صورت دیکھنے لگے اور دل مین خیال کیا کہ اس عورت کو ہمنے پہلے کبھی نہین
دیکھا ہے یہ عائشہ نواب قتلو خان کی دختر فروزان گوہر تھی بیس برس کا
سن و سال زیبا صورت خوش جمال غیرت حور رشک پری آن و ادا عضو عضو
مین کوٹ کوٹ کے بھری حسن کا وہ عالم جسے دیکھتے ہی انسان لوٹ پوٹ
ہو جاے انسان کیا بلکہ فرشتون کے یک لخت ہوش اوڑ جاے بالفرض اگر
بدر کامل رو برو آئے ایک نگاہ ڈالتے ہی تمام ہو جاے **نظم** شوخ نگارے

تازہ بہاری سرو قدسے چون شمع منور + شمع چہ شمعے شمع تجلی سرو چہ سروے سرو
خرامان + قامت موزون شور قیامت جلوۂ قامت صبح قیامت + فتنہ و
آفت شوخی و شنگی ناز و ادا رکار بامان + راجکمار کے دل مین عائشہ
کی صورت دیکھتے دیکھتے جلوہ حسن سرشار تلوتما کی یاد ہوئی بناے صبر و استقامت
برباد ہوئی دل فرط الم سے چاک چاک ہوا آہ سرد کھینچی دیدہ نمناک ہوا آہ کھینچتے ہی
تازہ زخمون کے ٹانکے ٹوٹے دیکھنے والونکی چھکے چھوٹے زخم پھٹ کر خون جاری
ہوا غشی کا عالم طاری ہوا عائشہ یہ حال پر ملال دیکھکر جھپٹ کر اوس جوان
قالین نشین کے پاس جا آہستہ سے کہنے لگی کہ عثمانخان جلد حکیم کے پاس
آدمی بھیجو عثمان فوراً اوٹھکر حکیم کے بلانے کے لئے باہر گیا اور عائشہ
ایک چوکی پر جو گلاب رکھا ہوا تھا وہ راجکمار کے منہ پر چھڑکنے لگی - اسی عرصہ
مین جراح آپہونچا اور بہت سی تدبیرون سے خون کو بند کیا اور دیگر علاج اور
تدابیر اور طریق استعمال ادویہ عائشہ کو آگاہ کر دیا عائشہ نے حکیم سے باشنگی پوچھا
کہ راجکمار کی کیا حالت ہے - حکیم نے کہا کہ بخار شدت سے ہے یہ کہکر حکیم رخصت
ہوا عثمان اوسکے ساتھ جاکر علحدہ پوچھنے لگا کہ راجکمار کی کچھ امید حیات ہے
یا نہین حکیم بولا کہ آثار ردی سے تو کیا پایا جاتا ہے کہ شاید زندہ نہ رہین
اور اگر کچھ زیادہ تکلیف معلوم ہو تو ہمکو بلوا لینا یہ کہکر حکیم روانہ ہوا اور عائشہ
اور عثمان برابر راجکمار کے پاس بیٹھے رہے کبھی راجکمار ہوش مین آجاتے

تھے اور کبھی بیہوش ہو جاتے تھے اور حکیم بھی دفعہ بدفعہ آکر حال دیکھتا رہا اور عائشہ نے سب کام چھوڑ کر صرف راجکمار کی خدمت پر کمر باندہ لی - اور تیمارداری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اسی حالت میں جب آدہی رات گذر گئی ایک کنیز نے آکر عائشہ سے کہا کہ تمکو بیگم صاحبہ یاد فرماتی ہین عائشہ حسب الطلب اپنی والدہ کے چار و ناچار جانے پر طیار ہو کر اوٹھہ کھڑی ہوئی اوسکے ساتھہ ہی عثمان بھی اوٹھہ کھڑا ہوا عائشہ نے پوچھا کہ تم کیون اوٹھے عثمان نے کہا کہ رات زیادہ گذری ہے چلو ہم تم کو پہونچا آوین - عائشہ کنیزان و غلامان متعینہ خدمت راجکمار کو تاکید بلیغ ہوشیار و آگاہ کر اپنی والدہ کے پاس روانہ ہوئی راستہ مین عثمان نے پوچھا کہ آیا تم آج بیگم صاحبہ کے پاس خواب استراحت کرو گی عائشہ نے کہا کہ نہین ہم پھر راجکمار کے پاس واپس آوین گے عثمان بولا کہ عائشہ تمھارے اوصاف و اخلاق خارج البیان ہین ترحم و نیک طینتی مین تمھاری برابر اور کوئی نہوگا تم ایسے دشمن قوی کے مجروح اور قریب المرگ ہونے سے اس قدر اوسکے خدمت اور تیمارداری کرتی ہو گویا راجکمار کو ازسر نو زندگی بخشتی ہو عائشہ نہس کر کہنے لگی کہ عثمان طائفہ نسوان کی تو یہی عادت جبلی ہے کہ دوسرے کی خدمت بجان و دل بجا لاوین

اگر ہم سے کسیکی خدمت نہ بن پڑے تو وہ داخل گناہ ہے - اور
خدمت ادا کرنے مین تو کچھہ ثواب ہی ہے پس یہ امر کچھہ ہماری
تعریف و توصیف کا نہین مگر تمنے جو اس دشمن زبردست کو معرکہ جنگ و جدل مین
مجروح کرکے اب شب و روز اوسکے علاج و معالجہ مین کوشش کرکے اپنا
عیش و آرام کھانا پینا ترک و فراموش کر رکھا ہے - یہ اوصاف تمھارے
البتہ قابل تعریف ہین عثمان اس بات کے سنتے ہی کچھہ شرمندہ ہوکر کہنے لگا کہ
عائشہ جیسا تمھارا مزاج ہے ویسا ہی تم سب کا حال جانتی ہو ہمارا مدعا
راجپوتانہ کی خدمت کرنے سے محتمل ہے ثواب نہین ہے اور نہ ہم اونکا آرام پانا
اور زندہ رہنا کار ثواب اور بہتر سمجھکر اونکی خدمت کرتے ہین بلکہ اصل منشا یہ ہے
کہ کنور جگت سنگہ کے زندہ رہنے سے ہماری بہت سے مطالب برآمد ہونگے
اگر راجپوتانہ مرجاوین تو ہم لوگونکا مطلب فوت ہوتا ہے - ہنگامہ دار و گیر مین
مہاراجہ مہاراجہ مانسنگہ بھی کنور جگت سنگہ سے کچھہ کم نہین ہین ایک شخص
کے ضائع ہوجانے سے دوسرا شخص اوسی ہمت اور طاقت کا اوس کے
قائم مقام ہوجاوے گا لیکن اگر کنور جگت سنگہ زندہ رہکر ہمارے پاس
رہین گے - تو مہاراجہ مانسنگہ کو ہم اپنے قابو مین لاسکتے ہین راجہ صاحب
البتہ اپنے پسر دلاور کے واسطے ہم لوگون سے صلح اور آشتی کرلین گے - کیونکہ
شاہ دہلی بھی ایسی بہادر افسر کے لیے صلح پر راضی ہوجاوین تو کچھہ بعید نہین ہے

قطع نظر ازین اگر راجکمار ہماری خدمت گذاری سے رضامند ہو کر صلح و مصالحت
کے واسطے کوئی تدبیر کرین تو اونکی تدبیر ہرگز بیفائدہ نہوگی بالفرض اگر اوسمیں
بھی نہوگا تو راجکمار کے تندرست ہوجانے سے مہاراجہ صاحب تو ہمارے زیربار
احسان رہین گے۔ معرکہ رزم مین فتحیاب ہونا اور راجکمار کا زندہ رہنا ہم لوگون کے
حق مین مساوی ہے الحاصل ایسے ایسے امور کے خیالات سے ہم راجکمار کے
معالجہ مین تندہی کرتے ہین اور ایک بات اور بھی ہے کہ اکثر اشخاص کے
مزاج مین رحم غالب ہوتا ہے اول اگر کوئی امر کسیکے ضرر کا اون سے سرزد
ہوجاتا ہے تو پھر رحم کے پلہ پر آکر اوسکا دفعیہ بمنزلہ البدل مدنظر رکھتے ہین اور
یہ امر ضروری اور لابدی نہین ہے کہ کل فرقہ عورات کی خلقت ہی مین رحم
اور نکو فی مخمر ہووے یہ بات سنکر عائشہ رضی سنتے عثمان سے کہنے لگی کہ جو
آدمی تمسے ہی خود مطلبی ہوجاوین تو پھر ثواب کہان اور ایمان کا کیا ٹھکانا
ہے عثمان نے تھوڑی دیر اور اور باتین ادھر ادھر کی کہکر آہستگی سے
کہا کہ ہم اگر خود مطلبی ہین تو اوسکی دلیل بھی ہمارے پاس موجود ہے عائشہ
نے یہ سنکر بجلی کی طرح تیز نظر عثمان کی طرف دیکھا عثمان نے کمال لجاجت
اور فروتنی سے کہا کہ ہم جو یہ امید کی شاخ ایک مدت سے ہاتھ مین لیے
ہوے ہین اسکو کب تک آب انتظار سے سینچین گے عائشہ نے جواب
دیا کہ اس بات کا ذکر تم ہمارے باپ کے روبرو کرو کوئی چیز اون کے

پاس ایسی نہین ہے جو تمھارے دینے کے لایق نہو اور تمکو ندے سکین عثمان نے
کہا کہ ہم نے اس معاملہ کے کہنے مین تمھارے باپ سے کسیطرح کوتاہی نرکھی مگر
اونھون نے کچھہ بھی جواب نہین دیا بلکہ نواب صاحب نے بیگم صاحبہ سے ایسا وعدہ کیا ہے کہ
عائشہ اپنی خواہش دی سے جسکے ساتھہ شادی کرنا منظور کریگی اوسیکے ساتھہ شادی کرینگے
مگر تمھاری طبیعت کا حال آجتک ہمکو معلوم نہین ہو اعائشہ یہ سنکر بہت ہنسی
اور کہنے لگی کہ عورتون کے دلکی بات مرد کب جان سکتے ہین مراد یہ کہ ہم جو
تمکو دل سے چاہتے ہین تم اوس سے مطلق واقف نہین ہو عثمان کا چہرہ یہ سنتے
ہی نور سرور سے منور ہوگیا اور بکمال انبساط کہنے لگا کہ ہم تمھارے خاوند
ہون گے ۔ تم ہمکو پیار کرو عائشہ کہنے لگی کہ ہم تمکو بھائی خیال کرکے
پیار کرتے ہین اور یہی بات ہمیشہ رہے گی چمن قدرت مین یہ جو گل سے بھی
تازکتر ہمارا وجود ہے اس مین صناع ازلی نے ہمارے دلکو پتھر سے بھی زیادہ
سخت بنایا ہے یہ سنتے ہی عثمان کا موتھہ خشک ہوگیا اور دل مین نہایت
رنجیدہ اور کبیدہ خاطر ہو عائشہ کو اوسکے والدہ کے پاس پہونچاکر بادل
حرمان زدہ اپنی خواب گاہ کو چلا گیا اور ادھر راجکمار شدت بخار سے
بیہوشی کے عالم مین سوتے رہے المختصر دوسرے دن صبح کے وقت عثمان
اور حکیم معالج راجکمار کے پاس بیٹھے ہوے تھے اور عائشہ برابر کھڑی ہوئی
ہوا جھلتی تھی کنور جگت سنگھہ اوسوقت دریاے بیہوشی مین غرق تھے اور

حکیم بار بار نبض دیکھتا جاتا تھا اسی اثنا مین حکیم کہنے لگا کہ آج رات کو بخار
فرو ہونے کے بعد راجکمار کا جینا محال ہے اوسوقت اگر نبض درست رہی تو
شاید بچ جاوین بخار اوترنیکا وقت قریب تھا اسواسطے حکیم دفعہ بدفعہ نبض کو
دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ نبض کم زور اور غیر محسوس ہوتی جاتی تھی اتنے ہی مین یکایک
حکیم کے چہرہ کا رنگ فق ہوگیا اور کہنے لگا کہ موت نزدیک آئی عائشہ اور
عثمان یہ بات سنتے ہی گھبرا کر بیہوش ہی رہ گئی پھر حکیم نے نبض دیکھی اور کہا کہ
اب زندگی مشکل ہے نبض مطلق نہین ملتی عائشہ کا چہرہ اوس وقت فرط الم سے زرد
ہوگیا اور دل کے اضطراب و بیقراری کی حالت وہی جانتی ہوگی کہ ناگاہ راجکمار
کی صورت بگڑ گئی ہاتھون کے مٹھی بندھ گئی آنکھون کی پتلی اوپر کو چڑھ گئین
گردن ڈھلک آئی عائشہ کو یقین کامل ہوگیا کہ اب راجکمار تمام ہوئی
اوسیوقت حکیم نے جو دوا لئے ہوے راجکمار کے بالین پر بیٹھا تھا اپنی اونگلی سے
راجکمار کا مونھہ کھول کر حلق مین دو اڈالی اوس دوا کا اثر پہونچتے ہی تھوڑی
صورت افاقہ کی نظر آنے لگی مٹھی کھل گئین اور چہرہ کی رنگت بھی درستی پر آگئی
آنکھین جھپکنے لگین حکیم نے پھر غور سے نبض دیکھی اور دل مین شاد ہوکر کہنے لگا
کہ اب کسی طرح کا اندیشہ نہین رہا وقت ٹل گیا اور بخار بھی اب فرو ہوگیا نبض
درستی پر آگئی ہے راجکمار اب تندرست ہوجاوینگے خوف مرگ نہین رہا ہے
اب ہمارا یہان بیٹھا رہنا چنداں ضرور نہین ہے یہ دوا ایک ایک گھنٹہ کے بعد

آدھی رات تک پلاتی رہنا یہ کہکر حکیم وہان سے رخصت ہوا اور عائشہ اور عثمان بدستور دوا دہی مین مصروف رہی عثمان بھی دو چار گھڑی کے بعد اپنے مکان کو چلا گیا عائشہ حکیم کی ہدایت بموجب دوا دیتی رہی کہ آدھی رات سے کچھ پیشتر راجکمار کو ہوش آیا اور آنکھ کھول کر دیکھنے لگی اول ہی نظر عائشہ کی چہرہ گلرنگ پر پڑی عائشہ نے راجکمار کے جانب دیکھکر خیال کیا کہ راجکمار کچھ کہنا چاہتے ہین راجکمار بہت دیر تک عائشہ کو دیکھتی رہی اور پھر بکلام آہستہ بولی کہ ہم کہان ہین عائشہ نے جواب دیا کہ آپ نواب قتلوخان کے قلعہ مین ہین تھوڑی دیر راجکمار کچھ سوچکر پھر پوچھنے لگی کہ ہم یہان کیون آئے ہین عائشہ بولی کہ آپ درد کی شدت سے تکلیف مین تھے راجکمار پھر کچھ سوچ کر سر ہلا کر کہنے لگی کہ کیا ہم مقید ہین یہ بات کہتے ہی راجکمار کا چہرہ غصہ سے سرخ ہوگیا اور تیوری چڑھ گئی عائشہ نے کچھ جواب نہین دیا اور دیکھنے لگی کہ راج پتر کی طبیعت اب درستی پر آگئی ہے پھر راجکمار نے پوچھا کہ تم کون ہو۔

عائشہ۔ ہم عائشہ ہین۔

راجکمار۔ عائشہ کون۔

عائشہ۔ قتلوخان کی دختر۔

راجکمار کو بسبب ضعف و نقاہت کے زیادہ بولنے مین تکلیف ہوتی تھی

اس لیے ٹہر ٹہر کر گفتگو کرتے تھے تھوڑی دیر کے بعد پھر پوچھنے لگے کہ ہم کتنے روز سے یہان ہین —

عائشہ — چار روز سے —

راجکمار — گڈھ سندارن مین اب تک تمھارا ہی عمل و دخل ہے —

عائشہ — بلے —

راجکمار — بیر ندر سنگھ کا کیا حال ہوا —

عائشہ — وہ قید ہین کل اونکے واسطے کچھہ تجویز ہوگی —

راجکمار — اس بات کے سنتے سے نہایت رنجیدہ خاطر ہوے اور پھر پوچھنے لگے کہ اور قلعہ کے رہنے والونکا کیا حال ہے عائشہ نے سوچکر جواب دیا کہ ان باتون سے ہمکو کچھہ آگاہی نہین ہے راج تیرتھ آہستہ سے کچھہ کہنے لگی مگر زبان سے صرف اتنا ہی کلمہ نکلا کہ تلوتما عائشہ نے یہ سنتے ہی جھٹ پٹ دودھ کا پیالہ راجکمار کے منہ کو لگا دیا راجکمار دودھ پی گئے اور اوٹھنے بیٹھتے جو عائشہ کے کانون مین بالی جھوک کھا کر ہلتی تھی اونکو دیکھتی رہی اور پھر کہنے لگی کہ ہم اسوقت ایک خواب دیکھتے ہین کہ کوئی عورت نازنین منہ حسین نہایت حسین ہمارے سرہانے کھڑی ہے تم ہو یا تلوتما ہے عائشہ بولی کہ آپ نے تلوتما کو خواب مین دیکھا ہوگا اسکے بعد راجکمار کی آنکھ لگ گئی اور کچھہ نہ بولے +

قتل ہونا بیر ندر سنگہ والی قلعہ گڈہ منڈار کا

رباعی این عمر کہ بیتاب بہ بینی اورا ✤ نقشے ست کہ بر آب بہ بینی اورا ✤
دنیا خوابے و زندگانی دروے ✤ خوابیست کہ در خواب بہ بینی اورا ✤

قادر مطلق کی قدرت رنگا رنگ ہے بڑے بڑے مدبرونکی عقل اس مقام پر دنگ ہے اوسکی مشیت مین دم مارنے کی جا نہین خواہش ایزدی مین کیسکا کچھہ چارا نہین نعزمن تشا جسکو چاہتا ہے جلیل وعزیز کرتا ہے وتذل من تشاء پھر آپ ہی ذلیل و ناچیز کرتا ہے مصداق اسکا حال پر اقبت وملال بیر ندر سنگہ کا ہے کہ کل جسکے نیچے بستر قائم و دیبا تھا آج اوسکا خاک پر بستر اہی القصہ قلعہ گڈہ منڈار ان کی مفتوح ہونے کی چار روز بعد دوپہر کے وقت قتلو خان کا دربار عام ہوا چپ و راست اہلکار و ملازمین اپنے اپنے رتبہ اور پایہ پر ایستادہ ہوے اور سامنے بہت سے اشخاص تماشائی منتظر وقت کھڑے کہ دیکھیے بیر ندر سنگہ کے حق مین آج کیا حکم ہوتا ہے اسی مابین مین چند سپاہی شمشیر برہنہ کئے ہوے بیر ندر سنگہ کو پابجولان قتلو خان کے روبرو لاے اوسوقت بیر ندر سنگہ اکمال بے باکی جوانمردانہ سامنے آکر کھڑا ہوا نہایت طیش و غضب سے منہ اوسکا تمتما رہا تھا آنکھون سے آگ برستی تھی بفرط غصہ ہونٹھونکو دانتونسے چباتا تھا قتلو خان نے بیر ندر سنگہ سے پوچھا کہ تم ہم سے کس واسطے منحرف

ہوگئے بیرندر سنگھ نے نہایت تیزی سے جواب دیا کہ ہم تم سے راضی اور
تمھاری مطیع ہی کب تھی اوسوقت ایک چوبدار بیرندر سنگھ کی طرف خطاب
کرکے بولا کہ دست بستہ ہوکر تعظیم وادب سے جواب دو بیرندر سنگھ اوسکی جانب
نگاہ خشم آلودہ سے دیکھکر بے بسی کی حالت مین خاموش ہورہا پھر قتلو خان نے
کہا کہ تم نے پانچ ہزار اشرفی اور ایک ہزار فوج کسواسطے ہمارے حضور مین نہین بھیجی
بیرندر سنگھ نے بے باکانہ جواب دیا کہ تم سلطان وقت سے برگشتہ وباغی ہو تم کو
درد شاہی کہا جاوے تو بجا ہے پھر ہم تم کو کیونکر فوج اور روپیہ دیتے یہ سنکر
سب حاضرین کے دل کانپنے لگے اور بیتمین کہنے لگے کہ بیرندر سنگھ کیسے بیخوف
ہوکر سخت جواب دیتا ہے گویا اپنے سر دینے کی آپ ہی تجویز کرتا ہے اور
قتلو خان بھی غصہ مین آکر تھرتھرانے لگا مگر پھر مغالبا ہوکر بولا کہ تم ہمارے زیر حکو
ملک مین رہکر مغلون سے کیون لڑے بیرندر سنگھ نے پھر بیساختی تمام جواب دیا کہ تمھاری
حکومت ہی کہان ہے قتلو خان اس کلام کو سنکر نہایت غیظ وغضب سے بولا
کہ سن اے بدمعاش تو اپنے کئے ہوے کا آپ ثمرہ پاوے گا تو اپنے بیدرد پنر اپنے
ہاتھہ سے کولہاڑی مارتا ہے ابتک تیری زندگی کی توقع تھی مگر اپنے گنوار پن سے
تو اپنے منہ موت کو بلاتا ہے بیرندر سنگھ ہنسکر کہنے لگا کہ قتلو خان ہم جو پیرون مین
زنجیر پہنکر تیرے پاس آئے ہین کچھہ تیرے رحم وعنایات کی توقع دل مین رکھکر
نہین آئے ہین تیری مہربانی سے جینا مرنا ہمکو برابر ہے اگر تو صرف ہمکو ہی قتل

کرکے صبر کرتا اور خاموش رہتا تو ہم تجکو دعا دیکر جان بجان آفرین سپرد کرتے
لیکن تاسف تو یہ ہے کہ تو نے ہماری پاکیزہ خاندان کو داغ لگایا یہ بات کہتے
وقت سے بیرندر سنگھ کے آنسو جانے لگی مگر یہ کمبخت قتلو خان ایسا سخت دل
تھا کہ بیرندر سنگھ کا یہ حال دیکھکر اوسکو مطلق رحم نہ آیا بلکہ خوش ہوکر کہنے لگا
کہ بیرندر سنگھ تیری موت نزدیک ہے اب ہمسے تو کیا چاہتا ہے بیرندر سنگھ
نے پھر ویسی ہی سختی سے جواب دیا کہ ہم تجھسے کچھہ نہین چاہتے صرف یہ درخواست
ہے کہ تو ہمارا سر اوڑا دے قتلو خان بولا کہ دلجمعی رکھو ایسا ہی ہوگا مگر بوقت
مرگ اپنی عزیزہ دختر سے نہین ملوگی اس بات کی سنتے ہی سب حاضرین کے
کلیجے وقت سے پھٹنے لگے اور اکثر اشخاص کے آنسو نکل پڑے مگر بیرندر سنگھ
غصہ مین لال ہوکر بولا کہ اے بیدرد قتلو خان موے ہوے آدمی کو پھر دن سے
کہون مسلتا ہے اب ہم تیرا کچھہ نہین کر سکتے ہین مگر بروز عدل داور مطلق
کے روبرو ہمارا تیرا انصاف ہوگا یہ بات قتلو خان کے دل مین برچھی سی
گھب گئی اور غصہ سے پکارا کہ بلاؤ جلاد کو اسکا سر اوڑا دے یہ سنکر سب
دیکھنے والے حیران و ششدر ہوکر نقش دیوار کی طرح خاموش ہورہے آخر
حسب الحکم قتلو خان سپاہیان محافظ بیرندر سنگھ کو قتل گاہ مین لے گئے اسی
اثنا مین غنمانخان مقتل مین بیرندر سنگھ کے پاس پہونچا اور اوسکے کان مین
کچھہ بات کہکر ایک چٹھی حوالہ کی بیرندر سنگھ نے چٹھی کھولکر دیکھی معلوم ہوا کہ

بلا کی لکھی ہوئی ہے پھر پڑھکر کچھ ناراضی سے ناک چڑھا چین بجبین ہو پھاڑکر
پھینک دی عثمان پھٹے ہوے پرچہ اوٹھا کر لے گیا اور جلاد کو کہ گیا کہ جب تک
ہم نہ آوین انکو قتل نکرنا جلاد نے عثمان کی حکم کی تعمیل کی اور عثمان وہ پرچہ لیکر
زنانہ محل کیجانب گیا وہان ایک درخت کی آڑ مین بلا برقع منہ پر ڈالے
ہوے کھڑی تھی عثمان نے اوس سے جاکر حال چاک کرنے چٹھی کا بیان کیا بلا
بکمال بجاجت کہنے لگی کہ آپ کو ہم بہت تصدیعہ دیتے ہین اور آپ ہی ہمارے
اس حال پر توجہ کی ابتدا ہوے ہین آپ کو مناسب ہے کہ ہماری عرض قبول
کرکے جو ہمارا التماس ہو وہ منظور فرماوین اور صرف درخواست یہی ہے کہ آپ
ایک مرتبہ ہمکو بیرندر سنگہ سے ملا دین عثمان نے یہ سنکر کچھ جواب ندیا تب بلا
نہایت دلشکنی سے بولی کہ خیر اب آپ ہماری عرض پذیر اکرین یا نہ کرین ہم لوگ
بیکس اور بے بس ہین سوا ے پروردگار کے اب ہمارا کوئی پرسان حال
نہین ہے عثمان کہنے لگا کہ تم نہین جانتی ہو یہ کیسا سربازی کا کام ہے اگر
قتلو خان کو اطلاع ہوجاوے گی تو ہمکو فوراً مروا ڈالے گا بلا بولی کہ آپ
ایسی بات خلاف قیاس کیون فرماتے ہین قتلو خانکی یہ مجال نہین ہے
جو آپ کو کچھ کہہ سکے عثمان نے کہا کہ تم قتلو خان کے مزاج سے واقف نہین ہو
مگر خیر چلو ہم تمکو بیرندر سنگہ کے پاس لیچلتے ہین فی الجملہ بلا عثمان کے ساتھ بیرندر سنگہ
کے پاس پہونچی اور وہان جاکر کھڑی ہوگئی بیرندر سنگہ اوسکو دیکھکر ایک فقیر

براہمن سے کہ وہ ابھی رام سوامی سے گفتگو کرنے لگا اور کہنے لگا کہ اے گورو دیو
مہاراج ہم اب اس جہان فانی سے اور آپ سے رخصت ہوتے ہین اور
آپ کو کیا کہکر جاوین ہمکو اس جہان مین اب کسی چیز کی خواہش نہین رہی
ابھی رام سوامی نے بملا کی جانب اشارہ کرکے بیرندر سنگھ سے کہا کہ وہ بملا
کھڑی ہے بیرندر سنگھ اوسکی طرف دیکھنے لگا اوسی وقت بملا چہرہ سے برقع
پھینک کر بیرندر سنگھ کے پیرون مین آپڑی بیرندر سنگھ نے آہستہ سے کہا کہ
بملا اوسنے کہا کہ خاوند یہ لفظ زبان سے نکلتے ہے بملا با ولیونکی طرح زمین پر
لوٹنے لگی اور کہنے لگی کہ اب ہم اس جہان مین کسکو اپنا خاوند کہا کرین گے
اے خاوند عزیز تم ہمکو چھوڑکر کہان جاتے ہو بیرندر سنگھ کی آنکھون سے
اوسوقت پانی جانے لگا ہاتھہ پکڑکے بملا کو اوٹھایا اور کہا کہ بملا اسوقت
تو ہمکو کیون رولاتی ہے دشمن دیکھکر دل مین تصور کرین گے کہ نامرد ہی مرنے
سے ڈرتا ہے بملا چپ ہو رہی بیرندر سنگھ پھر کہنے لگا کہ ہم تو جاتے ہین ہمارے
پیچھے ہی تم بھی آجاؤ بملا نے کہا کہ نہین تھوڑے دن بعد آوینگی پہلے اسبات کا
عوض لے لینا پیچھے دیکھ لین گے ۔ یہ سنتے ہی بیرندر سنگھ کا چہرہ خوشی سے شگفتہ
ہو گیا اور کہنے لگا کہ بملا تمھارے ہاتھہ کی چوڑیان ہم اپنے ہی ہاتھہ سے
اوتارتے جائین بملا نے کہا کہ پہلے بائین ہاتھہ کی چوڑی اوتار و بیرندر سنگھ
نے اپنے ہاتھہ سے اوسکی چوڑی چھوڑکر مہاگ کو جو اب دیا بعدہ بملا نے

تمام زیور گران بہا جو پہن رہی تھی توڑ مڑوڑ کر اوسی جگہہ پھینک دیا اور بدھو الکشن یعنی صورت بیوگان بنا کر کہا کہ اب ان ہاتھون مین چوڑی لی چوڑی اور گردن مین تلوار کا حمائل پہننگی بیر سنگھ خوش ہو کر کہنے لگا کہ ہمکو تم سے یہی امید ہے پرمیشر تمھاری من کامنا پورن کرینگی اوسیوقت جلاد کہنے لگا کہ اب ہم زیادہ توقف نہین کر سکتے ہین بیر سنگھ نے کہا کہ بلا اب تم جاؤ ہم چلتے ہین بلا نے کہا کہ نہین ہماری آنکھون کے روبرو ہمکو بیوہ ہونے دو تمھارے خون مین ہم اپنے دل کا خوف نکالین گے یہ کہکر بلا آواز درد انگیز سے زار زار رونے لگی اوسوقت کی حالت رنج و الم حاضرین کا دل ٹکڑے ٹکڑے کرتی تھی بیر سنگھ نے جلاد کو اشارہ کیا کہ ہان بلا دیکھنے لگی جب جلاد نے شمشیر اوٹھائی بلا نے آنکھہ بند کر لی پھر آنکھہ کھولکر دیکھا کہ بیر سنگھ کا سر خون سے بھرا ہوا بدن سے علیحدہ پڑا ہے بلا دیکھتے ہی بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑی اور مطلق طاقت حرکت نہی آخر عثمان نے اوسکو اوٹھاکر زنانہ محل مین پہونچایا ۔

حال شدائد قید بلا اور تلوتما کا

شعر بارہا دیدیم وضع دہر را دیدن نداشت ✤ جز گل عبرت درین بستانسرا چیدن نداشت ✤ بیمہری زمانہ جفاکیش ستم شعار کا بیان ہے بیوفائی

دنیاے دنی کی عبرت خیز داستان ہے درد انگیز حکایت ہے زوال کی روایت
ہے کہ نواب قتلو خانکا یہ وتیرہ تھا جب کسی حصن حصین پر فتح پاتا تھا یا کسی مقام کو
قبض وتصرف مین لاتا تھا وہان جو عورت جمیل وحسین وخوبصورت ونازنین
ہوتی اوسکو خاص پلنگ کے لیے داخل محلسرا فرماتا تھا چنانچہ گڈہ مندارن مین
جب اوسنے کوس لمن الملکی بجایا اوس سے دوسرے دن وہان کے قیدیان شکستہ
دل خستہ حال کی سنبھال کا خیال آیا اون اسیران خاک بسر تفتہ جگر مین یہ
دونون برگشتہ بخت بدنصیب بے وارث ومددگار رہلا اور تلوتما بھی بچال
تباہ وزار اسیر وگرفتار تھین انکے کمال حسن وجمال معنی کو دیکھکر علاوہ ارتفاع
فتحیابی یہ دولت غیر مترقبہ خدا داد پائی سجدات شکر ادا کیے بارگاہ منعم حقیقی
مین گردن جھکائی اور حکم دیا کہ ان دونونکو علیحدہ علیحدہ مکانون مین نظر بند
رکھا جاے ایک دوسرے سے ملنسکے بول چال مین کھلنے نہ پاے دیکھو
چرخ شعبدہ انگیز کبھی زمانہ تنگ چشم دون نواز یہ بھی نہ دیکھ سکا کہ یہ دو خانمان
خراب تباہ وبرباد اسیر پنجہ ظلم وبیداد سوختگان آتش رنج والم تفتہ درونان
باد بہ بسمرت وغم باہم کر ملکر دل فگار فگار اور خاطر بیقرار کا کچھہ تو غبار نکالین
سچ ہے بیت ۔ فلک از رشک نگذارد بحال خود دو ہمدم را ۔ سبکسار نکیہ گر
سازد جدا بادام توام را ۔ فرد پھینکے ہے منجنیق چرخ تاک کے سنگ تفرقہ
بیٹھکر ایکدم کہین ہو وین جو ہمکلام دو ۔ اوس گرفتار دام بلا منی بیچاری

ملوتما کا حال زار قید تنہائی کا آزار خارج از تاب بیان ہے ہنگام تحریر قلم کے
آنکھون سے اشک سیاہ روان ہے تفصیل مین جگر خامہ شق ہوتا ہے کاغذ کا
رنگ فق ہوتا ہے وہ ناز پروردہ نعمت کی پلی ہوی کس سخت مصیبت مین
گرفتار ہے پاس کوئی یگانہ ہے نہ مددگار ہے شعر نہ دشمنے سر نعشم نہ آشنائے
ہست ۔ عجیب واقعہ وطرفہ ماجرائے ہست ۔ آہ کے سوا کوئی ہمدم نہین
غیر ہیکسی کوئی محرم نہین دم سرد ہمنفس رنج وتعب غمخوار ہین گریہ وبکا ہمدرد
نالہ وآہ یار غار ہین حالت ازبس تباہ ہے لب پر ہر دم نالۂ جانکاہ ہے
فرط نزاکت سے جسکو فرش گل پر قدم رکھنا ناگوار تھا سیر نگی زمانہ بوقلمون سے
اوسکا بستر پر از خار تھا قصر حور فیرمیشکوئی دلنشین کی جگہ گوشہ تنگ و
تار ملا اوس پروردہ آغوش ناز ونعمت کو جفا ے چرخ سے کیا کیا نہ آزار ملا
تسپیر راجکمار کی یاد غضب بیداد کرتی ہے اوس سوختہ آتش حسرت کی
رہی ہی خاک برباد کرتی ہے چشمہ چشم سے ایک جیحون خون جاری ہے کشتی تاب
وتوان طوفان زدہ بیقراری ہے کوئی غمگسار نہین جو ذرا آنسو پوچھے کوئی
ہمدرد نہین جو کچھ بھی تسکین دے زمانہ برسپر رخاش کھڑا ہے اوس بیکس
کے سر پر آسمان ٹوٹ پڑا ہے زمین پیرونکے نیچے سے نکلی جاتی ہے بیٹھے اوٹھے
کسیطرح چین نہین آتی ہے دل وجگر سینہ بین متصل طپان ہین ہو تھوپنر جان
ہے یہ اشعار لب پر روان ہین اشعار مجھے فرقت کی اسیری سے رہائی ہوتی

کاش عیسے کے عوض موت ہی آئی ہوتی + ابر رحمت سے تو محروم رہی کشت
مری + کوئی بجلی ہی خلک تو نے گرائی ہوتی + اور ایک طرف وہ بیچاری غم
کی ماری سرگردان بادیہ رنج وعنا خراب بادۂ آفت وبلا سینہ فگار دلریش جور
کشیدۂ زمانہ جفا کیش اسیر زندان مصیبت وغم قفا سنتہ سرہنگان رنج والم
ہوش باختہ حیرت خانۂ دنیا کم بخت بدنصیب بلاملول وغمگین مغموم وحزین
نیم بسمل کیطرح طپیان آنکھوں سے اشک خونین روان سر کھلے منہ پر پلائے
ازماست کہ برماست کی شکایت سے لب بند کئے زار ونزار زندگی سے
بیزار ہر در ودیوار سے سر دے دے مارتی تھی نالہ وفغان سے کام تھا آہ آہ
پکارتی تھی ہچکی لگی تھی نالہ گرہ گلو ہوا تھا بیقراری سے قطرہ سیماب ہر اشو
ہوا تھا کوئی مونس تھا نہ غمگسار تھا صرف آہ تھی یا نالہ شعلہ بار تھا **شعر**
نہ مونسے نہ رفیقے نہ ہمدمے دارم + حدیث دل بہ کہ گویم عجب غمے دارم +
کہان وہ بیش قیمت کی پوشاک نوکیلا چٹکیلا لباس کہان وہ زیور حسن افروز
غارت گر ہوش وحواس سر بھوٹا ہوا خون جاری ہے ہر وقت شغل اشکبار ی
ہے سوسو طرح کے رنج وقلق سہتی ہے زبان حال سے بسوز وگداز کہتی ہے
بیت کسکو اب زیر فلک طاقت رسوائی ہے + کاش شق ہو وے
زمین اور سما جاؤں میں + **شعر** درین دیار نہ یارے نہ غمگسارے ہست +
بیا اجل تو مارا ضرور کارے ہست + آہ دیکھو دنیا سراسر فسانہ عبرت ہے

عاقلون کے لیے در پردہ نصیحت ہے یعنی زمانہ کا ایک رنگ پر قرار نہین اسکی
کوئی صورت بھی پائدار نہین دنیا نقش بر آب ہے عالم یکسر عالم سراب ہے
بیوفائی دنیا مشہور زمن ہے جو اسپر اعتماد کرے محض کودن ہے جب زمانہ کا رنگ
دگرگون ہوتا ہے ہاتھون مین رنگ حنا محضر خون ہوتا ہے رنج و محن ہر آغاز کا
انجام ہے عیش و عشرت صرف برائے نام ہے بھولے ہین جو اسپر اعتبار
کرتے ہین بھولے ہین جو اسکا دم بھرتے ہین جھوٹا اسکا تمام دھندا ہے
سچا بس ایک نام خدا ہے رباعی دنیا کہ برا گندگیش اسباب است +
آرام در و ہم سبق سیماب است + بحریست کہ موج او پریشانیہا ست + آنجا
دل جمع گوہر نایاب ہست + القصہ سجالت پر ملالت مین بلا آمد عثمان خان کی
منتظر تھی اوس مرد خلیق باہمت سے کچھ اپنے حال پر اشتلال کی گفتگو مدنظر
تھی البتہ عثمان خان مرد عقیل و فہیم اولی العزم صاحب ہمت شگفتہ دل خندہ
پیشانی اہل دل صاحب ایمان تھا اپنی ایمانداری و ترحم مزاجی سے باوجود
فتحیابی کے بھی دشمن مغلوب پر کسیطرح جور و تعدی زیادتی و جبر روا نہین رکھتا تھا
معاملہ فہمی و رسا کاری و حسن تعقل و فہم و فراست مین معاصران و دانایان
وقت سے گوے سبقت لے گیا تھا قتلو خان کا برادر زادہ حقیقی اور
اوسکی طاقت و تقویت کا باعث قوی تھا یہ اسیکی تدابیر حسن ورای
صائب کا نتیجہ تھا کہ جو قتلو خان نے تا ساحل دامودر ندی تمام ملک اپنے

اپنے قبض و دخل مین کر لیا تھا اور ہر چند عثمان خان مکان حرم خاص قتلو خان مین
کہ جہان بلا نظر بند تھی نہین جا سکتا تھا لیکن اور تمام محلات زنانہ مین آمد و رفت
رکھتا تھا اور جملہ قبائل اور عشائر و اقربا و ملازمین نواب کی اوسکو بمنزلہ نواب
جانتے تھے اور اوسکے حکم کو بسر و چشم مانتے تھے اگر قتلو خان بذات خود متوجہ
ہو کر نسبت اون دونون مظلوم بلا اور تلوتما کے ایسا حکم نہ دیتا تو یقین تھا
کہ عثمان کے حسن سلوک سے یہ بیگناہ اس عذاب الیم اور بلاے عظیم مین
مبتلا نہوتین اور بسہولیت صاف رہا ہو جاتین بلکہ جب عثمان کو یہ دریافت
ہوا کہ بلا بیزد رسنگہ کی زوجہ ہے تب اوسکو کمال افسوس و قلق ہوا مگر تیر
قضا کے لیے کوئی سپر نہین ہے کچھ نہین کر سکتا تھا ناچار تھا المدعا
قتل بیزد رسنگہ سے دو روز بعد تک جب بلا نے عثمان خان کی انتظار نہ دیکھی
اور وہ نہ آیا تب ناچار اوسنے اپنا کچھ زیور اوتار کر قتلو خان کے ایک کنیزک
کے حوالہ کیا اور کہا کہ بھیی تم نے پیشتر ہماری بات عثمان خان سے جا کر کہی تھی
ویسی ہی ایک مرتبہ اور بھی جا کر کہدو کہ ہم ایک لحظہ کے واسطے اون سے
ملا چاہتے ہین اس دفعہ ملکر پھر ہم کبھی ملاقات کی درخواست نہین کرین گے
کنیزک نے بطمع خواہ ترحم سے بلا کے منشا کے موافق عمل کیا عثمان نے جواب
بھیجا کہ ہمارا وہان آنا بلا کے پاس مناسب نہین ہے مگر بلا ہمارے پاس
یہان آجاوے بلا نے کنیزک سے یہ جواب سنکر کہا کہ ہم کس صورت سے

وہان جاسکتے ہین کنیز ک بولی کہ اس امر کی تجویز عثمانخان نے کرلی ہے آخرش
اوسی روز شام کے قریب عائشہ کی والدہ آکر ایک خواجہ سرا کی حفاظت
مین بلا کو عثمانخان کے پاس لے گئی عثمان نے بلا سے پوچھا کہ تم اور کیا
چاہتی ہو اگر ہمارے حیطہ امکان مین ہوگا تو البتہ ہم دریغ نکرین گے بلا بولی
کہ ہماری ایک جزوی درخواست ہے لیکن اول آپ یہ فرمائیے کہ کنور جگت سنگھ
جیتے ہین یا نہین +
عثمان ہان جیتے ہین —
بلا خود مختار ہین یا قید —
عثمان — محل مین قید ہین اور شدت درد زخم وجراحات سے سخت
تکلیف مین ہین —
بلا نے یہ سنکر ایک آہ سرد بھری اور آب دیدہ ہوکر عثمان سے کہنے لگی کہ
ہمارے یگانہ واشنا تھے کیا سب ہی کے واسطے پروردگار نے ایسی تکالیف
تجویز فرمائی تھی ہر حال رضائے مولے از ہمہ اولے مگر اب جو راجگان بستر
بیماری سے صحیح وسالم اوٹھین تو آپ براہ لطف یہ ہماری بیتری راج
بیتر کے پاس پہونچا دین تا صحت اسکو آپ اپنے پاس ہی رکھین صرف یہی
ہماری درخواست وآرزو ہے اور ہم کچھ نہین چاہتے عثمان نے چٹھی ہاتھ
مین لیکر پھر واپس کردی اور کہا کہ یہ کام ہمارے اختیار سے باہر ہے

راجکمار اگرچہ محل مین ہین مگر اونکے پاس چٹھی وغیرہ پہونچانے کا مطلق حکم نہین ہے بلانے کہا کہ اس چٹھی مین آپ لوگونکی کچھہ خبر یا کوئی حال درج نہین ہے پھر آپ کو اسکے پہونچا دینے مین کیا خطرہ پیدا ہوسکتا ہے عثمان نے کہا کہ اگرچہ اور اکثر امورات مین ہم چچا کی بات نہین مانتے ہین الا اس امر مین ہم کچھہ دخل نہین دے سکتے قبول کیا کہ تمھاری چٹھی مین کوئی ایسی بات درج نہین ہے مگر بغیہ حکم چچا کے اس امر مین ہم کیونکر مبادرت کرین بلا یہ سنکر دل مین مایوس ہوکہنے لگی کہ آپ اسکو کھولکر پڑہ لیجیے گا بعد مطالعہ اگر سمجھا دینا نامناسب ہو تو اختیار ہے فی الجملہ عثمان حسب درخواست بلا کے چٹھی کھولکر پڑھنے لگا ۔

مضمون چٹھی

لکھا تھا کہ مہارا جکمار آپ سے ہم نے وعدہ کیا تھا کہ اپنا حال کسیوقت موقع پر آپ سے ظاہر کرین گے سو ہمنے آپ اپنے اظہار حال کا موقع پایا ہے ہمنے اپنے دل مین یہ ٹھان رکھا تھا کہ ہماری پیاری تلوتما حسن آرا کے راجکمار کی رانی ہوگی اوسوقت اپنا حال ظاہر کرین گے مگر اب اوس باپ کا بالکل بھروسا جاتا رہا چند روز بعد آپ سن لینگے کہ تلوتما کا نام بھی صفحہ زمین سے نہین رہا اب ہم لوگون کے ایام زندگی آخر ہوچکی ہین جینے سے مایوس ہوگئی ہین اسلیے آپ کو یہ چٹھی لکھتے ہین کہ مبادا دل کی دل ہی مین رہ جاوے

ہم گناہگار ان سراپا قصور نے ایسے ایسے خراب و نالایق و بد انجام کام
کئے ہین کہ یقیناً بعد از مرگ لوگ ہمکو کلمہ خیر یاد نہین کرین گے بدی سے
انگشت نما کرین گے ایسا کوئی شخص ہمکو نظر نہین آتا کہ اوسوقت ہماری بدنامی
کا داغ مٹا کر نیک کرداری کی گواہی دی البتہ ایسا ایک آدمی ابھی رام سوامی
ہین سو اون سے ہمارا حصول مطلب معلوم وہ ہمارے صفحۂ حال سے
نقش بدی نہین دھو سکتے بلکہ نظر آتا ہے کہ وہ خود ہی چند روز مین دنیا کے
جھگڑے جنجالونکو چھوڑ کر ریاضت مین مشغول ہون صحرا نشینی اختیار کرین
راجکمار آپ اس سراپا گناہ کو تھکی کہا کرتے تھے اب آپ ہی پر نگاہ ہے
کہ آپ اس لفظ کو نباہ کرین اور کس سے امید رکھی جاے مصیبت زدونکا
نصیب ہی برگشتہ ہے افسوس جو شخص کہ ہمارا مددگار و شفیق حال زار تھا اوسکو
بھی ہماری نحوست اور طالع اور بدنصیبی نے یہان تک اثر کیا کہ وہ خود ہی انواع
مکالیف و درد و رنج مین گرفتار ہے راجکمار اس کنیز ک پر گناہ کو آپ گوشۂ
خاطر عاطر سے فراموش نکرین اور جب ہماری غیبت مین لوگ کہین کہ بلا بد خلق
تھی کنیز ک تھی بتیسو اتھی نفس امارہ کی پیروی سے روز و شب ہزارہا گناہ ہون مین
مصروف رہتی تھی تب آپ یہ جواب دین کہ وہ کنیز ک نہین تھی بتیسو نہین تھی بد کردار
نہین تھی زوجہ منکوحہ بیزید سنگدل مقتول سر گباش لی تھی اپنی زور آوری طالع سے اوس مرحوم
بہشت نصیب کے ساتھ جب رسوم مذہب و شاستر ادسنے شادی کی تھی اور

ایکبار بھی اوسنے کسیطرح کی دغا وبے ادائی اونکے ساتھہ نہین کی اگر یہ عمر آخر ہو کہ اس قدر عرصہ تک یہ بات ظاہر نہین ہوئی اب اس امر کا کیونکر یقین کیا جاوے اور ایسی کون گھر والی منکوحہ عورت ہے کہ کنیز ونکی طرح رہتی ہو سو اس شک کے رفع ہونے کے لیے ہم اپنا مفصل حال لکھتی ہین آپ اسکو بچشم دل ملاحظہ فرماوین وبگوش جان سنین حال یہ ہے کہ اس گڈہ مندارن کے متصل ایک گانو ہے اوسمین سسی سیکھر بھٹنا چارج نامی ایک برہمن کسی دولت مند شخص کی بیٹی رہا کرتی تھی یہ سسی سیکھر بایام جوانی تمام علوم و فنون وکھٹ شاستر وغیرہ کو بمحنت تمام تحصیل کرکے عالم وفاضل ہوگئے مگر ظاہر ہے کہ جو نقش قلم تقدیر سے صفحہ پیشانی پر لکھا گیا وہ کسی حالت مین محو نہین ہوسکتا ہے آب علم وفضیلت اوسکو کسی عنوان سے نہین دھو سکتا ہے گو پروردگار نے سسی سیکھر کو جملہ علوم مین پایگاہ عظیم عطا فرمائی مگر اسکے ساتھہ ایک عیب بھی ایسا لگا دیا کہ ابنائے زمان کے آنکھون مین جو موجب بدنامی اور حقارت کا ہوتا ہے گڈہ مندارن مین ایک شخص راجپوت بیرندر سنگھ کی باپ کے یہان برسہا برس ملازمین متوسل تھا اوسکی ایک لڑکی نہایت حسین وصاحب جمال تھی اور اوسکا شوہر کسی رئیس کی فوج مین نوکر اور مدت سے گھر چھوڑ کر پردیس مین گیا ہوا تھا ایک روز وہ عورت سسی سیکھر کی نظر پڑ گئی اونھون نے اوس سے راہ ورسم محبت کی پیدا کرلی حتی کہ سسی سیکھر سے وہ حاملہ ہوگئی جیسے ڈبی ہوئی

آگ ایک دفعہ ہی بھڑک اوٹھتی ہے ویسی ہی عشق و محبت بھی چھپا نہین رہتا ہی
آخر ظاہر ہوجاتا ہے دوہرہ عشق مشک کھانسی کھسک کہون کھوج ہوہیان
یہ چھپاے نا چھپین پرگٹ ہو نمہ ندھان ٭ اس بدکاری کی خبر سسی سیکھر کے
والد کو ہوگئی اوسنے اپنے پسر نالایق کی عیب پوشی کے لیے اوس عورت کے
شوہر کو بلا بھیجا اور سسی سیکھر کو ان پس لعن وطعن اور سخت سست کہا سسی سیکھر
اپنے باپ کے طعن و تشنیع سے گھر بار چھوڑ کر کاشی جی مین چلا گیا اور وہان
ایک صاحب علم ڈنڈی سنیاسی کے پاس تحصیل علم کے واسطے ٹھہر گیا اور چونکہ
یہ طبع و ذہین تھا تھوڑے ہی عرصہ مین علوم جوتش و دھرم شاستر مین
کمال بہم پہونچا لیا ظاہر ہے کہ جو عادت انسان کی ابتدا سے بطرف عیب
یا صواب کے راغب ہوجاتی ہے اوسکا ترک محال ہوجاتا ہے ع عادت
چو کہن شود طبیعت گردد ٭ پس سسی سیکھر کاشی جی مین ایک کھتری کے یہان
رہا کرتے تھے اور وہ کھتری ان سے کمال انس و محبت رکھتا تھا اوسکی
ایک لڑکی جمیلہ اور نوخیز تھی وہ خدمت طعام و شراب وغیرہ سسی سیکھر کی
کیا کرتی تھی راجکمار ما باپ کا عیب فاش کرنا موجب ندامت و حماقت
ہے اوسکا پوشیدہ رکھنا ہی واجب و لازم ہے زیادہ کیا کہا جاے یہی
کافی ہے کہ اوس لڑکی کے حکم سے بمطالعہ سسی سیکھر یہ نالایق مردود خلایق
بدبخت بے نصیب پیدا ہوئی اس حمل کے ظاہر ہونے پر سسی سیکھ کی گورو سنیاسی

نہایت رنجیدہ ہوے اور کہا کہ تم ہمکو اپنا منہ مت دکھاؤ سسی سیکھر کمال خجالت زدہ ہوکر کسی جانب کو چلے گئے اور ہماری والدہ کو بھی ہمارے نانا نے بدچلن جانکر گھر سے نکال دیا چنانچہ ہماری مان ہمکو لیکر شہر سے باہر ایک مختصر سا مکان بناکر رہنے لگی اور محنت و مزدوری سے اپنی اوقات بسر کرنے لگی خویش و اقارب نے اوسکو بالکل ترک دیا اور پھر کچھہ خبر سسی سیکھر کی بھی نہیں ملی کہ کدھر گئی الغرض اسیطرح کئی سال ہماری ماکو اوس جگہہ تکلیف و عسرت گذران کرتے گذر گئی ایک دفعہ کوئی شخص دولت مند تھان بنگالہ کی طرف سے دلی کو جاتا تھا آدہی رات کے وقت وہ کاشی مین آنکر پہونچا اوسکی ہمراہ صرف ایک اوسکی بی بی اور ایک طفل خوردسال اور ایک نوکر تھا اوسوقت بسبب رات کے شہر مین کوئی جگہہ اوسکو فروکشی کے لیے نہ ملی تب وہ ہمارے مکان پر آکر ہماری مان سے ملتجی ہوا کہ اگر تمھارے اجازت ہو تو ہم یہ شب باقی ماندہ یہان گذران کرلین اس وقت شہر مین ہمکو کوئی جگہہ نہین ملتی ہے اس شدت سرما مین ہم اس بچہ خوردسال کو کہان لیکر جاوین - کہ سراسر موجب تکلیف ہے اور کچھہ زیادہ آدمیونکا ہجوم بھی ہمارے ساتھہ نہین ہے جو تم کہوگی وہ کرایہ قیام کا دینگے ہماری مان اگرچہ مفلس و نادار تھی مگر ملایم طبع اور رحم دل بدرجہ کمال تھی خواہ بطمع کرایہ خواہ اوس طفل شیرخوار پر رحم کرکے اوسنے اپنے مکان مین ایک جگہہ اون کو ٹھہرنے کو

دیدی پٹھان اس امر سے مشکور ہوکر اپنے ہمراہیون سمیت اوس مکان کے
ایک گوشہ مین چراغ روشن کرکے بستر لگا سو رہا اور دوسری جانب ہم دونون سوتی
رہے اور دروازہ مکان کا بند کرلیا اون ایام مین کاشی مین چوری اطفال کا
بڑا غلغلہ اور شور پڑ رہا تھا طفل خور دسال بہت چوری جاتی تھی اور اکثر لوگ
یہ بھی کہتے تھے کہ کوئی جوگی جوگ سادھنا کے واسطے لڑکون کو جمع کرتا ہے کہ
اونکو مار کر جوگ سادھن کرے ہماری عمر اوس زمانہ مین چھہ برس کی تھی
اگرچہ ہم کو اون ایام کی سب باتین یاد نہین مگر جو کچھہ ہم نے اپنی والدہ کی
زبانی سنا تھا وہ بخوبی یاد ہے اتفاقاً رات کے وقت ایک چور نے
اوس مکان مین نقب دیکر اوس پٹھانکی لڑکی کو اوسکے مان کے آگے سے
اوٹھا لیا اور لیجانے کا ارادہ کیا چراغ اوسوقت روشن تھا اور ہماری
انکھہ نیند سے کھل گئی ہم نے یہ حال دیکھکر غل مچانا اور رونا شروع کیا ہمارے
رونے کی آواز سنکر سب لوگ جاگ اوٹھے پٹھان کی بی بی نے اپنا بستر
ٹٹول کر دیکھا تو لڑکا نملا وہ چلائی کہ لڑکا کہان گیا اوسوقت چور چراغ گل
کرکے مکان کے ایک گوشہ مین چھپ گیا پٹھان نے تلاش کرکے چور کو
پکڑ لیا اور اوسکے پاس سے لڑکی کو چھین کر تلوار سے اوسکی ناک کاٹ
مکان سے باہر نکال دیا -

غمانخان یہان تک چٹھی پڑھکر دل مین کچھہ غور کرنے لگا اور سوچتے سوچتے

بلا سے پوچھا کہ پہلے کوئی تمھارا دوسرا نام بھی تھا بلا نے کہا کہ ہان اوس زمانہ مین ہمارا اور نام مسلمانی وضع پر تھا سنتی ہیکر ہمارے باپ نے وہ نام بدل دیا ہے ۔

عثمان ۔ وہ کیا نام تھا ۔

بلا ۔ جب ہمارا ماہیرو نام تھا ۔

پھر بلا سوچکر کہنی لگی کہ آپ نے کس طرح پر جانا عثمان نے کہا کہ جس لڑکی کو چور نے اوٹھایا تھا وہ لڑکا مین ہی ہون یہ کہکر پھر عثمان چھٹی پڑہنے لگا ۔

علی الصباح جب پٹھان جانے لگا ہماری مان سے کہا کہ تمھاری لڑکی باعث زندگی ہماری لڑکی کے ہوئی ہے اسکے عوض مین ہم تمھاری جہتدر خدمت کرین کہ ہے مگر اسوقت ہمارے پاس کچھہ نہین ہم دتی جاتے ہین البتہ اگر وہان کے کسی چیز کی خواہش ہو ہمسے بلا تکلف کہدو پھوپنچتے ہی تمھارے پاس بھیجدین گے ہماری مان نے جواب دیا کہ کسی دولت دنیا دی کی ہمکو خواہش نہین ہے ۔ محنت و مزدوری کرکے اپنی اوقات بسر کرلیتے ہین الا اگر تم کو شاہ وقت کے حضور مین کچھہ رسوخ ہووے تو ایک التماس ہے پٹھان کہنے لگا کہ حضرت شاہ کے حضور مین ہمکو بیحد رسوخ ہے جو تمھاری خواہش ہوگی اوسکا انجام کرادین گے ہماری مان نے

کہا کہ ہم صرف اتنی بات چاہتے ہین کہ اس لڑکی کے باپ کو وہان تلاش کر کے
اور اوسکا پتہ لگا کر آپ ہمکو اطلاع دین پٹھان نے اس امر کا وعدہ کر کے ایک
اشرفی ہماری ماکے روبرو پیش کی مگر ہماری مانے نہ لی اور پٹھان وہان سے روانہ
ہوکر دلّی مین پہونچا اور حسب وعدہ بادشاہ عہد سے اس امر کا تذکرہ کر کے
ہمارے باپ کی تلاش کے لیے جابجا آدمی تعینات کیے مگر کہین نشان اونکا
نملا المختصر جو دہ برس بعد کسی ملازم شاہی نے ہمارے باپ کا نشان پایا کہ وہ
دلّی ہی مین رہتے ہین مگر سنسی سیکھر بھٹا چارج نام بدل کر اوھون نے
ابھی رام سوامی اپنا نام رکھ لیا تھا اوسنے اس امر کی اطلاع کے واسطے ہماری
ما کے پاس چٹھی بھیجی مگر اس چٹھی کے درود سے کئی سال پیشتر ہماری ما انتقال
کر گئی تھی اور ہم تنہا بے خانمان لاوارثانہ کاشی مین محنت و مزدوری سے گذر
اوقات کرتی تھی جب ہمارے پاس یہ خبر پہونچی تب کاشی مین ہمارا دل مطلق نہ لگا
اور ظاہر ہے کہ سوائے ایک اوس باپ کے ہمارا اس جہان مین اور کوئی
یگانہ نہ تھا پھر ہم کاشی مین رہکر کیا کرتے ہمنے اپنے والد کے پاس پہونچنا سب
امور پر مقدم سمجھکر ایک آدمی کی ہمراہی مین دلّی کی جانب سفر کیا اور بعد طے مراحل
ومنازل وبرداشت صعوبات سفر بخیریت تمام دلّی مین اپنے باپ کی خدمت مین
حاضر ہوئی مگر ہمارا باپ ہمکو دیکھکر بہت ناراض ہوا تب ہم اپنی بیکسی و بینوائی پر
زار زار رونے لگی ہماری رنج و مصیبت کو دیکھکر ہمارے باپ کو رحم آگیا اور شفقت

پدری سے ہمکو اپنے پاس رکھا اور ماہر و نام تبدیل کرکے بجلا نام رکھدیا تب
سے ہم اپنے والد کے پاس رہکر دل سے اونکی خدمت کرنے لگی سوائے اپنے
باپ کے اور کسیکو ہم نہین جانتے تھے اور ہمارا باپ بھی ہماری خدمتگزاری
سے خواہ محبت پدری اور جوش خون سے ہمارے ساتھہ کمال الفت رکھتا تھا
اور روز بروز اوسکی شفقت زیادہ ہوتی جاتی تھی جب ہمکو اپنے باپ کی الفت
و محبت جگدی معلوم ہوئی تب ہمنے خیال کیا کہ اب ہمارے دن اچھے آئے ہین
نیز گونکا مقولہ ہے کہ محو شنودی حق سبحانہ وتعالی وحصول مامول و وصول ایام
سعد منحصر بر رضامندی والدین ہے کہ الجنت تحت الاقدام امہاتکم و آباکم دلیل
مبین ہے الغرض اسی عنوان ہم بدلجمعی تمام اپنے باپ کی خدمت مین زندگی
بسر کرنے لگی اے راجکمار رہم اوپر لکھہ آے ہین کہ گڈہ منداران مین ایک
چھتری سپاہی مفلس کی عورتکو سی سیکھر ہمارے باپ سے حمل رہ گیا تھا جیسی
ہماری والدہ کو تقدیر سے پیش آیا ویسی ہی اوسکے شکم سے بھی ایک دختر
تولد ہوئی بعد چندے اوسکا شوہر مرگیا تب وہ بھی ہماری ماکی طرح محنت و
مزدوری کرکے لڑکی پالتی تھی خدا کی قدرت سے یہ لڑکی ایسی حسین و خوبصورت
ہوئی کہ تمام گڈہ منداران مین اوسکے حسن و جمال کا شہرہ ہوگیا اور یہ بھی ظاہر
ہے کہ ہمیشہ ایک بات ایک طرح پر کبھی قائم نہین رہتی اور سب امور منحصر باوقات
ہین کل امر مرہون باوقاتہا وقت پاکر اوسکا داغ بدنامی بھی دفع ہوگیا اور اوسکی

دختر جمیلہ کی باعث ہر تنفس اوس سے رغبت کرنے لگا اور ہر شخص باشندہ قلعہ کی یہ
آرزو تھی کہ کسطرح اس لڑکی کی شادی ہمارے ساتھہ ہوجاوے کہ بیر ندر سنگھہ
نے برخلاف مرضی اپنے باپ کے اوس سے اپنی شادی کرلی اور تلوتما اوس سے
پیدا ہوئی +

اب ہماری شادی جسطرح بیر ندر سنگھہ کے ساتھہ ہوئی وہ سنئے جبکہ بیر ندر سنگھہ
اوس لڑکی سے شادی کرنے کے بعد اپنی باپ کی ناراضی کی وجہ سے وطن چھوڑکر
دتی مین آیا تب ایھی رام سوامی ہمارے باپ سے کہ دلے مین رہتے تھے اور اوس سے
ایک طرح کا رشتہ مخفی بھی رکھتے تھے اوسکی کمال محبت والفت ہوگئی اور وہ ہمیشہ
اونکی خدمت مین آیا کرتا جب تک تلوتما اپنے والدہ کی حمل مین ہی تھی کہ تب سے
ہمنے اپنی شادی کی بیر ندر سنگھہ کے ساتھہ دل مین تجویز کی ایک روز جب وہ
ہمارے باپ کے پاس آئی ہمنے اون سے دریافت کیا کہ یہ کون ہین اونھون نے
کہا کہ یہ ہمارے چیلہ یعنی مرید ہین جس روز سے ہمنے بیر ندر سنگھہ کو دیکھا تھا اوسی روز
سے ہمارا دل اوپر فریفتہ ہوگیا تھا اور اونکی باتین جو ہمارے باپ سے کیا
کرتی تھی ہمکو نہایت میٹھی میٹھی معلوم ہوتی تھین ہم دل وجان سے اونکو چاہنے لگے
اور جذب دل کے اثر سے وہ بھی ہمکو ویسے ہی چاہتے تھے ایک روز ہمنے کچھہ بات
بیر ندر سنگھہ سے کہی اونھون نے جو ہمارے کان مین اوسکا جواب دیا اوس جواب
کی ادا اور آواز آج تک ہمارے گوش جان مین سمائی ہوئی ہے ہمنے اپنی جان و دلکو

بے قیمت اون کے ہاتھہ بھیجدیا تھا مگر جب ہمکو اپنی والدہ کی حالت
یاد آجاتی تھی تب دل مین خوف و ہراس پیدا ہوتا تھا کہ مبادا اگر ان سے اسی
طرح زیادہ رغبت و ارتباط بڑھگیا تو ویسی ہی پراگندگی پیش آوے گی ہمارے
باپ ابھی رام سوامی بھی یہ ہماری باتین اشارون اور کنایون سے تاڑ گئے
بلکہ ایک روز ہم اور بیرندر سنگہ پوشیدہ بات چیت کر رہے تھے کہ اونھون نے
پردہ کے اوٹ مین وہ سب باتین سنین تب ہمارے باپ نے بیرندر سنگہ سے
کہا کہ ہم لوگ فقیر و درویش ہین ہمکو اس بلا کے باعث سے کمال پابندی ہے
اسکو تنہا چھوڑ کر نہ کہین جا سکتے ہین نہ آسکتے ہین اگر تم اسکے ساتھہ اپنی شادی
کر لو تو ہم بھی ہمیشہ تمھارے ہی پاس رہین اور جو تم اس بات سے ناراض ہو
یہان تک ہی ہمارے باپ نے کہا تھا کہ بیرندر سنگہ دم سرد بھر ناراض ہو
کہنے لگی کہ اے سوامی شودری کی لڑکی سے ہم اپنی شادی ہرگز نہین کرینگے
ہمارے باپ نے ظرافتاً اعتراض کر کے کہا کہ پہلے جارج کنیا یعنی ولد الحرام سے
کسطرح شادی کی بیرندر سنگہ کچھہ رنجیدہ ہو کر بولی کہ اون دنون ہمکو معلوم نہ تھا
کہ وہ جارج کنیا ہے اب دیدہ و دانستہ ہم شودری کی لڑکی سے کیونکر شادی
کر لین اور وہ دختر کلان آپ کی گو جارج کنیا ہو مگر تاہم شودری نہین ہے مان
اوسکی چھتریانی تھی اور برہمن کے نطفہ سے پیدا ہوئی پر شودری کسطرح ہو سکتی ہے
ہمارے باپ نے کہا کہ خیر اگر تمکو شادی سے انکار ہے تو تمھین اختیار ہے مگر تمھارے

آنے جانے سے بالا کا دل بگڑتا ہے تمھارا یہان آنا مناسب نہین ہے ہم خود تمھارے
مکان پر چل آیا کرین گے الملدعا اوس دن سے کئی روز تک بیرندر سنگھ نہ آیا اونکے
نہ آنے سے ہم ماہی بے آب کی طرح بیقرار رہتی اور شب و روز اونکے انتظار دیکھا
کرتی اسیطرح اونکو بھی ہمارے دیکھے بغیر نہ رہا گیا چنانچہ پھر اونھون نے آمد و رفت
کی راہ نکالی بعد ایام مہاجرت جو وصال میسر ہوتا ہے اوسکا مزہ وہی خوب جانتا ہے
کہ جسنے لذت درد جدائی پائی ہو بیرندر سنگھ کے دوبارہ ملنے سے ہمارے دل مین
ایسا جوش محبت ہوا کہ ہمنے یکبارگی دل کی گرہ کھولدی اور کسی نوع کا شرم و لحاظ
نہ رکھا ہمارے باپ ہمارا یہ حال دیکھکر ایک روز ہمسے کہنے لگی کہ ہمارا ایک جگہ
قیام رکھنا متعذر ہے ہم دوسری جگہ جانے کا ارادہ رکھتے ہین تم کہان رہوگی
ہمنے اس بات سے دلمین رنجیدہ ہوکر کہا کہ ہم بھی ساتھہ ہی چلین گے پھر ہمارے
دل مین بیرندر سنگھ کا خیال آیا اور سوچا کہ جیسے کاشی مین بعالم تنہائی رہا کرتے
تھے ویسے ہی یہان بھی رہین گے اور یہی بات ہمنے اپنے باپ سے کہی ہمارے
باپ نے کہا کہ نہین اس سے بہتر ایک جگہ ہمنے تمھارے واسطے تجویز کر رکھی ہے جب
ہم یہان سے کسی طرف کا عزم کرین گے تو تمکو مہاراجہ مالسنگھ کے زنانہ محل مین
تمھاری مہارانی کے پاس چھوڑ دین گے ہمنے یہ بات ناپسند کرکے والد سے کہا کہ آپ
ہمکو یہان نہ چھوڑیے اپنے ہمراہ ہی لے چلئے والد نے کہا کہ اب ہم کہین نہ جاوین گے
تم مہاراجہ صاحب کے زنانہ مین جاکر رہو ہم وہان روزمرہ تمکو دیکھنے آیا کرین گے

اگر تم وہان راضی رہوگی تو خیر ورنہ اور کچھ تجویز کیجاوے گی غرض اس طور سے
ہمارے باپ نے ہمکو بیرندر سنگھ کی آنکھون سے دور کیا راجکمار رہم آپ کے
زنانہ محلون مین رہ آے ہین اور آپ کے والد شریف کی شکوئی دولت مین ایک
مدت دراز تک بزمرہ پاتران عمر بسر کی ہے مگر آپ ہمکو نہین پہچانتے ہین آپ کی عمر
اوس زمانہ مین دس برس کی تھی اور آمبیر کے محلون مین اپنی والدہ شریفہ کے
پاس آپ رہا کرتے تھے اور ہم مہارانی اور ملا آپ کی دوسری والدہ
کے پاس پاترون مین رہا کرتی تھی جاتل گل کی طرح مہاراجہ بانسنگھ کے گلے مین بہت
سی خوبصورت عورتین لگی ہوئی تھین مگر آپ کی والدہ حقیقی اور دوسری والدہ
اوسوقت ہمکو اچھی طرح جانتی تھین مہاراجہ جودھپور کی دختر بلند اختر مہارانی
اور ملا آپ کی یاد ہونگے جسقدر اون کے اوصاف ذاتی وصفاتی تھی وہ ہمسے ادا
نہین ہوسکتے وہ ہمکو کنیز کونکی طرح نہین جانتی تھی بلکہ ایک اپنی عزیزہ سمجھتی تھین
اونھون نے انواع انواع کے فنون ہمکو سکھاے تھے سلیب کاری یعنی مصوری اور
لکھنا پڑھنا اونھون نے بذات خود محنت کرکے ہمکو سکھایا یہ چٹھی جو آپ کے نام
لکھی جاتی ہے صرف اونھین کی تعلیم کا فیض و نتیجہ ہے اور علاوہ ازین اونکی خدمتگاری
کے لیے ہم وہان ناچنا گانا بھی سیکھے اور جسقدر اونکی عنایت اور مہربانی ہمارے
حال پر مبذول تھی اوسیقدر مہاراجہ بانسنگھ بھی ہمارے اوپر نظر شفقت رکھتے تھے
اور ہمارا گانا بجانا سنکر بہت محظوظ ہوا کرتے ہمارے باپ بھی رام سوامی سے

بھی مہاراجہ صاحب کو کمال الفت و محبت تھی اور وہ ہر روز ہمارے ملنے کو آیا کرتی
گو اور ملا مہارانی کے پاس ہم سب طرح راضی و خوش تھے مگر بیخ اندرونی و درد دلی
سے ہمکو ہمیشہ کلفت رہتی تھی کیونکہ حسن عزیز نے ہمارا دل جھین لیا تھا اوسکی دید آ
ہمکو میسر ہونے محال ہوگئی ہم یہ نہین کہ سکتے کہ وہ ہمکو بھول گئے ہون مگر ایسے مقام
دشوار گذار مین اونکا ملنا نہایت دشوار تھا آپ کے یہان آسمانی نامے
ایک کنیز ک تھی شاید وہ آپ کی بھی یاد ہو اوسکو ہمارے ساتھہ نہایت انس تھا
ہمنے اوس سے اپنا درد دل ظاہر کرکے بیزندر سنگھہ کی خبر لینے کو بھیجا اور اوسنے
اونکا پتہ لگا کر ہمارے حال سے مطلع کیا اور جو کچھہ اونھون نے جواب دیا وہ ہمارے
پاس پہونچایا پھر ہم اکثر اوقات آسمانی کے ذریعہ سے اونکے پاس خفیہ بھیجا کرتی
اور جواب پایا کرتی تھی القصہ اسی عنوان نامہ و پیام مین تین سال گذر گئے اور
اگرچہ اس عرصہ دراز مین ہمارے اونکے ملاقات کا ڈھب نہ لگا مگر طرفین کے
دلون مین وہی محبت برابر بنی رہی ہر لحظہ جدائی کا الم ستاتا رہا سرور وصال کا
خیال آتا رہا نہ وہ ہمکو بھولے نہ ہم اونکو بھولے تب یقین کامل ہوگیا کہ اس
محبت کے درخت کی جڑ نہایت استحکام سے دلونکی زمین مین بیٹھی ہے مگر اب اس سے
زیادہ طاقت برداشت بیخ مہاجرت کی نہین رہی و رشدت درد فراق سے روز
بروز حالت بیخودی طاری ہونے لگی ایک روز رات کے وقت ہم تنہا اپنے
مکان مین سوتے تھے کہ یکایک نیند اوچٹ گئی خیالات وصال یار مین کروٹین

بدلتی رہی شعر جبکا دل دلبر مین ہو پھر اوسکو کب آتی ہے نیند + کروٹین لیتے
ہی لیتے صاف اوڑ جاتی ہے نیند + ناگاہ ہمکو ایسا محسوس ہوا کہ کوئی شخص ہمارے
سرہانے کھڑا ہے ہمنے جو پھر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ بیرندر سنگھ ہین تین برس کے
بعد اون کے دیدار ہمکو نصیب ہوے غایت شوق سے ہماری ہاتھ پانو پھول گئے
اور بیساختہ اونکے گلے لگ کر رونے لگی اور اوسوقت ہمکو کچھ شعور گفتگو کا اونکے
ساتھہ نرہا شعر مین از حیرت تو آخر تمکین نہ ایماے نہ تقریرے + بدان ماند کہ
ہم نرم ست تصویرے تصویرے + آخر ہمنے اپنے ہوش وحواس قائم کر کے
اون سے پوچھا کہ آپ اس زنانہ محل مین کس طور سے آئے اونھون نے کہا کہ ہم آسمانی
کے ساتھہ کہارون کے بھیس مین پانی کی کانور کندھے پر دھر کر آئے ہین اور بہت دیر
سے یہان چھپے بیٹھے تھے کہا کہ اب تم کیا کروگی اور پھر کس طرح جاؤگی جواب دیا
کہ اب تمھارے اختیار ہے جسطرح چاہو کرو یہ بات سنکر ہم سوچنے لگے کہ اب کیا
کیا جاوے اور انکو کس حیلہ رکھا جاوے اور اسی خیال مین ہمارا دل بیقرار
ہو رہا تھا کہ یکایک اوسوقت ہمارے گھر کا دروازہ خود بخود کھل گیا ہمنے جو ادھر
کو دیکھا تو کیا دیکھتے ہین کہ مہاراجہ مان سنگھ کھڑے ہین یہ دیکھتے ہی ہمارا رنگ فق
ہو گیا راجکمار اوسوقت کی حالت خوف وبیم ہم کچھہ نہین لکھہ سکتے کہ ہمپر کیا گذرتی
تھی آخر یہان تک ہوا کہ مہاراجہ مانسنگھ نے بیرندر سنگھ کو گرفتار کر کے قید کر دیا
اور فرمایا کہ جیسا تو نے فعل کیا ہے ویسی ہی سزا پاوے گا اس واقعہ ہوش ربا سے

جیسا ہمارے دل کو اضطراب و اضطرار حاصل ہوا اوسکا بیان فضول ہے ہم اسی
حالت مین روتے روتے مہارانی اور بلا کی خدمت مین گئی اور تمام قصور اپنے
ذمہ لیکر عفو تقصیر چاہی اور جب کہ ہمارے باپ ملنے کو آئے تو اون سے بھی اظہار
حال راست مین دریغ نہین کیا اور یہ خیال کرکے کہ مہاراجہ رانسنگہ ہمارے باپ کی
تعظیم گورو کے موافق کرتے ہین البتہ اون کے کہنے سے بیجا و زنہ کرین گے ہم نے
اونکی خدمت مین عرض کی کہ آپ اپنی بڑی لڑکی کی بات بھی یاد کرلین ہمارے
والد نے ہماری گریہ وزاری پر مطلق توجہ نہ کی اور خفا ہوکر کہنے لگے کہ اے بدبخت
نابکار تونے ایک بخت ہی شرم وحیا کا برقعہ اوتار دھرا مگر ہمکو گمان قوی ہے
کہ اونھون نے اس باب مین مہاراجہ رانسنگہ سے ضرور گفتگو کی ہوگی مہارانی اور بلا
ہمارے حال پر نہایت مہربان تھین اونھون نے مہاراجہ صاحب سے ہمارے
معاملہ مین بہت کچھ کہا تب مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ اگر بیرندر سنگہ بلا کے
ساتھہ شادی کرلیوے تو ہم اوسکو چھوڑ دیوین گے ہم مہاراجہ صاحب کا مطلب
دلی سمجھکر خاموش ہورہے مگر بیرندر سنگہ سے جب اونھون نے اس امر کو کہا
تو وہ ناراض ہوکر کہنے لگا کہ جب تک ہماری زندگی ہے ہم اس جہلخانہ ہی مین
قید رہنا پسند کرتے ہین اور گو ہماری جان جاتی رہے مگر ہم شودری کی لڑکی سے
ہرگز شادی نکرینگے آپ ہندو دھرم ہوکر یہ بات کسطرح زبان سے نکالتے ہین
مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ اے کم عقل بے شعور جب بڑے بڑے راجاؤن نے

مسلمان بادشاہون کو اپنی لڑکین دین تو پھر تجکو برہمن کی دختر سے شادی
کرنے مین کیا عذر و اعتراض ہے بیرندر سنگہ نے کہا کہ خیر ہمکو کچھہ عذر ہو یا نہو مگر مہاراج
پروردگار کے واسطے آپ ہمکو چھوڑ دین پھر ہم تمام عمر بھلا کا نام تک بھی نہین
لین گے مہاراجہ صاحب نے ہنسکر فرمایا کہ تم نے بہت بڑا قصور کیا ہے اسکی سزا
تمکو سخت دیجاے گی ورنہ تم بھلا سے اپنی شادی کرلو اب اگر تم نے اوسکو ترک
کر دیا تو پھر اوسکو بدچلن اور ناقص رویہ جانکر اوس سے کوئی بھی شادی نکریگا
الغرض اسطرح بہت سی ردوبدل ہوتی رہی مگر بیرندر سنگہ نے قبول نکیا اور ایک
مدت مدید تک قید خانہ مین تکلیف شدید پاتا رہا آخر جب بجز اقبال شادی اور
کسیطرح صورت رہائی نہ دیکھی تب خود بخود بیرندر سنگہ نے مہاراجہ صاحب کو پیغام بھیجا
کہ اگر بھلا ہمارے پاس کنیز کونکی طرح سے رہے اور یہ بات کسی سے ظاہر نکرے
تو ہم اوسکے ساتھہ شادی کرنے کو راضی ہین مہاراجہ صاحب نے یہ بات ہمسے
دریافت کی ہمکو بیرندر سنگہ کے پاس رہنا بدل منظور تھا کسی دولت و نعمت یا
رانی ٹھکرانے کہلانے کی خواہش نہین تھی صرف اونکی مہربانی کی نظر چاہتی تھی ہمسے
فوراً اسبات کو منظور کرلیا اور ہمارے والد اور مہاراجہ صاحب بھی اسبات پر
رضامند ہوگئے اور ہماری شادی بیرندر سنگہ سے کردی ہم بوجہ کنیز کان مہاراجہ
صاحب کے محلون سے رخصت ہوکر بیرندر سنگہ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور
کلفت دیرینہ دل سے دور کی مگر ظاہر ہے کہ جو امر نارضامندی و جبر اور دباو سے

ہو اہو وے وہ مدت تک دل مین کھٹکا کرتا ہے اسلیے بیر مندر سنگہ بعد شادی
ہمکو خار کے مانند دیکھا کرتی تھے اور جو محبت سابق تھی وہ بالکل اونکے صفحہ دل سے
محو ہوگئی مہاراجہ رانسنگہ نے جو اونکا تعشق کیا اوسکو یاد کرکے وہ ہماری بے
توقیری کرتی تھی چند عرصہ تک تو اسیطرح رہا مگر پھر وہ ہمسے راضی ہوگئی اور پہلے
سے بھی زیادہ چاہنے لگی لیکن مہاراجہ رانسنگہ کی نسبت اونکو اوسی طور شکر رنجی بنی
رہی آخر جو قسمت کا لکھا تھا وہ بروے ظہور آیا راجکما رجو کچھہ ہمارا حال راست
تھا وہ یہ ہے جو گذارش ہوا اور اس حال کے اظہار مین جو ہمارا اقرار آپ سے
تھا صرف اوس ہی کے وفا کرنے کا ہمارا مطلب نہین ہے بلکہ اکثر اشخاص ایسا
کہتے ہین کہ بیلا رسم وراہ خاندان ترک کرکے گڈہ مندارن کے ٹھاکر کے پاس
رہتی تھی ہمارے مرنے کے بعد اس عیب و بدنامی کو آپ ہمارے نام سے دور
کرین گے اسلیے ہمنے اپنا سب حال مفصل ظاہر کیا ہے آگے راجکمار آپ چیٹھی
مین ہمنے سب باتین لکھی ہین مگر جسکی خبر سننے کی آپ منتظر و مشتاق ہین اوسکا
نام بھی ہمنے نہین لکھا آپ دل مین خیال کرلین کہ وہ نام ہی جہان سے جاتا رہا
تلوتما نامے کوئی آدمی یہان نہ تھا اور نہ ہے اس خیال کو آپ دل سے بھولا دین
زیادہ عمر و دولت نصیب ہو اور پروردگار آپ کو مقاصد دلی پر کامیاب کرے بعد
عثمان اس تمام چیٹھی کو پڑھکر کہنے لگا کہ اے نیکبخت بلا تو ہماری زندگی کا باعث ہوئی چونکہ
تجھ سے ہم تیرے ہی سبب سے بچے اسیطرح ہمسے بنے گا حتی الوسع ہم تیری بہتری اور

برآمد کارین دریغ نکرین گے بھلا دم سرد بھر کر کہنے لگی کہ اس جہان سست بنیاد مین
اب ہمکو کوئی خواہش باقی نہین رہی آپ کیا ہماری بہبودی مین کارروائی کرینگے
البتہ ایک بات تو ضرور ہے عثمان نے کہا ہم وہی کرین گے بھلا کی آنکھ سے آنسو
ٹپک پڑے اور بولی کہ عثمان تم کیا کہتے ہو جلے ہوے دلکو اور زیادہ کیون پھونکتے
ہو عثمان اس مطلب کے مغز کو پھونچکر اپنے ہاتھ سے انگشتری نکالکر کہنے لگا کہ یہ انگوٹھی
تم اپنے پاس رکھو دو ایک روز مین قتلوخان کی سالگرہ کا دن ہے اوس روز
مہمان بہت بڑا جشن ہوگا اور محافظ وغیرہ پہرہ والے سب نشا پیکر متوالے و
مدہوش ہو جاوین گے اوسدن تلوتما کو ہم یہان سے نکالدین گے تم تلوتما سے
ایسا کہدو کہ اوس روز بوقت نصف شب قلعہ کے زنانہ محل کی طرف کے دروازہ کو
چلی جاوے اوس دروازہ پر جو شخص اسی وضع کی دوسری انگوٹھی دکھلاوے
اوسکے ساتھ ہو جاوے جہان تلوتما جانا چاہے گی وہ شخص بحفاظت تمام وہان
پھونچا دیگا بھلا نے یہ بات تائید آسمانی سے سمجھکر انگوٹھی لے لی اور عثمان کو دعاے
خیر دیکر چلنے لگی اوسوقت عثمان نے کہا کہ خبردار یہ بات کسی اور پر واضح نہووے
اور تلوتما تنہا جاوے اوسکے ہمراہ کوئی دوسرا آدمی نہو ورنہ گرفتار ہو جاوے گا
بھلا یہ امر قبول کرکے رخصت ہوئی اور دل مین کہنے لگی کہ خیر یہی غنیمت ہے بھلا تلوتما
تو جاوے ہم پھر دیکھ لینگے پروردگار کو سب طرح کی طاقت و قدرت ہے
بہرحال وہ اچھی ہی کریگا جو کچھ انسان کو پیش آتا ہے وہ سب اپنے اعمال کا

نتیجہ ہے ورنہ اوسکی سازگاری وکارسازی مین کچھہ شک وشبہ نہین ہرحالت مین شاکر وصابر رہنا لازمہ حال انسان ہے **شعر** درہمہ حال شکر باید کرد +
کہ مبادا ازین بتر گردد +

راجکمار کا شفا پانا اور دگ سے گفتگو فرمانا

شعر تو شاد باش کہ ایام غم نخواہد ماند + چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند +
سدا ایک سے دن کسی کے نہین رہتے زمانہ درگذر ہے آج محنت وغربت پر تکیہ ہے
کل حشمت ودولت کا بالین زیر سر ہے آج عسرت وافلاس کا سامان مہیا ہے
عیش کو عشرت کی آمد فرد اہے رنج والم کے دن بھی گذر جاتے ہین راحت وآرام
کے ایام بھی بسر ہوجاتے ہین نہ اسکا قیام ہے نہ اوسکا ثبات ہے
لاجنب صرف ایک خدا کی ذات ہی یہان صبر کا کام ہے شکیبائی درکار ہے پھر
دیکھو کہ فضل پروردگار ہے **اشعار** دگرگون ہے حال زمان دمبدم + کبھی
عیش وعشرت کبھی رنج وغم + کبھی راحت وفرحت جان وتن + کبھی فکر واندوہ
ورنج ومحن + نہ غم ہی رہے اور نہ شادی سدا + مع العسر یسرا کہا ہے بجا +
نہ ولیسا رہے پھر نہ ایسا رہے + سدا کونسا ایسا تیسا رہے + غرض جیسی حالت
ہین رہے سدا + ادا کیجئے دل سے شکر خدا + حاصل کلام روز بروز راجکمار کو
صحت وشفا حاصل ہونے لگی اور رفتہ رفتہ شافی مطلق کے فضل وکرم سے صحت کامل

متواصل ہوئی نقاہت و ناطاقتی رفع ہوئی بھوک بڑھنے لگی غذا بخوبی کھانے لگے
بدن مین طاقت و توانائی آئی چاق و تندرست ہوے مگر اب انواع انواع
کے فکر و اندیشون نے اونکی طبیعت کو گھیر لیا اول یہ خیال پیدا ہوا کہ تلوتما
کہان ہے اور کس حالت مین ہے جبسے کہ راجکمار کو آرام ہونا شروع ہوا تھا
تب ہی سے اشارات و کنایات مین سب مصیبت زدگان اہل قلعہ کی حالات
پوچھتے رہے مگر کسی نے کچھہ جواب شافی نہین دیا عائشہ تو اونکے حال سے
ناواقف محض تھی عثمان ظاہر نہین کرتا تھا غلام و کنیزک کچھہ جانتے نہ تھے
وہ اون کے اشارہ و کنایہ کیا سمجھتے اور کیا جواب دیتے تلوتما کی حال کی خبر
نہ ملنے سے ہر دم و ہر ساعت راجکمار کی بیقراری و اضطرار مین بسر ہوتی تھی دوسرا
یہ فکر دامنگیر حال ہوا کہ دیکھیے اب ہمارے واسطے کیا صورت پیدا ہوتی ہے
اس امر کا سردست کوئی جواب نہین دے سکتا تھا راجکمار ہر لحظہ اسی اندیشہ
مین رہتے تھے کہ اگرچہ عثمان کی ترحم مزاجی اور عائشہ کی لطف و مہربانی سے
بستر پر تکلف و فرش و فروش عمدہ و زیبا و مکان نفیس و غذاے لطیف خدمتگاران
چالاک و چست و دیگر سامان آرام و آسایش تمام موجود مہیا ہے اور ہمکو
کسیطرح کی تکلیف نہین مگر تاہم ہم نظر بند ہین دروازہ پر پہرا کھڑا ہے جیسے
قفس طلائی مین طوطی کو بند کر کے عمدہ عمدہ نفیس میوہ جات کھلاتے رہین وہی
ہماری حالت ہے واللہ اعلم یہان سے کب رہا ہوین گے بظاہر کوئی طریق

خلاصی بھی نظر نہین آتا ہے اور یہ بھی معلوم نہین کہ اب ہماری فوج کہان ہے
اور کس حالت مین ہے تیسرا یہ خیال نازک دل مین سمایا کہ اس عائشہ عدو پرور
دشمن نواز کو خداوند تعالے نے ایک عجیب خوش خلق و دردمند و غمخوار پیدا
کیا ہے اسنے ایک لمحہ کے لیے ہماری خدمت و دلجوئی سے پہلو تہی نہین کی
اور ہر وقت ہماری آسایش کے واسطے گویا اپنی جان قربان کرتی رہی اسکی
جانفشانی و خدمت گذاری کا عوض ہم کیا دے سکین گے آس لفت سرشت عائشہ کا
یہ طریق تھا کہ جب تک راجکمار کو بہمہ جہت شفاے کلی حاصل نہین ہوئی تب تک
ہر روز علی الصباح خواب استراحت سے بیدار ہو کر راجکمار کی خدمت مین آموجود
ہوتی اور اپنے ہاتھہ سے بلا امداد غیرے تمام خدمات مرہم و پٹی و شست و شوی
جراحات وغیرہ بکشادہ پیشانی بجا لاتی اور جب تک راجکمار ہاتھہ مونھہ دھو کر
بحالت اعتدال نہ آجاتی تب تک اونکے پاس سے نہ جاتی اور اگر بر تقدیر
کسی ضروری کام کی درپیشی ہی یا حسب طلب اپنی والدہ کے چلی جاتی تو فوراً
اونھین قدمون واپس آجاتی غرض بدل و جان راجکمار کی خدمت مین کمر بستہ
و مستعد رہتی تھی ظاہر ہے کہ بیمار سے زیادہ بیمار دار کو تکلیف و تشویش ہوتی ہی
مگر اس نیکبخت عائشہ نے کبھی کسی خدمت سے ابرو نہ کی اور کسی عنوان
دل مین عار نہ لائی القصہ جب تک راجکمار کو بخوبی صحت نہوئی تب تک عائشہ
بلا ناغہ ہر وقت معمولاً حاضر رہتی اور جسے کچھہ کچھہ آرام ہونے لگا وہ بھی آنے

جانے مین کوتاہی کرنے لگی تا آنکہ جب راجکمار بہمہ جہت تندرست ہوگئے اوسنے بھی آنا ترک کردیا اگر کبھی آتی تھی تو عثمان کے ساتھہ آجاتی اور اوسکے ہمراہ چلی جاتی تھی راجکمار کو بھی اسبات کا کچھہ خیال اور چندان ملال نہ تھا اور اکثر راجکمار عالم تنہائی مین دل بہلانے کے لیے جالیون سے بازار کو بیٹھے دیکھا کرتے تھے ایک روز اتفاقیہ مصروف سیر و تماشہ تھے آدمیونکی آمد و رفت اور اونکے با اختیار چلنے پھرنے اور اپنی بے اختیاری پر افسوس کر رہے تھے کہ یکایک انبوہ کثیر آدمیونکا اونکو نظر پڑا کہ بہت سے آدمی ایک غول باندھے ہوے کھڑے ہین انکو خیال ہوا کہ شاید کسی بازیگر مہان متی وغیرہ کا تماشہ ہوگا جب دو چار آدمی وہان سے علیحدہ ہوے اور کسیقدر جمعیت ہوئی تب راجکمار کی نظر ایک آدمی پر پڑی کہ اس گروہ کے وسط مین ایک شخص نہایت دراز قد سیاہ جردہ قبہ پیشانی دبہ شکم غریب الوضع عجیب الخلقت جیسے کسی درخت کو بجلی جھلس دے اور اوسکا صرف ایک ٹونڈ کھڑا رہے کتاب ہاتھہ مین لیے کچھہ لوگونکو پڑھکر سنا رہا ہے اور بہت سے آدمی اوسکے گرد و پیش کھڑے ہین ناک اوسکی اسقدر فربہ و دراز ہے کہ اگر وہ منہ پر نہوتی تو بیشک فیل بینی بریدہ تھا اور ہنگام گفتگو ہاتھہ منہ کو اس انداز سے ہلاتا ہے کہ اون حرکات کو اگر مردہ بھی دیکھے تو بلا استحاشا دانت نکالدے اور بے اختیار ہنس پڑے راجکمار اوسکو دیکھہ دیکھہ ہنس رہے تھے کہ اسی اثنا مین عثمانخان آپہونچا اور سلام کیا راجکمار سے

تعظیم دیکر اوسکو بٹھا لیا عثمان نے پوچھا کہ آپ جالی سے کیا تماشا فرما رہے ہین راجکمار نے کہا کہ ایک جلی ہوئی لمبی لکڑی کو دیکھہ رہا ہون آؤ تم بھی دیکھو عثمان اوسکو دیکھکر کہنے لگا کہ راجکمار کیا آپ نے اسکو پیشتر کبھی نہین دیکھا ہے راجکمار بولے کہ ہمنے کبھی نہین دیکھا عثمان نے کہا کہ وہ آپ لوگون کا بھن ہے اسکی باتین نہایت جہالت اور مسخراپن کی ہین اور ہمنے گڈہ مندارن مین اسکو اکثر اسی حالت مین دیکھا ہے راجکمار نے یہ سنکر دل مین خیال کیا کہ اگر یہ گڈہ مندارن مین تھا تو اس سے شاید اوس گم کردہ نشان آوارہ خانمان یعنے ملوتما کا کچھہ پتہ ونشان ملجاوے یہ سوچکر کہنے لگی کہ اسکا کیا نام ہے عثمان بہت غور کرکے بولا کہ اسکا نام سیدھا سا نہین ہے کچھہ مشکل ہے یکایک زبان پر نہین چڑھتا ہے گن گن گنپت نہین نہین گنپتا یا گج جاگج گج نہین گجپتا یا شاید گجپت ہے راجکمار نے کہا کہ اگر خیال کیا جاوے کہ یہ شخص بنگالی زیادہ ہے تو گنیش اس ملک کا نام نہین اکثر بنگالی براہمنون کے نام بھٹ آچارج وغیرہ پر ہوتے ہین پھر عثمان نے کہا کہ اسکی نام کے اوپر ایک طرہ خطاب کا بھی لگا ہوا ہے وہ شاید علم علم کچھہ ایسا ہی ہے راجکمار بولے کہ عثمان بنگالی زبان مین یہ لفظ علم کے معنے مین نہین آتا ہے علم کو بنگالے مین بدیا کہتے ہین تو شاید بدیا بھوکین یا بدیا باگیش ہوگا عثمان بولا کہ ہان ہان بدیا ایک لفظ مشہور بنگالی زبان مین ہے مگر ہاتھی کو کیا کہتے ہین سو فرمایئے راجکمار نے کہا کہ ہاتھی کو ہستی کری دنتی بارن

विद्यासागरम्
विद्यावागीश
हस्ती करीन्द्र
वारणनागराज

ناگ بگ بولتے ہین عثمان بولا کہ ہان یاد آگیا اسکا نام گپتی بدیادگ ہے یہ بدیادگ بڑا تعجب کا بھرا ہوا خطاب ہے جیسی صورت ویسا ہی القاب ہے راجکمار نے کہا کہ ہمارا دل اس سے بات چیت کرنے کو چاہتا ہے عثمان نے پیشتر بدیادگ کی کچھ باتین سنی تھین دل مین خیال کیا کہ اس سے گفتگو کرنے مین کچھ خطرہ نہین ہے کہنے لگا کہ کیا مضائقہ ہے پھر راجکمار اور عثمان دونون وہان سے اوٹھکر مکان کے دروازہ پر آئے اور گپتی کو بلوا بھیجا جب وہ حاضر ہوا راجکمار نے پوچھا کہ آپ برہمن ہین گپتی نے ایک عجیب مخنثانہ انداز سے ہاتھ ہلاکر یہ اشلوک پڑھا **اشلوک** یاوت میرو ستتھا دیوایا دوگنگا نہی تلی + اساری کہلو سنساری سارنگ سمر مندر نگ + یہ لا یعنی اشلوک سنکر راجکمار بہت ہنسے اور ہنسکر اوسکو ڈنڈوت پرنام کیا اوسنے آشیرباد دی کہ خدا خان بابوجی کو خوش رکھے راجکمار نے کہا کہ ہم مسلمان نہین ہین ہندو ہین بگ نے دل مین خیال کیا کہ یہ شخص مسلمان ہے ہمسے اپنا حال چھپاتا ہے اس مین کچھ اسکا مطلب ہوگا ورنہ ہمکو یہان کیون بلاتا خوف زدہ ہوکر کہنے لگا کہ خان بابوجی ہم آپ کو پہچانتے ہین آپ کے ہی دانون سے ہم پلے ہین ہمکو آپ کچھ نہ کہیے ہم آپ کے چرنون کے داس ہین راجکمار نے دل مین کہا کہ یہ آدمی بھی ایک تماشا ہے اور پھر کہنے لگی کہ آپ برہمن ہین اور ہم چھتری ہین پھر آپ ہمکو ایسی بات کیون کہتے ہین آپ کا نام گپتی بدیادگ ہے بگ سوچنے لگا کہ

کہ ہمارا نام اسنے کیونکر جانا ضرور یہ ہمکو کسی آفت مین ڈالے گا ہاتھہ جوڑکر بولا کہ
دوہائی شیخ جی کی ہم آپکے پانون پڑتے ہین ہمکو چھوڑدو راجکمار نے سوچا کہ یہ
شخص خوف زدہ ہوگیا ہے اس سے کوئی مطلب حاصل نہوگا تب وہ باتسے پھیر کر
کہنے لگی کہ آپکے ہاتھہ مین یہ کیا ہے دیگ نے کہا خاوند یہ مانک پیر کی کتاب
ہے راجکمار بولے کہ مانک پیر کی کتاب کا براہمن کے ہاتھہ مین کیا کام ہے دیگ
نے کہا ٹھیک ٹھیک مگر پہلے ہم براہمن تھے اب نہین ہین راجکمار نے کہا کہ
یہ کیا بات ہے آپ تو گڈھ مندارن مین رہتے تھے دیگ نے خیال کیا کہ یہ اسنے
کسطرح جانا کہ ہم بیرندر سنگہ کے قلعہ مین رہتے تھے ضرور جیسا بیرندر سنگہ کے ساتھہ
کیا ویسا ہی ہمارے ساتھہ کرے گا یہ سوچکر نہایت خوف وہر اس سے
تھر تھر کانپنے لگا اور زار زار رونے لگا راجکمار بولے کہ روتی کیون ہو دیگ دونون
ہاتھہ اوٹھاکر پکارا کہ دوہائی خان باوا ہمکو مارو مت ہم تمھارے غلام باوا
راجکمار نے کہا کہ کیا تم پاگل ہوگئے ہو دیگ بولا نہین باوا ہم تمھارے غلام
باوا ہم تمھارے ہین باوا راجکمار نے یہ حالت دیکھکر اوسکے خوف رفع
ہونے اور دل خوش کرنے کے لیے کہا کہ تم کسیطرح کا اندیشہ مت کرو مانک پیر
کی کتاب پڑھو ہم سنین گے دیگ کتاب نکالکر بڑی اونچی سُرون مین پڑھنے لگا
روتا جاتا تھا اور پڑھتا جاتا تھا تھوڑی دیر کے بعد راجکمار نے پھر پوچھا کہ
آپ براہمن ہوکر مانک پیر کی کتاب کیون پڑھتے ہین دیگ نے جواب دیا کہ ہم

مسلمان

مسلمان ہوگئے ہین راجکمار نے کہا کس طرح دیگ بولا کہ جب مسلمان لوگ
گڈہ مین آئے تب ہمکو کہا کہ ارے بھن ادھر آؤ ہم تجکو آج مارین گے یہ بات
کہکر ہمکو پکڑ لیگئے اور مرغی کا پلاؤ پکا کر ہمکو کھلا دیا راجکمار نے پوچھا کہ پلاؤ
کیا ہوتا ہے دیگ نے کہا کہ چانول اور مرغی کا مانس گھی مین پکا کر کھلا دیا
اوسکا نام پلاو ہے یہ کہکر دیگ چپ ہو رہا راجکمار نے کہا کہ کہے جاؤ اور
کیا ہوا دیگ بولا کہ پھر ہمکو کلمہ پڑھایا اور کہتے لگے کہ آج سے تو مسلمان ہو گیا چنانچہ
اوسی روز سے ہم مسلمان ہوگئے پھر راجکمار نے پوچھا کہ اور کیا کیا ہوا دیگ نے
کہا کہ اور برہمن بھی اسیطرح مسلمان کر دیے یہ بات سُنکر راجکمار بنظر سخت
عثمان کی جانب دیکھنے لگے عثمان سمجھ گیا کہ رنج پیر اسبات کو سُنکر دل مین رنجیدہ
ہوے ہین اور بولا کہ اس مین گناہ کیا ہے مذہب محمد سے راست وحق ہے خوف
دیکر فریب دیکر جبر سے تعدی سے دین اسلام کی بڑھانے مین اہل اسلام کو گناہ
نہین ہے بلکہ عین ثواب ہے راجکمار نے جواب دیا کہ گو مذہب اسلام حق وراست ہے
مگر کوئی بات راست وصدق کرداری کے مسلمان مین نہین پائی جاتی ہے دیکھو یہ
بات اظہر من الشمس ہے کہ تم سب لوگ بادشاہ ملک اپنے ولی نعمت سے
نمک حرامی کر کے برملا پھر گئے ہو سر انحراف بلند کر کے بغاوت پر کمر باندھی
ہے کیا کورنمکی ہی کا نام ایمان ہے اور اس ناسپاسی ہی کو نیکی وثواب کہتے
ہین یہ نزدیک کا وقائع ہے کہ شاہ ہمایون والد اکبر بادشاہ سے

شیر خان نامی افغان نے جو معتمد ایسہ اور نگہوار قدیمی اس آستانہ کا تھا نکرمی پر
آمادہ ہوکر راہ بغاوت سر کیا اور بجمعیت کثیر افغانان آگرہ کی دریا سے گذر کر
سکندرہ کے مقام پر پیرو گشتگی نصب کیا آخر یہان تک نوبت پہونچی کہ شاہ
ہمایون کو اوسپر یورش کرنی پڑی عین یورش کی حالت مین عبد الغفار نام
بخشی فوج شاہی نے دراہ نمک حرامی سے اپنا سنہ کالا کرکے شیر خان باغی کا ساتھہ
اختیار کیا جب بخشی روسیاہ حرامخوری کرکے شامل فرقہ اشقیا ہوگیا اوسکے ساتھہ
بہت سی فوج شاہی بھی زمرہ ناحق شناسان مین مل گئی انجام کار بادشاہ
سے مقابلہ و مجادلہ پیش آئی اور اس جم غفیر ناعاقبت اندیشان سے پائی ثبات
بادشاہ کا متزلزل ہوکر سوائے بھاگنے کے اور کوئی راہ نہ ملی ناچار بادشاہ نے
بحال تباہ بھاگ کر لاہور اور سندہ کے رستہ ایران کی جانب رخ
کیا اور اوسی حالت تباہی مین سندہ کی ریگستان مین یہ پادشاہ اکبر متولد
ہوے شاہ طہماسپ والی ایران نے رعایت لوازم مہمانداری ہمایون شاہ
جیسی کہ چاہیے ادا کی اور اپنے پاس سے افواج وخزائن دیکر اور بیرم خان نامی
امیر کبیر کو سردار لشکر کرکے بجانب ہند روانہ کیا حتی کہ کابل و قندہار کے میدان مین باہم
لشکر سلطانی و افواج نکمرام کی ایک معرکہ سخت پیش آیا اور لشکر شیر خان نے شکست
فاحش اوٹھاکر راہ فرار سر کیا اور قندوز تک اوسکے قدم نہ جمے عاقبت الامر قلعہ
کالنجر مین محروس و محصور ہوگیا اور خدا سے راستی نواز کے حکم سے یکایک قلعہ کے

باروت خانہ مین آگ لگ گئی اور اوس سے نمک حرام مذکور معہ جمیع اشرار فجار
اپنے کیفر کردار کو پہونچکر خدا جانے کہان اوڑ گیا اور ناحق شناسی و نعمت کا
یہ نتیجہ پایا کہ اوسکی نعش تک کا پتہ نہ لگا علی ہذا القیاس اب دیکھیہ لوکہ حالانکہ
تم سب لوگ مسلمین کہلاتے ہو اپنے آپ کو صاحب ایمان بتلاتے ہو اور
شاہ عہد بھی اہل اسلام سے ہے اور آبا و اجداد سے تم لوگ اس عتبۂ
خلافت کی نمکخوار رہی علی الخصوص اطیعو اللہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم
قرآن مین نازل ہے پھر بھی تم نے اون سب حقوق نعمت شاہی اور حکم الہی کو
نسیاً منسیاً کرکے داغ ناسپاسی و ناحق اندیشی کا اپنی پیشانی حال پر لگایا کون
صاحب تمیز ہے جو نمک حرام آدمی کو ایماندار و درست مذہب قرار دے گا
ہمارے نزدیک جہان تک ممکن ہو اہل سلطنت کو لازم ہے کہ اس فرقہ احمق
فراموش کو کبھی منصب خانی و نوابی کا ندین ورنہ انجام کار انکی فتنہ انگیزی
و شور و شر سے بچنا محال ہوگا یہ گفتگو راجکمار کی سُنکر عثمان دم بخود اور
خاموش ہو رہا کچھہ جواب ندیا پھر راجکمار بدیادگ سے مخاطب ہوکر بولی کہ
مہاراج تمکو آج سے ہم شیخ دیگ کہا کرین گے بھلا شیخ دیگ جی قلعہ کی اور
اور خبرین بھی کچھہ جانتی ہو دیگ نے جواب دیا کہ ابھی رام سوامی بھاگ گئے راجکمار
نے دل مین سوچا کہ اس بیوقوف سے بدون صاف صاف دریافت کئے
مطلب حاصل نہوگا یہ خیال کرکے پوچھنے لگی کہ بیربندر سنگھ کا کیا حال ہوا دیگ نے کہا

کہ نواب نے اونکو قتل کرادیا یہ بات سنتے ہی راجکمار کا چہرہ شدت طیش و
غضب سے سُرخ ہوگیا اور عثمان سے پوچھنے لگے کہ کیا یہ بات درست ہے عثمان نے
آہستگی سے جواب دیا کہ نواب قتلو خان نے بتجویز خود اوسکے قصاص کا حکم دیا
ہماری راے مطلق اسمین نہین ہوئی بلکہ محض اسکے برخلاف تھی راجکمار یہ سُنکر
کچھہ سوچنے لگے عثمان نے وقت پاکر دیگ سے کہا کہ اب تم یہان سے چلے جاؤ راجکمار
نے اوسکا ہاتھہ پکڑ لیا اور پھر پوچھا کہ بلا کہان ہے دیگ آہ سرد بھر کر کہنے لگا
کہ بلا اب نواب کی بیگم ہوگئی راجکمار نے عثمان سے پوچھا کہ کیا یہ بھی سچ
ہے عثمان نے کچھہ جواب نہ دیا اور دیگ سے کہنے لگا کہ تم کیا بکتے ہو یہان سے
چلے جاؤ راجکمار نے دیگ کا ہاتھہ ایسا مضبوط پکڑ رکھا تھا کہ وہ چھٹا کر نہین
جاسکتا تھا راجکمار نے عثمان کی بات کا کچھہ خیال نہین کیا اور پھر دیگ
سے پوچھا کہ بتلاؤ تلوتما کا کیا حال ہے دیگ نے کہا کہ ہم کچھہ نہین کہہ سکتے
کہ تلوتما کہان ہے مگر ایسا سنتے ہین کہ اوسکو نواب نے قید کر رکھا ہے
یہ دریافت کرکے راجکمار دیگ کا ہاتھہ چھوڑ الگ ہوگئے عثمان کہنے لگا
کہ ہم صرف فوج ہین ایسے معاملات مین ہمکو کچھہ دخل نہین
راجکمار نے کچھہ جواب نہ دیا بعد اوسکے دیگ وہان سے روانہ ہوا اور
راجکمار رنج و حسرت مین بھرے ہوے با دل دردمند اپنے بستر پر آلیٹے اور
عثمان اپنے ڈیرہ پر چلا گیا +

بیدار ی

بیقراری راجکمار کی تلوتما کی یاد مین اور گفتگو کرنا عثمان کا معاملۂ صلح وسداد مین

بحیسے کہ یہ حال پر اختلال دردخیز ملال انگیز راجکمار نے دیگ کی زبانی سنا دل اونکا نہایت اضطراب و اضطرار سے سیماب وار بیقرار ہوگیا دن جون توں کرکے بہزار خرابی و پریشانی بسر کیا رات بھر بستر بیتابی پر مرغ نیم بسمل کی طرح تڑپا کئے خواب خیال ہوگیا جینا محال ہوگیا جس شخص کے دیکھے بغیر تمام عالم آنکھون مین سیاہ نظر آتا تھا اوسی سے جہان خالی ہوجانے کی خواہش کرکے خیال کرتے ہین کہ افسوس تلوتما ابتک کیون زندہ رہی مرکیون نہ گئی جو نازنین مہ لقا بہزار حسن و ادا میری منزل دل مین جلوہ افروز تھی کیا اب وہ پٹھانون کے مکان ظلمت نشان مین بصد سوز جگر اوقات بسر کرتی ہے وہ گلبدن نازک اندام کہ جسکے لب نازک پر خیال بوسہ سے بتخالہ پر تھے بوالہوس نکا باز نگاہ کس طرح اوٹھاتی ہوگی مصیبت زندان وہجوم غموم وتوارد رنج ومحن کی کیونکر برداشت کرتی ہوگی اچھا ہو اگر مرجاے بھلا اس عذاب سے تو رہائی پاے آہ کیا وہ پھول سا بدن جل بھن کر خاکستر ہوجاے گا خاک کا تودہ بنجاے گا اس فراخ میدان جہان مین تو اوسکا نام کو بھی نشان ذرہ نہ ملے گا خدا جانے مرحوادث اوسکو کہان اور کیا بنجاے گی مگر وہ صورت

دلنشین میرے لوح دلپر نقش کا مجر ہو رہی ہے وہ کیونکر مٹے گی کسطرح سے بھولائی
جاے گی نہین جی وہ تو جان کے ساتھ جاے گی الغرض یہ خیال آتے ہی راجکمار
کی آنکھون سے تڑتڑا کر پانی جاری ہوا بیخودی کا عالم طاری ہوا تاب و توانائی
نے صاف جواب دیا ہوش و حواس نے اپنا اپنا راستہ لیا صبر و شکیب کافور
ہوے عقل و خرد کے جھگڑے دور ہوے جون جون رات گھٹتی گئی بیقراری بڑھتی
گئی آخر شب دونون ہاتھ سے میر پکڑ کر بیٹھ گئی دماغ پریشان ہوا شدت
اضطراب سے کوئی دم مین دم نکلنے کا گمان ہوا دل مین کسی بات کا
ثبات و قیام نرہا سنبھل جانے کا کچھ بھی مقام نرہا کوفت غم سے دل مین
ایک درد ہوا رنگ فق پڑ گیا چہرہ زرد ہوا آتش رنج و قلق نے حرارت
دکھلائی بخار نمودار ہوا جانبر آفت آئی آخر بیٹھے بیٹھے اوکتا کر مکان سے
باہر آکر ایک کنگرہ کی زہ پکڑ کر کھڑی ہو گئی اوسوقت سرد سرد ہوا چل رہی تھی
فلک پہ ابر چھایا ہوا تھا کہین کہین بادلونکے اوڑنے سے ایک دو ستارہ
چمک جاتا تھا دور دور کے درختونکا سایہ اندھیری مین فصیل قلعہ کی شان نظر
آتا تھا جا بجا درختون مین جگنونکی چمک سے زمین پر ستارونکی جھنڈ معلوم
ہوتے تھے تالاب مین بادلونکا عکس درختونکا سایہ کیفیت تازہ دکھاتا تھا
راجکمار دیوار کے سہارے کھڑے ہوے دیکھ رہے تھے ہوا کے سرد کے
لگنے سے حرارت نے کچھ افاقت دی دلکی طپش کم ہوئی طرح طرح کے خیالات

کرتے کرتے آنکھ لگ گئی اور آنکھ لگتے ہی حالت خواب مین ہاتھونکی مٹھی
بندہ گئی دل دھڑکنے لگا پیشانی پر پسینہ آگیا بدن کانپنے لگا اوسیوقت
پھر نیند اوچٹ گئی راجکمار زہ کو چھوڑکر ادھر اودھر ٹہلنے لگے اوسوقت
کی حالت بیقراری و مایوسی وجگرسوزی کو اونکا ہی دل جانتا ہوگا کہ کیا
گذرتی ہوگی تاب تحریر سے افزون ہے القصہ اسیطرح ٹہلتے ٹہلتے سپیدہ صبح
نمودار ہوا راجکمار فرش زمین پر ہی لیٹ گئے اور نیند آگئی کچھ دن چڑھے
عثمانخان وہان آیا اور راجکمار کو بیدار کرکے بعد ادائے تسلیم بلاکے چٹھی
حوالہ کی راجکمار چٹھی لیکر چپ چاپ عثمانکی جانب دیکھتے رہے عثمان نے
دل مین خیال کیا کہ اسوقت راجکمار کی طبیعت کو قرار نہین معلوم ہوتا دل
منتشر وغمگین نظر آتا ہے کچھ گفتگو کرنا مناسب نہین مگر پھر کچھ سوچکر بولا کہ کئی
دن ہوے یہ چٹھی ہمکو ایک شخص نے دی تھی اور ہمنے وعدہ اسکے پہونچا دینے کا
کرلیا تھا مگر آپ کی تکلیف بیماری کی وجہ سے اب تک ہم نہین لاے تھے
اب کہ وہ سبب رفع ہوا اور آپ کو بفضل خدا صحت وشفا حاصل ہوگئی اسواسطے
یہ چٹھی آپ کے پاس چھوڑی جاتے ہین بوقت فرصت آپ اسکو ملاحظہ فرمالیجیے
اور شام کے وقت ہم پھر حاضر ہون گے آپ جواب لکھہ رکھین ہم کاتب کے
پاس پہونچا دین گے یہ کہکر عثمان وہان سے چلا گیا اور راجکمار نے دل کو
جمع کرکے اول سے آخر تک اوس چٹھی کو پڑھا اور بعد ازان آگ روشن کرکے

اوسمین ڈال دیا جب تک وہ جل کر خاک نہو گئی اوسکو بہ نگاہ حسرت دیکھتے
رہے جب وہ بالکل جل گئی تب ایک نعرہ آہ بھر کر کہنے لگے کہ جس شے کے
دیکھنے سے کسی کی یاد آتی وہ تو جلکر خاک ہو گئی مگر یہ کافر دل ہمارا ایسا سخت
پتھر ہے کہ اسکو ذرا بھی آنچ نہین لگتی پھر اوسی حالت مین اوٹھکر حوائج ضروری
سے فراغت پاکر بارگاہ ایزدی مین سجدہ ادا کیا اور آسمان کی جانب دیکھکر
کہنے لگے کہ یا غفور الرحیم تیرے فضل وکرم کی امداد سے ہم اپنا دھرم نباہینگے
جو راجپوتونکا کام ہے اوسکو انجام پہونچائینگے صرف تیری نظر لطف و
رحم درکار ہے بے ایمان قتلو خانکا اپنے جیتے جی لوح ہستی سے نام مٹائینگے
اس معاملہ مین گو ہماری جان بھی جاتی رہے بدن کا بھی نقصان ہو جاوے
اسکا کچھ خوف و اندیشہ نہین جہان تک ان کی طاقت ہے وہان تک ہم
کبھی دریغ نہین کرینگے اور جو ہمارے حیطۂ اختیار و اقتدار سے باہر ہے
اوسمین تیری امداد و معاونت چاہیے اے عالم القلوب ماہر الغیوب سب
امور تجھہ پر ظاہر و باہر ہین اب ہم تلوتما کو مطلق نہین چاہتے اوسکا دیکھنا
ہمکو ناگوار ہے اول ہی جو اوسکی صورت دیکھی تھی وہ دلکو تکلیف دیتی ہے البتہ
جب تک ہم نہ مرینگے یہ تکلیف دل سے دور نہو گی یہ بخ اب ہمسے نہین بہا جاتا
صرف تیری مہر و عنایت کی دوا مطلوب ہے آیندہ شعر سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را پھر راجکمار اپنے بستر پر آلیٹے اور اسطرح تخیلات

حسرت آمیز کرتے رہے سہ پہر کے بعد عثمان اپنے اقرار کے بموجب راجکمار
کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ راجکمار چٹھی کا جواب طیار ہے یا نہین
راجکمار نے جواب لکھہ رکھا تھا وہ چٹھی عثمان کے حوالہ کردی عثمان کہنے لگا
کہ راجکمار قصور معاف ہو اس قلعہ مین ہم لوگونکا ایسا دستور ہے کہ جو کوئی شخص
کسیکو چٹھی لکھی اوسکو ہم بعد ملاحظہ کے بھیجتے ہین راجکمار کچھہ ناراض ہوکر بولے
کہ یہ بات زبا پر لانا فضول ہے چٹھی کھولکر پڑہ لو اگر دل چاہے بھیجدینا ورنہ
خیر عثمان نے چٹھی کھولکر پڑھی اوسمین صرف اسقدر درج تھا مضمون اسے
بدبخت بدنصیب ہم تیرا کہنا ہرگز نہین بھولین گے مگر جو تو پت پرتا یعنی خاوم
شوہر ہے تو جلد جس راہ تیرا شوہر گیا ہے تو بھی اوسی راہ روانہ ہو تب تیری
بدنامی ورسوائی خود بخود رفع ہوجاوے گی فقط ۔
عثمان اس مضمون مختصر بامعنی کو پڑھکر کہنے لگا کہ مہاراجکنوار آپ کا دل بھی بڑا
ہی سخت ہے راجکمار ہنسکر بولے کہ چٹھانون کے دل سے سخت نہین عثمان نے ذرا
رنجیدہ ہوکر کہا کہ چٹھانون نے آپکے ساتھہ کچھہ بُرا نہین کیا راجکمار بولے کہ
نہین جی ہم اپنے واسطے نہین کہتے ہین تم لوگون نے ہماری تواضع وخاطرداری
مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا ہے باوجود مخالفت ودشمنی کے بحالت
قابو وقدرت جان بخشی فرمائی ہے علاج ومعالجہ سے زندگی دوبارہ عطا کی ہے
مکان نفیس وعالی شان بستر وبالش نرم وگداز غذاے لطیف ونظیف کنیز وغلام

خدمت گذار غرض سب سامان آسایش و آرام کے موجود و مہیا ہین اس عنایت
و شرافت کو جو آپ کی جانب سے ہمارے حق مین ظاہر ہوئی ہم کبھی نہین بھولینگے
مگر عثمان اس آرام و آسایش کو ہم کچھہ مفید مطلب نہین سمجھتے ہین اگر ہم قیدی
ہین تو قید خانہ مین رکھو یہ تمھاری رعایت و عنایت ہمکو کچھہ بنفعت نہین بخشتی
اگر ہم قیدی نہین ہین تو اس سونے کے پنجرہ مین رکھنے سے ہمکو کیا مطلب ہے
عثمان نے سوچکر جواب دیا کہ راجکمار آپ ایسی فال بد کس لئے منہ سے
نکالتے ہین بُرے وقت کو از خود کیون بُلاتے ہین جو امر کہ انسان کو پیش آتا ہے
وہ بارادۂ تقدیر خود بخود پیش آجاتا ہے راجکمار بولے کہ تمھارے ان ملایم
بسترون اور پھولونکی سیج سے ہمکو وہ قید خانہ کے پتھر ہزار اطلس و دیبا
سے بہتر و برتر ہین اور اونہین کو تکیہ سنجاب و بالش قاقم سمجھتا اپھولونکا
عین دھرم اور خاص کام ہے ہم اسکو فال بد نہین سمجھتے ہین عثمان یہ سنکر
کہنے لگا کہ آپ کی اگر ایسی ہی مرضی ہے اور قید خانہ کے پتھرون ہی پر آرام
فرمانا منظور ہے تو ایسا ہی ہوجاوے گا راجکمار نے عثمان کی جانب بنظر سخت دیکھکر
کہا کہ عثمان بیشک اگر قتلو خان کو اوسکے اعمال کی سزا ہم نہ دے سکے تو جلاد کے
ہاتھہ سے ہمکو جان دینا عین ثواب ہے عثمان کہنے لگا کہ راجکمار ذرا ہوش
کرو بیٹھا نونکا قول بیجان نہین ہے جو کہین گے سو ہی کر دکھائین گے راجکمار
کہنے لگے کہ عثمان تم ہمکو ڈرد کھلاتے ہو راجپوت مرنے سے کبھی نہین ڈرتے ہین

اور موت کو کچھ خیال مین نہین لاتے عثمان بولا کہ نہین راجکمار ہم دونون
جانب کے حال سے اچھی طرح واقف ہین ہم کچھ تخویف نہین دیتے ہین بلکہ اسوقت
ایک خاص مطلب کے لیے آپ کے پاس آئے ہین راجکمار متامل ہوکر کہنے لگے کہ کہو
عثمان بولا کہ اب جو کچھ ہم آپ سے کہین گے وہ بحکم قتلو خان ہے ذرا غور سے
استماع فرماوین آپ جانتے ہین کہ اس جنگ ناواجب مین طرفین کی فوج
ولشکر کا زیان ہوتا چلا جاتا ہے صرف افغانونکی ہی آدمیونکا کچھ نقصان نہیں ہے
بادشاہی فوج بھی برابر ضایع ہوتی جاتی ہے فرض کیا کہ لشکر سلطانی بہت
صاحب طاقت ہے مگر افغان لوگ بھی اوس سے کچھ کم نہین ہین آپ کو
اس گڈھ مندارن ہی کی فتح کرنے مین پٹھانونکی طاقت معلوم ہوگئی ہوگی
راجکمار ہنسکر کہنے لگے کہ ہان پٹھان بھی کچھ چیز ہین عثمان بولا کہ خیر کچھ ہون
یا نہون ہم اپنی تعلی سے نہین کہتے ہین کچھ فخر جتلانے کی خواہش نہین مگر
ظاہر ہے کہ شاہ دہلی کے ساتھ پٹھانونکا ایک مدید سے خرخشہ و تنازع چلا
آتا ہے بلکہ بادشاہ نے دوچار مرتبہ ملک اوڑیسہ پٹھانون سے چھین
بھی لیا لیکن پٹھانون نے پھر اوسکو قبضہ شاہی سے نکال لیا یہ ضرور ہے
کہ ہر وقت فوج شاہی کے ساتھ جنگ وجدل کرنے مین پٹھان آرام و آسایش
سے نہ رہ سکین گے مگر بادشاہ بھی پٹھانون سے مخالفت و منازعت کرکے
ملک اوڑیسہ اپنے دخل مین نہین رکھ سکتے راجکمار آپ یہ خیال نفرماوین

کہ ہم یہ بات اپنے اظہار عظمت وطاقت کے لیے کہتے ہین فضل آلہی سے آپ بھی
دانا وہمہ دان وآئین سلطنت وحکومت رانی سے بخوبی ماہر وآگاہ ہین بھلا
غور تو کیجیے کہ دہلی سے اوڑیسہ کس قدر فاصلہ دور ودراز پر ہے اگر اب
شاہ دہلی نے بامداد وکمک مہاراجہ مانسنگھ پٹھانون کو مغلوب کرکے
اوڑیسہ لے لیا تو کیا ہے چند عرصہ بعد پٹھان پھر چھین لینگے اسیطرح پیشتر بھی بادشاہ
نے اوسکل اوڑیا لے لیا تھا لیکن کتنے دن تک وہ اوسکے قبضہ مین
رہا ویسے ہی اب بھی ہوگا آپ خوب خیال فرمالین اودھر مہاراجہ مانسنگھ
نے دلی کی جانب رخ کیا اور ادھر اوڑیسہ بادشاہ کے ہاتھہ سے گیا پٹھان
کچھہ بنگالی نہین ہین اپنا دخل اس ملک سے کبھی نہ چھوڑینگے اگر ایک
پٹھان بھی زندہ رہا تو اپنی حیات تک بادشاہ کا کبھی دخل نہونے دیگا
پس اس صورت مین راجپوتون اور افغانون کے خون سے ناحق وناروا
زمین سرخ کرنے سے کیا حاصل وفائدہ ہے یہ سب باتین سنکر راجکمار نے
کہا کہ تمھارا کیا منشا ہے تم کیا کرنا چاہتے ہو عثمان بولا کہ ہم اور کچھہ نہین
چاہتے ہمارے آقا صرف صلح کرنا چاہتے ہین راجکمار نے کہا کہ کن شرائط پر
صلح کرنا چاہتے ہین عثمان نے کہا کہ دونون طرف کے پلہ جھکین تب صلح
ہووے نواب قتلوخان ملک بنگالہ کو کہ جسکو اوسنے بہزار دقت ومشکلات
اپنے قبضہ مین کیا ہے چھوڑ دینے پر مستعد ہے اگر اکبر بادشاہ اوڑیسہ

دست بردار ہون اور اپنی فوج دہلی کو بلوا لین اور پھر عزم یورش نکرین
اس مین کچھ بادشاہ کا نقصان و ہرج نہین ہے بلکہ یک گونہ پٹھانونکا
ہی نقصان ہے کہ جو ملک اونھون نے بصد مشقت حاصل کیا تھا وہ
چھوڑے دیتے ہین راجکمار یہ تمام باتین سنکر کہنے لگے کہ یہ امر بہت
مناسب ہے لیکن ہمسے اس معاملہ مین گفتگو کرنے سے کوئی فائدہ مترتب
نہین ہوسکتا صلح کرنے یا نہ کرنے کے مالک مہاراجہ رانا سنگہ ہین اونکی
خدمت مین سفیر کیون نہین بھیجتے ہو عثمان نے کہا کہ اون کے پاس ہمنے
ایلچی بھیجا تھا مگر اون سے کسی شخص نے خلاف واقعہ ایسا کہدیا ہے کہ
پٹھانون نے راجکمار کو قتل کر ڈالا اس رنج سے مہاراجہ صاحب
پٹھانونکا نام تک بھی نہین سنتے ہین اگر آپ بذات خود تشریف لیجاکر
صلح کے باب مین اون سے تحریک فرماوین گے تو یقین کامل ہے کہ وہ
رضامند ہوجاوین گے یہ سنکر راجکمار بولے کہ اسبات کو صاف صاف
کہو اگر ہم یہان سے اپنی تحریر بھیجدین تو کیا مہاراجہ صاحب کو یقین آویگا
پھر ہمارے بذات خود جانے کے لیے کیون کہتے ہو عثمان بولا کہ سبب
یہ ہے کہ مہاراجہ رانا سنگہ ہمارے حال سے واقف نہین ہین آپ کے
تشریف لیجانے سے ہمارا سب حال اونپر منکشف ہوجائیگا اور جب درباب
صلح آپ اونکو کچھ کہین گے تو البتہ وہ رد نکرین گے یہ مطلب تحریر وکتابت سے

اچھی طرح حاصل نہین ہوسکتا ہے اس غرض سے نواب قتلوخان نے
آپ کی معرفت صلح کا ہونا تجویز کیا ہے راجکمار نے کہا کہ بہت اچھا ہم اپنے
والد کے پاس جانے سے کچھہ ناراض نہین ہین عثمان نے کہا کہ ایک
شرط اور ہے اگر مہاراجہ مانسنگہ صلح قبول نفرماوین اور آپ سے یہ کام
انجام کو نہ پہونچے تو آپ پھر ہمارے پاس واپس آجاوین راجکمار ہنسکر
کہنے لگے کہ اچھا اگر ہم اقرار کرجاوین اور پھر نہ آوین تو تم ہمارا کیا کروگے
عثمان مسکراکر بولا کہ سچ ہے مگر راجپوتونکا قول کبھی خلاف نہین ہوتا
راجکمار بولے کہ ہم اقرار واثق کرتے ہین کہ اپنے والد سے ملکر پھر لوٹ
آئینگے عثمان نے کہا کہ ایک بات کا اور بھی اقرار کرلیجیے گا یعنی مہاراجہ
مانسنگہ کے روبرو ہم لوگونکی مفید مطلب صلح کے باب مین آپ گفتگو کرین
راجکمار بولے کہ عثمان یہ اقرار ہم نہین کرسکتے ہین شاہ دہلی نے ہم
لوگونکو اس ملک کی تسخیر کے لیے بھیجا ہے کچھہ صلح ومصالحت کے واسطے
نہین بھیجا اس امر کا اختیار خود مہاراجہ صاحب کو بھی نہین ہے عثمان
رنجیدہ ہوکر کہنے لگا کہ راجکمار آپ تو راجپوتونکی طرح جواب دیتے ہین
خوب سوچ لیجیے گا کہ آپ کی رہائی کا یہان سے اور کوئی طریق نہین ہے
راجکمار نے کہا کہ ہماری رہائی سے شاہ دہلی یا راجپوتونکا کیا فائدہ ہے
بادشاہ کے لشکر مین سپاہی وافسر بہت ہین اور راجپوتون کے خاندان تو

لڑکی بہت ہین عثمان بلجاجت والحاح کہنے لگا کہ راجکمار آپ ہماری صلاح
قبول کرین اس اصرار و استبداد کو چھوڑ دین ہم صاف صاف کہتے ہین کہ
آپ کے ہی وسیلہ سے ہمارا مطلب حاصل ہوگا تو اب صاحب نے آپ کو
اب تک صرف اسی غرض سے نظر بند رکھا تھا اگر آپ یہ بات منظور نکرینگے
تو تو اب صاحب کو نہایت تکلیف کرنی پڑے گی راجکمار کبیدہ خاطر ہوکر
بولے کہ عثمان تم ہمکو پھر ڈر دکھلاتے ہو ابھی ہم قید خانہ مین جانے کو
راضی ہین عثمان بولا کہ راجکمار صرف قید خانہ ہی مین بھیجکر قتلو خان راضی
وخاموش نرہے گا بلکہ کچھ اور بھی کرے گا راجکمار تیوری چڑھاکر بولے
کہ بہت کرے گا قتل کراڈالے گا اور ہمارا کیا کرسکتا ہے یہ بات کہتے
راجکمار کی فرط غضب سے آنکھین سرخ ہوگئین عثمان یہ حال دیکھکر
کہنے لگا کہ راجکمار اب ہم رخصت ہوتے ہین جو ہمارے کرنے کا
کام تھا وہ ہم کرچکے اب قتلو خان کے حکم سے اور آدمی آکر جو کچھ کہے
وہ سن لینا یہ بات کہکر عثمان خان وہان سے چلا گیا تھوڑی دیر بعد ایک
اور افسر وہان آیا چار سپاہی شمشیر برہنہ کئے ہوے اوسکے ہمراہ تھے
راجکمار پوچھنے لگے کہ تم کیون آے افسر نے جواب دیا کہ آپکو یہان سے
دوسرے مکان مین چلنا پڑیگا راجکمار نے کہا بہت بہتر چلو یہ کہکر اونکے ساتھ
دوسرے مکان مین تشریف لیگئے +

ملاقات ہونا بملا کا تلوتماسے

دن گذرتے کچھ عرصہ نہین لگتا ہے آخر رفتہ رفتہ قتلو خان کی سالگرہ کا
دن بھی آپہونچا تمام قلعہ مین عیش و عشرت سور و سرور کی ایک دھوم مچ
گئی دیوان عام مین صبح سے شام تک بدستور ناچ رنگ کا جلسہ ہوتا رہا فقرا
اور گدا گرون کو نقد و جنس زر و گوہر کی خیرات ہوتی رہی دعوت کے لیے
انواع انواع اقسام کے طعمہ لذیذ و نفیس پکتے رہے اسیطرح وہ تمام دن
عیش و نشاط فرح و انبساط مین گذر گیا شام ہوتے ہی جابجا روشنی کے ٹھاٹھہ
باندھے گئے مردم فوج نوکر چاکر کنیز و غلام سب اپنے اپنے کار متعلقہ مین
مصروف ہوئے محلسرائے زنانہ مین ہر جگہہ رقص و سرود شروع ہوا قتلو خان
کی شب خوابی کی جگہہ طرح طرح کے جھاڑ فانوس شیشہ آلات سے
سجائے گئے شمعہاے کافوری روشن ہوئین بخورات عود و صندل
و عطریات وغیرہ سے تمام مکان بسایا گیا غلام و کنیزک اقسام اقسام
کے لباسہاے خوشرنگ پہنے ہوے اپنے اپنے رکابہ و خدمت پر حاضر
و موجود ہوے محفل کی ترتیب کا حکم ہوا تمام سامان آرایش کا اپنے اپنے
موقع پہ بوضع مرغوب و انداز خوش اسلوب سجایا گیا بیگمات محرم خاص
آرایش مین ہمہ تن مصروف ہوئین زرق برق کی پوشاکین زیب تن کین

زیورات وجواہرات سے عضو عضو کو از سر تا پا آراستہ و پیراستہ کیا قصہ کوتاہ
قلعہ مین کوئی ایسا متنفس نہ تھا جو اوسوقت مصروف کار یا مشغول تماشا نہو
کوئی گاتا تھا کوئی بجاتا تھا کہین تماشائیون نے چق چق کر رکھی تھی کہین
مینخوارون نے ہوحق کر رکھی تھی کہین دورسا غرچل رہا تھا کہین کونی مدہوش
وبیخبر پڑا تھا غرض کہ سب غافل ازکارخانہ تقدیر اسیطرح مخمور ومدہوش اپنے
اپنے کاروبار وعیش ونشاط مین بیخبر ہو رہے تھے از انجملہ وہ افسردہ دل قابو
یعنی بلا نیک خو زیور ولباس سے آراستہ وپیراستہ ظاہر مین نشاء حسن و
جمال سے مخمور ومسرور شیشۂ باطن دُرد وکلفت ورنج سے لبریز ومعمور آرائش
وزیبائش مخالف سے بظاہر خورم وبشاش مگر جی اوداس سینہ ودل
حسرت ویاس سے پاش پاش چہرہ پر شگفتگی دل مین غم جانگزا لب اُس
کلام سے آشنا فرو بظاہر ہم منگر گرچہ سرسبز ہم ✣ کہ ہمچو رنگ حنا
باطنم پر از خون است ✣ بے روک ٹوک ہر ایک مکان کو دیکھتی بھالتی
پھرتی تھی اسی طرح پھرتے پھرتے موقع وقت پاکر ایک مکان کے اندر
پہونچی اور دروازہ اوس مکان کا بند کر لیا مکان کے اندر ایک کمرہ تھا
اوسمین صرف ایک چراغ روشن تھا اور ایک طرف گوشہ مین پلنگ پڑا
ہوا تھا اور اوسپر چادر سے منہ سر لپیٹے ہوے تلوتما پڑی تھی بلا اوس
پلنگ کے برابر جاکر کھڑی ہوئی اور آہستہ سے کہنے لگی کہ مین آئی ہون تلوتما

یہ آواز سُن چونک کر دوپٹہ منہ سے اوتار بلا کو پہچانکر اوٹھ بیٹھی مگر کچھہ
جواب نہین دیا بلا نے پھر کہا کہ تلوتما مین آئی ہون تلوتما نے پھر بھی کچھہ جواب
نہین دیا اور ایک ٹک نظر باندھے ہوے بلا کے منہ کو تکتی رہی تلوتما کا وہ
چہرہ ہی نہین رہا وہ نوخیز حسن ہی اوڑگیا بدنہ شدت غم و الم سے تمام جھُریان
پڑگئین جسم خشک و لاغر ہوگیا وجود پر صرف ایک ہی کپڑا سو بھی میلا کچیلا
پل سر کے کھلے ہوے گرد و غبار سے بھرے ہوے زیور کے عوض صرف
جن جگہ زیور پہنے ہوے تھی اوسکے نشان بصورت زیور نمایان تھے بلا
پھر کہنے لگی کہ مین اپنے آنے کے لیے کہ گئی تھی سو حاضر ہون تو بولتی کیون
نہین تلوتما نے آہ سرد بھر کر کہا کہ جو کچھہ کہنا سننا تھا وہ کہ چکی اب کیا
کہین گے بلا نے اوسکی آواز سنکر پہچانا کہ تلوتما روتی ہے تب اوسکا منہ
اوپر کو اوٹھاکر دیکھا کہ انکھین پانی مین ڈبڈبا رہی ہین اور دوپٹہ کا پلہ
تمام بھیگا ہوا ہے اور بالین سر بھی آنسوون سے تر ہو رہا ہے بلا یہ حال
دیکھکر کہنے لگی کہ اسطرح شب و روز رونے اور آنسو بہانے سے بدن اور بھی
لاغر ہو جاوے گا سر دھونے لگے گا آنکھونکی روشنی جاتی رہے گی عنان
صبر دشکیب ہاتھہ سے نہ دو صبر رکھو پروردگار کچھہ اچھی ہی کرے گا تلوتما رو کر
بولی کہ اس بدن بیت الحزن کی حفاظت و قیام سے ہمین کچھہ مطلب نہین رہا
بلکہ یہی تعجب و افسوس ہے کہ ابتک یہ کیون بنا رہا بلا یہ کلام درد انگیز

شکیب رہا سنکر رونے لگی اور تھوڑی دیر بعد دم سرد بھر کر کہنے لگی کہ آج
کیا تجویز کروگی تلوتما بلا کی آرائشیں و پوشاک وغیرہ کو دیکھ کر بہت رنجیدہ ہو کر
بولی کہ ہم کیا تجویز کرین اور کسکی تجویز سے ہمکو کیا کام ہے بلا نے کہا کہ
تلوتما تم ہماری بات ہنسی اور دلگی سے نہ سمجھنا تمنے ابتک بھی قتلو خان کو نہین
جانا وہ اکثر کامون مین مصروف تھا اسلیے اوس شیطان نابکار نے ابتک
ہمسے اغماض و چشم پوشی کی آج اوسکی سالگرہ ہے ہم لوگون کو ضرور بلاج
گھر مین بلا دے گا و اللہ اعلم کسطرح پیش آویگا تلوتما بولی اس سے زیادہ
اور کیا پیش آویگا بلا متامل ہو کر کہنے لگی کہ دفعتاً اوس ستار و غفار کے
فضل و کرم سے نا امید و مایوس ہونا دلیل ضعف عقل ہے ابتک اوسکی
عنایت و لطف سے ہم لوگونکی جان اور ایمان بنا ہوا ہے جب تک بدن مین
جان رہے گی ایمان کو بھی رکھین گے تلوتما نے کہا کہ بلا یہ جو تم زیور پہن رہی ہو
سب اوتار ڈالو یہ لباس تمھین پہنے ہوے دیکھکر ہمارے بدن مین کانٹے
سے لگتے ہین بلا نے ہنسکر کہا کہ اے دختر عزیزہ ہمکو زیور و لباس پہنے ہوے
دیکھکر کچھ اعتراض مت کرو ہمکو بے ایمان نہ جانو یہ کہکر بلا نے ایک نہایت
تیز و شفاف چھری اپنے دامن مین سے نکالکر دکھلائی چراغ کی روشنی
مین وہ چھری جگمگاٹ کرنے لگی تلوتما متعجب ہو کر پوچھنے لگی کہ یہ تمنے کہان سے
پائی بلا نے کہا کہ کل اتفاقیہ یہان آسمانی آئی تھی اوسکی معرفت ابھی ام سوا

کے پاس سے سنگائی تھی تلوتما سنکر خاموش ہورہی اور خوف سے اوسکا بدن کانپنے
لگا پھر بلانے تلوتما سے پوچھا کہ کیا تم پوشاک نہین بدلوگی اور ناچ گھر مین نہین
جاؤگی تلوتما نے غمگین ہوکر جواب دیا کہ ہم کہین نہین جاوینگے بلانے کہا
کہ اسمین بھی تمھارا کچھ بچاؤ نہین ہے اوس ظالم کے پنجہ سے بچا رہنا امر محال
نظر آتا ہے یہ سنکر تلوتما زار زار رونے لگی بلانے اوسکو تشفی و دلاسا دیکر
کہا کہ گھبراؤ مت دلکو مضبوط و مستحکم رکھو ہم اس پنجۂ بلا سے تمکو چھوڑانے
کے لیے ایک تجویز معقول کرلاے ہین تلوتما یہ سنکر متعجبانہ بلا کے منہ کو دیکھنے لگی
بلانے عثمان خان کی انگشتری تلوتما کے حوالہ کی اور کہا کہ یہ انگوٹھی تم
باحتیاط اپنے پاس رکھو آدھی رات تک جشن سالگرہ کی دھوم دھام رہیگی
تب تک ہم قتلو خان کو ناچ تماشے مین لگائے رکھینگے تمھارے جانب
اوسکا خیال نہ آنے دینگے علاوہ ازین وہ یہ بات جان گیا ہے کہ ہم تمھاری
والدہ ہین بحالت موجودگی ہمارے وہ تمکو ہرگز نہ بلاوے گا تم ناچ گھر کی
طرف تو جانا نہین آدھی رات کے وقت قلعہ کے زنانہ دروازہ پر چلی جانا
وہان ایک آدمی تمکو اسی وضع کی دوسری انگوٹھی دکھلادیگا تم دونون
انگوٹھیونکو باہم مطابق کرکے اوس آدمی کے ساتھ بیشک چلی جانا جہان تم
جانا چاہوگی وہ بحفاظت ذخیریت تمام تمکو وہان پہونچادیگا مگر میری راے
مین تم ابھی رام سوامی کے مکان پر چلی جانا تلوتما اس امر عجیب و دور از خیال کو سنکر

بھلا سے پوچھنے لگی کہ یہ کیا بات ہے اور یہ انگشتری تمکو کسنے دی ہے بھلا نے
کہا کہ یہ ماجرا بہت طول وطویل ہے فرصت مین بیان کرینگے قابل ہے جسوقت
جامع المتفرقین ہمین تمھین پھر ملاے گا تمام سرگذشت سنائین گے اب تم
بلا وسوسہ واندیشہ جسطور سے ہمنے کہا ہے اوسیطرح عمل مین لانا تلوتما نے پھر
پوچھا کہ تمھارا کیا حال ہوگا تم کسطرح یہان سے نکلوگی بھلا نے کہا کہ تم ہمارا
فکر کچھہ مت کرو ہم بھی جلدی ہی کوئی تجویز اپنی رہائی کی کرکے تمھارے پاس
آجاوینگے یہ بات سنکر تلوتما کے دل کو گونہ تسکین وسرور حاصل ہوا اور
غنچۂ منقبض وہان کو خندہ سے آشنا کیا لیکن بھلا نے جو اپنا جانا بلتوی رکھکر
تلوتما کو آمادۂ رونگی کیا اسکا احوال اوسپر کچھہ ظاہر نہوا بھلا تلوتما کو ہنستے
ہوے دیکھکر بہت خوش ہوئی اور جوش محبت سے آنکھون مین آنسو آگئے
پھر کہنے لگی کہ لو خدا حافظ اب ہم جاتے ہین تلوتما بجالت دل شکنی آہستہ
آہستہ کہنے لگی کہ شاید تمکو قلعہ کے اور لوگونکا بھی کچھہ حال معلوم ہوگا ہمارے
دوست آشنا غریب واقارب سب اچھی طرح ہین ذرا اسکا حال تو بتاتی جاؤ
بھلا نے خیال کیا کہ دیکھو اسوقت آفت زا مین بھی تلوتما کے دل سے
کنور جگت سنگھ نہین بھولے اور یہ استفسار کرنا یہ واشارہ مین صرف
نبظر انکشاف حال راجکمار کے ہے اور بھلا کے پاس جو راجکمار کی چٹھی آئی تھی
اوسکا تذکرہ بھی اوسنے کچھہ نہین کیا تھا بدین خیال کہ مبادا اوسکے ذکر سے

تلوتما کی طبیعت کو صدمہ پہونچے مگر اوسوقت تلوتما کے سوال کا صرف اسقدر جواب دیا کہ راجکمار قلعہ کے اندر بہمہ جہت تندرست و راضی و خوش ہین تلوتما یہ سُنکر چپ ہو رہی اور بملا اوسکی پیشانی پر بوسہ دے خیرباد کہکر بادل پر درد و خاطر پژمردہ وہان سے رخصت ہوئی ۔

تلوتما کا راجکمار کے پاس جانا اور پھر ابھی رام سوامی کے مکان پر آنا

بملا جب وہان سے روانہ ہوئی تلوتما عالم تنہائی مین طرح طرح کے اندیشہ و خیالات کرنے لگی کبھی عالم سرور و نشاط انکھونمین سما جاتا تھا کبھی غبار غم و اندوہ دل پر چھا جاتا تھا جب یہ خیال آجاتا کہ اس بلاے پر آفت سے طریقہ رہائی کا ملا اور بملا کی ہمدردی و دلسوزی سے یہ نعمت غیر مترقبہ حاصل ہوئی تب دلکو فرحت و کشادگی حاصل ہوتی تھی اور جب یہ فکر ہوتا کہ اب یہان سے نکل کر کس جگہہ جائیے کسکے تئیں لیجیے نہ کوئی ٹھکانہ ہے نہ آشنا ہے باپ ہے نہ ماہے کون سر پر ہاتھہ دھریگا کون تسکین دیگا تب غمگین ہوکر رونے لگتی یہ افکار دل سے فرو نہونے پاے تھے کہ ایک نیا فکر خاطر سوز یہ پیدا ہوا کہ راجکمار کو صحیح و تندرست تو ہین مگر کہان ہین کسطرح ہین کس حالت مین گذرانتے ہین شاید وہ بھی مقید ہی ہون یہ سوچ کرتے کرتے تلوتما رونے لگی اور دل مین کہنے لگی کہ افسوس راجکمار کو بھی ہمارے بخت سیاہ

کی برگشتگی نے اثر کیا ہمارے ہی باعث سے اونھون نے انواع تکالیف جراحات
اور زخمونکی اوٹھائین ہمارے ہی واسطہ شدائد وسختی قید کی اپنے اوپر گوارا
کی اگر اونکے واسطے ہم اپنی جان بھی نثار کردین تو بھی اونکے احسان ومروت کا
عوض ایک ذرہ ہمسے ادا نہین ہوسکتا ہے جس قید خانہ کو راجکمار اپنے چہرہ
رخشان سے غیرت انوار مشرق ورشک خانہ خورشید کررہے ہین وہ کیسی جگہ
ہوگی کوئی اونکے پاس جاسکتا ہے یا نہین وہ اپنے دل مین کیا کیا فکر واندیشہ
کرتے ہون گے اے دل کبھی وہ ہمکو بھی یاد کرتے ہین یا نہین شاید کرتے ہون
مگر ہم جو اونکے قید ہونے کا باعث ہوے ہین اپنے دل مین ضرور ہمکو برائی سے
یاد کرتے ہون گے نہین دل یہ خیال تیرا بیجا ہے راجکمار ہر دل عزیز سراسر اندیش
نیک نیت ہین وہ کبھی کسیکا برا نہین چاہتے خیال مین بھی کسیکی بدی نہین
لاتے مگر یہ کمال افسوس ہے کہ ہمکو وہ بھول ضرور گئے ہونگے ہم جو پٹھانونکی
قید مین ہین اس بات کو خیال کرکے شاید کچھ دل مین کسیطرحکا شک وشبہ بیجا
کرتی ہون مگر نہین وہ ایسا خیال ہرگز نہین کرین گے جیسے وہ قلعہ مین قید ہین
ویسے ہی ہم بھی قید ہین پھر کیونکر ہمارے اوپر بدگمانی لاسکتے ہین اور اگر کچھ
گمان بد اونکے دل مین آیا بھی تو ہم اونکے قدم پکڑ کر سمجھالین گے اگر نہین سمجھینگے
تو اونکے قدمون ہی مین اپنی جان نثار کردینگی زمان سابق مین اگر عورتون پر
کسیطرحکا شبہ ناشی ہوتا تھا تو واسطہ ثبوت عفت وصفائی جرم کے ہاتھون پر

آگ رکھکر امتحان کرتے تھے اب وہ تصدیق و آزمایش متروک ہے مگر ہم اپنی راستی و بیگناہی کے ثبوت پر اونکے روبرو آتش سوزان مین اپنے تن بدن کو جلاکر خاک کر دینگے پھر خیال آیا کہ راجکمار سے کب اور کسطرح ملاقات ہوگی وہ کیونکر یہان سے رہائی پا دینگے اور جو اون سے ہماری ملاقات نہوئی تو یہان سے چھوٹنے کا فائدہ ہی کیا ہوا اگر اس انگشتری کے ذریعہ سے اونکی خلاصی ممکن ہو تو ہم اونکے پاس بھیجدین مگر کسکے ہاتھہ بھیجین کون لیجاوے اگر ہمارے اور راجکمار کے ملاقات ہوئی تو ہم اون سے کیا کہین گے کسطرح شوق باطنی جتائین گے الغرض تلوتما ایسے ایسے افکار و خیالات مین مستغرق تھی کہ اسی اثنا مین ایک کنیزک اوس مکان مین آئی تلوتما نے اوس سے دریافت کیا کہ کسقدر رات گذری ہے اوسنے جواب دیا کہ نصف شب گذر گئی ہے تلوتما اوس کنیزک کے چلے جانے کا انتظار دیکھتی رہی جب وہان سے وہ اپنا کام کرکے چلی گئی تب تلوتما انگوٹھی ہاتھہ مین لیکر اوس مکان سے نکل روانہ ہوئی اس مکان کے محافظ خواجہ سرا وغیرہ جس قدر جابجا تعینات تھے سب الگرہ کی خوشی مین مشغول اور نشۂ شراب مین بیہوش و مجہول ہو رہے تھے کسی نے اسکو نہ دیکھا اور جو کسی نے دیکھا بھی تو کچھہ نہ پوچھا کہ کون ہے مگر تلوتما کے دلپر دہشت چھا گئی چلتے چلتے پیر کانپنے لگے پھر بھی دلکو قوی کرکے قلعہ کے زنانہ دروازہ کی طرف روانہ ہوئی جب دروازہ پر پہونچی تو وہان بھی پہرہ والے

ومحافظ سب نشۂ شراب مین بیخود و مست پڑے تھے کسی نے تلوتما کو نہ دیکھا ایک
سپاہی اوس دروازہ مین کھڑا تھا اوسنے تلوتما کو ٹوک کر کہا کہ آپ کے ہاتھہ
مین انگوٹھی ہے تلوتما نے اوسکو انگوٹھی دکھلائی سپاہی نے تلوتما سے انگوٹھی
لیکر اور دوسری انگشتری سے مطابق کرکے کہا کہ آپ جہان جانا چاہین ہمارے
ساتھہ بلاخوف وخطر چلی آئیے ہم بخیر وعافیت تمکو وہان پہونچا دینگے تلوتما
چپکے چپکے اوسکے ہمراہ روانہ ہوئی جیسے اس دروازہ مین محافظ وغیرہ مست و
مدہوش ہو رہی تھی ویسا ہی سب دروازونکا حال تھا کسی نے کچھہ روک ٹوک نہین
کی جب سب ڈیوڑہیونکو طے کرکے قلعہ کے دروازہ بیرونی پر پہونچی وہان
سپاہی کہنے لگا کہ اب جہان آپ فرمائین وہان پہونچا دین تلوتما کو اگرچہ
بھلا نے کہدیا تھا کہ ابھی رام سوامی کے پاس چلی جانا مگر وہ خیال مطلق نرہا
سوائے راجکمار کے اوسوقت کوئی یاد نہ آیا اور بحالت جذبۂ شوق وبیقراری
دل یہی لفظ تلوتما کی زبان سے نکلا کہ جگت سنگھ سپاہی کہنے لگا کہ جگت سنگھ
قیدخانہ مین ہین وہان کوئی نہین جاسکتا ہے لیکن ہمکو ایسا حکم ہے کہ جہان تم
جانا چاہوگی وہان تمکو پہونچا دین گے یہ کہکر سپاہی پھر قلعہ کے اندر لوٹا تلوتما کو
فکر ہوا کہ اب پھر قلعہ مین کسواسطے لیجاتا ہے مگر مردہ بدست زندہ ناچار اوسکے
ساتھہ چپ چاپ روانہ ہوئی جس مکان مین راجکمار تھے وہان پہونچکر سب
پہرہ والونکو مستعد وہوشیار پایا ایک سپاہی سے دریافت کیا کہ راجکمار

کہان ہین اوسنے باشارہ انگشت نشان دیا کہ اس مکان مین ہین پھر سپاہی نے
پوچھا کہ جاگتے ہین یا سوتے ہین پہرہ والے نے جواب دیا کہ ابھی اونکی آواز
ہمنے سنی تھی معلوم ہوتا ہے کہ جاگتے ہین سپاہی نے کہا کہ دروازہ کھول دو
اس عورت کو لیکر ہم اونکے پاس جاوینگے پہرہ والے نے کہا کہ ہمکو ایسا حکم نہین ہے
اسوقت ہم کسیکو اندر نہین جانے دینگے سپاہی نے عنما نخانکی انگوٹھی دکھلاکر
کہا کہ اس نشانی کے ذریعہ سے ہم یہان آے ہین پہرہ والے نے خاموش ہوکر
دروازہ کھولدیا دروازہ کھلنے کی آواز سنکر راجکمار خواب سے چونک پڑی اور
پلنگ پر اوٹھکر بیٹھے تلوتما سپاہی کے پیچھے پیچھے اوس مکان کے نزدیک
پہونچی مگر غایت اضطراب وشدت شوق سے اوسکے پانون کانپنے لگے چل
نہ سکی مکان کا دروازہ پکڑکر وہین مکھڑی ہوگئی سپاہی نے کہا کہ مکھڑی کیون
ہو اندر جاؤ تلوتما نے کچھ جواب ندیا سپاہی نے دل مین خیال کیا کہ شاید یہان
جانے سے ناراض ہے تب کہنے لگا کہ اگر یہان جانا منظور نہین تو خیر لوٹ چلو
اس جگہہ مکھڑی رہنے کا کام نہین ہے مگر تلوتما کا قدم پیچھے کو بھی نہین ہٹتا تھا
نقش دیوار کی مثال دروازہ کی چوکھٹ پکڑی ہوئی بے حس وحرکت مکھڑی
تھی جب سپاہی نے بار بار تقاضا کیا کہ ادھر آؤ یا اودھر جاؤ یہان مت مکھڑی
رہو تب تلوتما بمشکل تمام دل کو تھامکر پانون اوٹھاکر مکان کے اندر چلی گئی
اور وہان جاکر راجکمار کے چہرہ ہوش ربا حور فریب کو دیکھکر مطلق ایک قدم

اوٹھاے

اوٹھانے کی بھی طاقت نرہی دیوار کو پکڑ نیچے منہ کر کھڑی ہو رہی اور راجکمار بھی
اوسوقت تلوتما کو نہ پہچان سکی دل مین غور کیا کہ اسوقت عورت کے آنے کا
یہان کیا کام ہے اور اگر آئی بھی ہے تو دیوار پکڑے نیچے منہ کیے کیون کھڑی ہے
آگے کیون نہین آتی یہ سوچکر راجکمار نے بذات خود دروازہ کے قریب آکر تلوتما کو
دیکھکر پہچان لیا کچھہ عرصہ تک دونونکی چار چشمی رہی پھر تلوتما نہایت بیتاب
وبیقرار ہوکر راجکمار کے پانو پر گر گئی راجکمار اوس سے ذرا علیحدہ ہو کر کھڑے
ہو گئے اوسوقت تلوتما شاخ خزان زدہ کے مانند پژمردہ ہو کر مرجھا گئی منہ خشک
ہو گیا زبان بند ہو گئی راجکمار اوس سے بات کرنے کو بولے کہ اے **سیرندر سنگھ**
کی لڑکی یہ کلام سنتے ہی تلوتما کے دل مین تیر سا پار ہو گیا کہ آیا اس موقع
کی یہی گفتگو تھی اسوقت اسی نام سے پکارنا چاہیے تھا کیا جگت سنگھ **تلوتما**
نام بھول گئے ہین تلوتما اس دردِ دلی اور حسرت سے صم وبکم ہو گئی پھر راجکمار
کہنے لگے کہ یہان کیون آئی ہو تلوتما کا اوسوقت تمام سر گھومتا تھا آنکھون مین
اندھیرا چھا گیا تھا تمام مکان چکر کی طرح چرخ کھاتے نظر آتی تھی غایت بیتابی
وریخ درونی سے بیقرار ہو کر ایک دیوار پر سر رکھکر کھڑی ہو گئی اور کچھہ جواب
اوسکے منہ سے نہ نکلا راجکمار دیر تک منتظر جواب رہے مگر وہان کلام کرنے کا
کسکو ہوش تھا دلکا کچھہ ٹھکانا ملے تو بات کرنے کا یہانا ملے جب کچھہ جواب
نہ پایا تب پھر راجکمار بولے کہ تم خواہ مخواہ کیون تکلیف اوٹھاتی ہو جاؤ اون

پہلی باتون کو دل سے بھلا دو وہ بھی ایک عالم تھا کہ آنکھون مین سے گذر گیا
تلوتما اگرچہ اول ہی سکتہ کیسی حالت مین بیخود ہو رہی تھی مگر اس کلام خلاف
امید کو سنکر بیتاب ہو کر زمین پر گری کہ جیسے برگ خزان زدہ خشک ہو کر
شاخ سے جھڑ پڑتا ہے راجکمار نے نزدیک جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ تلوتما کا
سانس بند ہے دم نہین چلتا غشی طاری ہے کلیجہ چھاتی مین تڑپ رہا ہے
پسینہ پر پسینہ آتا ہے موت کے آثار پیدا ہوتی جاتے ہین یہ حالت دیکھکر
راجکمار اپنے دوپٹہ سے تلوتما کو ہوا کرنے لگے مگر پھر بھی اوسکو کچھہ افاقت نہوئی
تب راجکمار نے سپاہی ہمراہی تلوتما کو آواز دیکر کہا کہ اسکو یکایک غش آگیا ہے
تم زنانہ محل سے کسی کنیز ک کو بلا لاؤ جب سپاہی جانے لگا تب راجکمار پھر کہنے لگے
کہ سنو زنانہ محل مین خبر کرنے سے اسبات کا شور وغل ہو جاے گا قطع نظر ازین
آج عیش و نشاط کے جلسے چھوڑ کر یہان کون آوے گا سپاہی بولا کہ سچ ہے
اور پہرہ والے بھی یہان کسیکو نہین آنے دینگے اور نہ ہماری اسقدر مجال ہے
کہ کسیکو بیحکم لیکر آوین راجکمار نے بعد غور جواب دیا کہ اسکی ایک تدبیر ہے تم
جلد جاکر عائشہ نواب صاحب کی صاحبزادی کو ہماری طرف سے اسبات کی
خبر دو سپاہی بموجب حکم راجکمار اوسطرف روانہ ہوا اور راجکمار تلوتما کو بدستور
ہوا کرتے رہے اور عالم تنہائی مین اوسکے سرہانے بیٹھے ہوے با دل بیقرار
سوچتے رہے کہ اگر عائشہ کو اسوقت خبر نہ ہوسکی یا اوس سے کوئی تدبیر نہ بن آئی

تو کیا ہوگا اسوقت تلوتما اپنی جانپر کھیل رہی ہے اُنکو کسطرح ہوش مین لاوینگے
اسی سوچ مین تھے کہ تلوتما کو کچھہ کچھہ ہوش آنے لگا اور دروازہ کے سامنے ایک
سپاہی اور دو عورت آتے ہوے نظر پڑے اون مین سے ایک عورت برقعہ سر پر
ڈالے ہوے بخرام ناز چلی آتی تھی اوسکے رفتار و انداز و وضع سے راجکمار
نے جانا کہ عائشہ ہے اور اوسکے ہمراہ دوسری عورت کنیز ک ہے جب وہ مکان
کے اندر آنے لگین پہرہ والے نے سپاہی ہمراہی سے پوچھا کہ آیا انکو بھی
اندر جانے دین سپاہی نے جواب دیا کہ ہم کچھہ نہین جانتے تمکو اختیار ہے
پہرہ والے نے ان دونو کو اندر جانے سے منع کیا تب عائشہ نے منہ سے برقع
اوٹھا کر پہرہ والے سے کہا کہ تم ہمکو کس لیے روکتے ہو اس باب مین تمکو کسطرح
خوف و اندیشہ نہین ہے پہرہ والے نے عائشہ کو دیکھتے ہی جھک کر سلام
کیا اور دست بستہ ہو کر بولا کہ اس غلام کی تقصیر معاف ہووے بوجہ نادانستگی
یہ لغزش واقع ہوئی آپ کو کہین جانے کی ممانعت نہین ہے القصہ عائشہ مکان
کے اندر داخل ہوئی اور بعد ادائے سلام راجکمار سے کہنے لگی کہ کیا حکم ہے راجکمار
نے زبان سے کچھہ جواب نہین دیا مگر بہ اشارہ انگشت تلوتما کو دکھایا عائشہ نے
راجکمار سے پوچھا کہ یہ کون ہے راجکمار کچھہ شرمگین ہو کر بولے کہ بیرندر سنگھ کی
لڑکی ہے عائشہ نے فوراً اس بات کے سنتی ہی تلوتما کو اوٹھا کر اپنی گود مین
بٹھا لیا اور کنیز ک کے ہاتھہ جو شیشہ گلاب اور پیالہ شربت لوا کر لائی تھی

تلوتما کو شربت پلا کر چہرہ پر گلاب چھڑکنے لگی اور کنیز کو پنکھا کرتی رہی تھوڑی
دیر مین اس تدبیر و تبرید سے تلوتما کی بیہوشی جاتی رہی اور اوٹھکر چارونطرف
نظر کرنے لگی اوسوقت اوسکو جو بلانے ابھی رام سوامی کے پاس جانے کی
ہدایت کی تھی وہ بات یاد آئی اور وہان سے جانے کا ارادہ کیا مگر اسقدر طاقت
وتوانائی نہ تھی کہ ایک قدم بھی اوٹھاسکے پیرون سے طاقت رفتار کافور
منزل مقصود صد فرسنگ دور دل مین راجکمار کے جدائی کا درد وجود
سراپا غم پر وردبیتاب ہوکر بیخودی کے عالم مین پھر بیٹھ گئی عائشہ نے تلوتما کا
ہاتھہ پکڑکے کہا کہ بہن تو اتنی جلدی کیون کرتی ہے ابھی تجھہ مین طاقت
چلنے کی اچھی طرح نہین آئی بالفعل ہمارے مکان پر چلکر کوئی دم آرام لے جب
طبیعت کو افاقت ہووے تب جہان تمھارے جانے کا ارادہ ہوگا وہان
پہونچا دینگے تلوتما نے کچھہ جواب نہین دیا مگر عائشہ نے سپاہی کی زبانی
سب حال سن لیا تھا اسلیے تلوتما سے پھر کہنے لگی کہ تم ہماری بات کو لغو مت
سمجھو کسی نوع کا وسوسہ خاطر مین نہ لاؤ گو ہم تمھارے دشمن کی لڑکی ہین مگر کسی
امر بیجا کو بھول کر بھی خیال مین نہ لانا ہم کسی سے تمھارا راز افشا نہین کرینگے
رات باقی رہتے رہتے کنیز ک کے ساتھہ جہان جانا چاہو گی وہان تمکو بحفاظت
وخیریت تمام پہونچا دینگے عائشہ کی ایسی میٹھی میٹھی باتین دلسوزی کی سنکر تلوتما کے
دل مین اعتبار پیدا ہوگیا مگر اوسوقت نہ وہ وہان ٹھہر سکتی تھی نہ تاب

چلنے کی رکھتی تھی عائشہ نے کہا کہ مین تم اپنی طاقت سے نہین چل سکتی ہو
اس کنیزک کا ہاتھہ پکڑکے چلو تلوتما کنیزک کا ہاتھہ پکڑ آہستہ آہستہ وہان سے
چلنے لگی اور عائشہ نے بھی راجکما سے رخصت چاہی مگر راجکمار خاموش ہوکر
عائشہ کی جانب دیکھتے رہے عائشہ نے سمجھا کہ راجکمار کچھہ کہا چاہتے ہین
یہ خیال کرکے کنیزک کو کہا کہ تم تلوتما کو لیجا کر ہماری خواب گاہ مین پہونچا
آؤ اور پھر واپس آکر ہمکو لیجانا کنیزک یہ سنکر تلوتما کے ساتھہ روانہ ہوئی
اور راجکمار دل مین خیال کرنے لگے کہ یہ ہماری اور تلوتما کی ملاقات آخری
تھی دم سرد بھرکر تلوتما کو جاتے ہوے دروازہ کی جانب دیکھتے رہے اور
تلوتما بھی پیچھا پھیر پھیر راجکمار کو بنگاہ حسرت دیکھتی جاتی تھی اور سوچتی جاتی
تھی کہ بس ہماری اور راجکمار کی ملاقات اخیر ہوچکی اوسوقت سپاہی
ہمراہی نے کہا کہ ہمکو رخصت ہو تلوتما کچھہ نہ بولی کنیزک نے کہا کہ اچھا جاؤ
سپاہی بولا کہ عثمانخان کی انگشتری ہمکو واپس دیدو تلوتما نے انگوٹھی سپاہی
کے حوالہ کی اور عائشہ کی خواب گاہ مین پہونچکر کچھہ دیر دم لیکر آسمانی کے ساتھہ
ابھی رام سوامی کے پاس روانہ ہوئی +

عثمانخان کا قید خانہ مین آنا اور عائشہ سے جواب سخت پانا

بعد روانگی تلوتما کے عائشہ مکان کے اندر آکر پلنگ پر بیٹھہ گئی اور راجکمار اوسکے

پاس ایک ستون سے کمر لگا کر کھڑے ہو گئے عائشہ نے راجکمار سے پوچھا کہ
اسوقت آپ کے انداز سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ آپ کچھہ کہنا چاہتے ہین جو
کام آپ کا ہمارے متعلق ہو اوسکو بے تکلف فرمائیے اوسکے انجام دہی مین ہم
اپنی سعادت سمجھتے ہین حتی الوسع بخوبترین وجہ اوسکا انصرام ہو جائیگا راجکمار
کہنے لگے کہ عائشہ اسوقت ہمارا کچھہ کام نہین ہے اور نہ کسی کام کے واسطے ہم تمکو
تکلیف دے سکتے ہین صرف ہمکو یہ خیال ہے کہ جس حالت مین ہم مبتلا ہین اوس سے
ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ پھر ہمارے تمھارے ملاقات نہین ہو گی یہ آجکی ملاقات
اخیر متصور ہے جو جو الطاف وعنایات تمنے ہمارے حال پر کئی ہین اور
ہر ایک امر مین امداد پہونچائی ہے اوسکے دام احسان مین ہم ایسے بند ہے ہین
کہ مدت العمر نہین چھوٹ سکتے اور خوب جانتے ہین کہ اسکا عوض ہمسے کبھی ادا
نہین ہو سکے گا لیکن اگر کبھی اتفاقات زمانہ سے ہمکو ایسا دن نصیب ہو وے
کہ ہم کسی قابل ہون تو تم بلا تکلف فرمائش کرنا ہم بسر وچشم اوسکو بجا لاوین گے
راجکمار کے اس کلام عاجزانہ سے جو کمال مایوسی سے بھرا ہوا تھا عائشہ کے
دل مین ایک درد پیدا ہوا اور کہنے لگی کہ راجکمار آپ ایسی بیقراری وبیصبری
کی بات کسواسطے زبا پر لاتے ہین اگر آج دن برگشتہ ہے تو کل یہ نہین رہیگا
آج تکلیف ورنج ہے تو کل عیش وراحت کا گنج ہے ہمت استوار مایہ بہبود ہے
صبر وشکیب مین سراسر سود ہے راجکمار بولے کہ ہم کچھہ عجز وانکسار سے یہ بات

نہین

نہین کہتے بلکہ اب ہمکو زندگی کی خواہش نہین رہی جینے سے جی بھر گیا ہے ارادہ
صادق سے ہم اپنی جان یہین چھوڑا چاہتے ہین اور یہی غرض ہے کہ ہم اپنا
قید خانہ سے رہا ہونا نہین چاہتے عائشہ کا اس سوز و گداز کی گفتگو سے دل
بھر آیا آنکھین ڈبڈبا آئین بالفت تمام اپنے دست نازک مین راجکمار کا ہاتھہ
پکڑ کر اونکے منہ کی جانب دیکھنے لگی اور کچھہ زبان سے کہنی لگی مگر صرف آدھا
نام راجکمار کا زبان سے نکلا کہ جگت پھر دل بھر آیا اور بولا نگیا تھوڑی
دیر خاموش رہی اور پھر دل پریشان کو جمع کر کے کہنے لگی کہ جگت سنگھہ تمھارے
دل مین اس شدت سے غم و رنج کیون پیدا ہوا تم ہمکو بیگانہ مت سمجھو اگر تم
ہمارے قول کو باور کرو تو ہم کہین کہ بیرندر سنگھہ کی دختر نیک اختر کیا ۔ اتنے
ہی الفاظ عائشہ کی زبان سے نکلے تھے کہ راجکمار بول اوٹھے کہ اسبات کو کھولکر
کہنے سے کچھہ حاصل نہین وہ بھی ایک خواب تھا کہ گذر گیا عائشہ یہ سنکر چپ
ہو گئی اور راجکمار بھی خاموش ہو رہے عائشہ راجکمار کا ہاتھہ اپنے ہاتھہ مین
لیے ہوے اور اونکے ہاتھہ پر اپنی ٹھوڑی دھرے ہوے متفکرانہ بیٹھی رہی اسی
اثنا مین راجکمار کے ہاتھہ پر عائشہ کے آنسو کا قطرہ پڑا راجکمار اوسکے طرف
دیکھنے لگی معلوم ہوا کہ عائشہ روتی ہے اور اوسکے رخسار و پر برابر آنسو بھی چلے
جاتے ہین راجکمار متعجب ہو کر بولے کہ عائشہ تم روتی ہو عائشہ نے کچھہ جواب
نہین دیا راجکمار کا ہاتھہ پکڑ کر اپنے داہنے طرف پلنگ پر بٹھالیا اور کہنی لگی

کہ جگت سنگھ یہ بات ہمارے خواب وخیال مین بھی نہ تھی کہ ہم اسحالت مین تمکو تنہا چھوڑکر رخصت ہوکر جاوین گے ہم اپنے اوپر ہزار طرح کی رنج وتکلیف گوارا کرسکتے ہین لیکن اس امر کی ہمسے برداشت نہین ہوسکتی کہ تمکو قید خانہ مین بحالت تنہائی چھوڑکر چلے جاوین جگت سنگھ تم ہمارے ساتھہ چلو اور اصطبل مین جو اچھا سا اچھا گھوڑا تمکو پسند آوے اوسپر سوار ہوکر روانہ ہو اوسوقت یہ کلام محبت آمیز عائشہ کا سنکر راجکمار کے دل مین اسقدر ثبات وقرار پیدا ہوا کہ جیسے بارگاہ مجیب الدعوات سے بروقت قبول دعا وحصول مراد دل قوی ومسرور ہوجاتا ہے راجکمار نے اسبات کا کچھہ جواب نہین دیا عائشہ پھر کہنے لگی کہ جگت سنگھ آؤ اوٹھو چلو راجکمار متامل ہوکر پوچھنے لگے کہ عائشہ کیا تم ہمکو قید خانہ سے چھوڑا دوگی +

عائشہ - اسی وقت +

راجکمار - آیا اپنے والد کے حکم سے +

عائشہ - نہین اسبات کا تم کچھہ فکر واندیشہ مت کرو جب تم چلے جاوگے ہم پیچھے اپنے باپ سے کہدینگے +

راجکمار - مگر پہرے والے کسطرح جانے دینگے +

عائشہ نے اوسوقت اپنے گلے سے موتیون کا ہار توڑکر راجکمار کو دکھلایا اور کہا کہ پہرہ والے کے مارنے کو یہ کافی ہے ع زر برسر فولاد منہی نرم شود +

راجکمار۔ تمھارا باپ تمکو تکلیف پھونچا دیگا +
عائشہ۔ کچھہ مضایقہ نہین وہ رنج و تکلیف ہم سب گوارا کرلینگے +
راجکمار۔ عائشہ ہم نہین جائین گے +
عائشہ کا چہرہ یہ سُنکر خشک ہوگیا اور آب دیدہ ہوکر پوچھنے لگی کہ راجکمار کیون نہین جاؤگے +
راجکمار۔ عائشہ ذرا خیال توکرو کہ تمھارے باعث سے ہماری جان بخشی ہوئی شداید و آلام ہماری سے آرام پایا اگر ہمارے باعث سے تمکو کسیطرحکی تکلیف پھونچے تو یہ امر کسقدر نامناسب ہے +
عائشہ۔ کیا راجکمار تم حقیقت مین نہین جاؤگے +
راجکمار۔ نہین ہرگز نہین جائین گے +
عائشہ یہ سنکر چپ ہورہی اور اوسکے آنکھون سے آنسو جانے لگے راجکمار عائشہ کو روتا دیکھہ نہایت بیقرار ہوکر کہنے لگے کہ عائشہ تم کیون روتی ہو اگر کوئی امر مانع نہو تو اسکا سبب ہمسے بیان کرو اگر کوئی بات ہمارے قابل ہوگی تو اوسکی تعمیل ہم بسر و چشم کرینگے اور تمھارے باپ کے زندان مین ہمارے موافق بہت سے قیدی ہین ہمارے لیے تم کیون بکدر و ملول ہوتی ہو عائشہ نے راجکمار کی بات کا کچھہ جواب نہ دیا اور اپنے دوپٹہ کے پلّے سے آنسو پوچھنے لگی پھر تھوڑی دیر بعد کہنے لگی کہ راجکمار ہم پھر تمھارے پاس نہین آوینگے یہ کہکر پھر چپ ہورہی

اوسوقت یہ دونون نیچی گردن کیے خاموش بیٹھے تھے کہ اتنے ہی مین وہان
عثمانخان پھونچا مگر ان دونون نے کہ سر بگریبان کیے ہوے بیٹھے تھے اوسکو نہین
دیکھا ایک ساعت تو وہ چپکا کھڑا رہا پھر خفا ہوکر بولا کہ اے نواب زادی
یہ کچھہ اچھی بات ہے یہ آواز سنکر دونون نے اوپر کو سر اوٹھایا اور دیکھا کہ
عثمانخان کھڑا ہے عثمان سب حال عائشہ کے آنے اور تلوتما کے پھونچانے کا
سپاہی نگشتری وارسی سنکر عائشہ کے سراغ مین آیا تھا راجکمار نے عثمان کو دیکھکر
دل مین اندیشہ کیا کہ مبادا عائشہ کو اسکے ہاتھہ سے کچھہ گزند پھونچے اور اس
حال کی اطلاع قتلوخان تک پھونچا کر عائشہ کے اوپر کوئی آفت لاوے بلکہ
اوسکے کلام سے ایسا ہی مترشح تھا مگر عائشہ نہایت قوی دل اور بے باک
اور زود فہم تھی اوسنے عثمان کا مطلب سمجھکر افروختہ ہو آہستہ سے جواب دیا کہ ہان
عثمان دیکھو کیا اچھی بات ہے عثمان زیادہ تر برافروختہ ہوکر بولا کہ آیا رات کے
وقت تنہا ایک قیدی کے پاس نواب زادی کا آنا اور رہنا یہ اچھی بات ہے
عائشہ کو یہ بات نہایت کرخت معلوم ہوئی عثمان کی طرف غضبانہ نگاہ سے دیکھکر بولے
کہ رات کے وقت تنہا قید خانہ مین قیدی کے ساتھہ رہنا اور بات چیت کرنا تمہارے
مرضی ہے ہماری خوشی ہے اپنے کام کا تمکو اختیار ہے نیک ہے یا بد ہے تمکو ہمارے
کامون سے کیا مطلب اور واسطہ ہے عثمان یہ بیباکانہ کلام سنکر متعجب اور خفا
ہوکر بولا کہ خیر اس بات مین ہمارا کچھہ واسطہ ہے یا نہین مگر اسکا نتیجہ کل صبح ہم تمکو

نواب صاحب کے روبرو دکھا دین گے عائشہ نے کہا کہ جب نواب صاحب
ہمسے پوچھین گے ہم خود جواب دے لین گے تمکو اسکا کیا فکر و اندیشہ ہے عثمان
غصہ آلود ہوکر بولا کہ نواب صاحب کا پوچھنا تو علٰحدہ رہا ہم ہی تم سے پوچھتے ہین
کیا جواب دیتی ہو عائشہ یہ سنکر کمال طیش و غضب سے کھڑی ہوگئی ہونٹھہ ہلنے لگے
بدن فرط غصہ سے تھر تھر کانپنے لگا اور عثمان کی جانب دیکھکر آہستہ سے بولی کہ
عثمان اگر تو ہمسے پوچھتا ہے تو اسکا یہ جواب ہے کہ یہ قیدی ہمارا خاوند ہے شوہر
ہے مالک ہے دل ہے جان ہے جگر ہے الغرض جو کچھ کہو سو یہی ہے یہ کلام محبت خیز
تعجب انگیز سنکر جیسے تجلی برق سے آدمی چمک رہجاتا ہے راجکمار اور عثمان دونون
ششدر اور حیران رہ گئے اور راجکمار کا دل جو غنچہ سان منقبض ہو رہا تھا گل کیطرح
شگفتہ و خندان ہوگیا اور عائشہ جو دیر سے چپ چاپ رو رہی تھی اوسکا نتیجہ
اور اثر اس کلام سے مفہوم ہوگیا ہر چند عثمان بھی کچھ کچھ اشارون کنایون سے
جان گیا تھا کہ راجکمار اور عائشہ کی باہم محبت ہے اور عائشہ کی طبیعت راجکمار
پر زیادہ راغب ہے بلکہ وہ کبھی کبھی باتون ہی باتون مین عائشہ کو کنایتاً طعن بھی
کرتا رہتا تھا مگر عائشہ سے ایسی سخت و برملا جواب پانے کا اوسکو خواب مین
بھی خیال نہ تھا یہ جواب سنکر عثمان لاجواب ہو خاموش ہو رہا عائشہ پھر
کہنے لگی کہ سنو عثمان اب پھر کہتی ہون کہ یہ قیدی ہمارا خاوند ہے جب تک
ہماری زندگی ہے کوئی دوسرا آدمی ہمارے دل مین جگہ نہین پاسکتا اگر خدا آخرت

اسکے خون سے مقتل رنگین کیا جاوے یا یہ رہا ہو کر نہر ارجیل پری پیکر سے
شادی کرکے داد عیش و نشاط دیوے اور عائشہ کا نام تک بھی نہ لیوے یا
بعد ازین ہمکو عمر بھر اسکی نعمت ملاقات میسر نہ آوے تب بھی تم دیکھ لینا کہ جب تک
ہم زندہ رہین گے اسی کے جمال دلفریب کے تصور مین اپنی زندگی بسر کرین گے
خواب مین بھی غیر کا خیال نہ آوے گا اور عثمان شاید تمکو یہ خیال ہوگا کہ خدا جانے
یہ کیا بات چیت کرتے تھے سو سنو وہ بھی ہم تمسے کہتے ہین ہم ان سے یہ کہنے تھے
کہ پہرہ والے کو طمع دیکر یہان سے تمکو نکال لے چلین اور اصطبل خاص سے گھوڑا
تمھاری سواری کے لیے منتخب کرکے مہاراجہ ہانسنگہ کے پاس تمکو پہونچا دین
مگر راجکمار نے اس طرح جانا منظور نکیا ورنہ اب تک تو انکا سایہ بھی تمھاری
نظر نہ آتا یہ بات کہکر عائشہ آنکھون سے آنسو پونچھنے لگی اور تھوڑی دیر کے
بعد پھر بملائمت و آہستگی کہنے لگی کہ عثمان یہ باتین کہکر ہمنے تمھارے دل کو
رنج و کلفت پہونچائی ہے ہمارا قصور معاف کرنا جیسے تم ہم پر مہربانی کرتے ہو
ویسی ہی ہم تمسے انس رکھتے ہین اگرچہ ہمکو تم سے ایسی بات کہنی واجب
نہ تھی مگر تم نے آج خواہ مخواہ ہماری نسبت دل مین شک پیدا کیا عائشہ
بندی خواہ کوئی کام کرے مگر شک لانے کے قابل نہین ہے وہ جو کچھ
کام کرتی ہے راست راست اور صاف صاف کہہ سکتی ہے پردہ رکھکر وہ کرے
کہ جسکے دل مین کچھ خلاف ہووے ہمنے اب صاف صاف کھول کر تمھارے

سامنے کہدیا تم خواہ ابھی جاکر ہمارے باپ سے کہدو پھر عائشہ راجکمار سے مخاطب ہوکر کہنے لگی کہ راجکمار آپ بھی ہمارا گناہ معاف فرماوین اگر آج عثمان ایسی بات ہمسے نکہتا تو ہمارے دل مین جو راز جان کی طرح پوشیدہ تھا وہ آپ پر یا کسی غیر پر کبھی ظاہر نہوتا راجکمار کھڑے ہوے چپکے چپکے سنتے تھے اور غایت جذبۂ اشتیاق سے دل اونکا دھڑک رہا تھا کچھ جواب ندے سکے عائشہ پھر عثمان کی طرف دیکھکر کہنے لگی کہ عثمان ہم پھر تمسے التجا کرتے ہین کہ ہمارے قصورات کو عفو فرمانا ہم تمھارے پیارے بہن ہین اور تم ہمارے پیارے بھائی جیسے پیشتر تم ہمکو بہن سمجھکر الفت و انس رکھتے تھے ویسے ہی اب بھی رکھو عثمان کہ بحر ندامت مین غرق ہورہا تھا اور چہرہ کمال خجالت سے عرق عرق کچھ جواب ندے سکا نقش دیوار کی طرح خاموش ہورہا عائشہ اوس کنیز کے لوٹ آنے کی انتظار دیکھتی تھی کہ جو تلوتما کو پہونچانے گئی تھی مگر ہنوز وہ واپس نہ آئی کہ عائشہ تنہا وہان سے اپنے مکان کو روانہ ہوئی اور عثمان بھی با دل غمین و خاطر اندوھگین دیوانون کی طرح چپ چاپ اپنے ڈیرہ پر چلا گیا اور راجکمار بستر بیقراری پر تڑپ ارگزین ہوکر طرح طرح کے خیالات کرتے رہے ۔

قتلو خان کا قتل ہونا بملا کا بھاگنا خویش و اقارب کا جان کھونا

رباعی گر کوئی کسی کو یار کلپا ویگا + یہ یاد رہے نہ وہ بھی کل پاوے گا +
اس دیر مکافات مین سن اے غافل + بیداد کرے گا آج کل پاویگا +

روایت ہے کہ جب روز سالگرہ نواب قتلو خان کا بعیش و عشرت تمام انجام کو پہونچا ہنگام شب بغرض تمہید بساط نشاط حرم سرائے زنانہ مین محفل رقص و سرود منعقد ہوئی وہان بجز پاتران خانگی کے کہ جو بسبیل دوام قتلو خان سے گرم صحبت رہتی تھین اور کوئی اجنبی طائفہ ارباب نشاط کا موجود نہ تھا اور نہ سوائے قتلو خان کے اوس نشستان مین کوئی دوسرا مرد محفل نشین تھا سفر دائی وغیرہ اہل حرامیر بھی اوسی زمرہ پاتران مین سے تھے اور انجام دیگر خدمات کے لیے خواجہ سرایان و کنیزکان کے سوا کسی اور خادم یا غلام مرد صورت کا وہان مطلق گذر نہ تھا یعنی جیسے کہ دیگر امرا الوالعزم خوش سیر کا دستور ہے کہ تقریبات جشن و شادی و تمہیدات مبارکبادی مین بشمول یگانگان و آشنایان و متعلقان و متوسلان داد عیش و نشاط دیتے ہین وہ قاعدہ اس تنہا خوار کا نہ تھا یہ تن تنہا ہی اپنے حواس مجہول اور نفس نامعقول کو مذاق پہونچاتا تھا باقی خیریت

القصہ وہ محفل رنگین اور مجلس ارم تزئین فرش وفروش زیبا قالیہائے خوشنما
بالشہائے نرم لباطہائے گرم سے از سرتا پا آراستہ وپیراستہ کی گئی عطروان
وخاصدان وغیرہ اسباب نقرئی وطلائی اپنے اپنے موقع پر بقرینہ مناسب چنا گیا
کشتی وطبق وغیرہ ساز وسامان آرائش حسن ترتیب کے ساتھہ رکھا گیا شمع کافوری
جابجا روشن ہوئی جھاڑ وفانوس وغیرہ شیشہ وآلات سے بزم رشک صد چمن
ہوئی بخورات عود وصندل سے معنبر ومعطر شام محفل ہوا الغرض جو امر ہوا سو
برمحل ہوا عطر افشانی وگلاب پاشی سے تمام گنبد فلک مین بو باس ہوئی
غیرت سے کیوڑہ عرق عرق ہوا کیتکی اوداس ہوئی قندیل نے قندیل سپہر کو
جلایا کنول نے مشعل ماہ ومہر کو بجھایا جوش انوار سے بزم سراپا نور ہوئی حیرت
سے خاموش شمع طور ہوئی شمع کا ہر برگ وریشہ مشغول نور افشانی تھا جہاڑ کے
روبرو نخل امین غول بیابانی تھا گلدستہائے رنگین نے رنگ گلستان اوڑایا تھا
شگفتگی محفل نے بہار ارم کو شرمایا تھا شمعدانون کے پہلو بہ پہلو گلدستہائے
رنگارنگ روکش بہار فرنگ پھولون کے ہار گلوں کے انبار جدی ہی پھبن
دکھاتے تھے غنچے فرط نخوت سے روضۂ رضوان پر ناک چڑھاتے تھے نازنینان
پریوش حورتمثال ماہرویان زہرہ جبین خورشید مثال ہالہ کی طرح قتالہ غزال
کو گھیرے ہوے بادہاے جانبخش غمزہ آور غمزہ ہاے دلفریب جانفزا سرگرم
عشوہ وناز تھین تمخمور یا دہ غمزہ وانداز تھین لٹون سے مشک وعنبر کی

لپیٹ چلی آتی تھی پوشاک سے محفل کی محفل مہکی جاتی تھی حسن گلوسوز کی چمک
دمک چشمان برق انگیز کی جھپک نور اعلی نور کا سماں دکھاتی تھی پری شکار تھی
حور نقش دیوار تھی آوسپر اونکی کوکلاسی آواز بتانے کا انداز سرون کے
ملان تال کے ساتھ پیرون کی اوٹھان رقاصۂ فلک کو ٹھوکرون مین رلاتے
تھے مردنگ کی گھور طبلہ کی ٹکور سارنگی کی صدا بین کی آواز غمزدا ناہید چرخ
کو چرخ مین لاتی تھی زہرہ کو چٹکیون مین اوڑایا تھا ناہید کو ناچ نچایا تھا
آواز نے وہ ہوا باندہی تھی کہ جسکے سامنے نسیم سحری آندہی تھی آسی زمرہ
مہوش وفرقہ دلکش ہین اوس نازنین مہ جبین سراپا ناز خورشید انداز
زہرہ سیما نازک ادا اپنی کلا نے نغمہاے ہوش ربا سے حاضرین محفل کو
بیخود بنایا تھا زاہدان مردہ دل کو ٹھوکرون مین جلایا تھا اوسکے حسن و
جمال کا کیونکر بیان ہو خوف ہے کہ مبادا طول داستان ہو پیشانی پر نور کی
جھلک سے مہر منیر کے چہرہ پر عرق تشویر تھا ماہ منور خ نورانی کے روبرو
دیوار کی تصویر تھا چشم مخمور نے وہ اثر دکھاے تھے کہ شمع کی زبان بہکتی تھی
مینا کے قدم لڑکھراے تھے نیلگون پیشوا پر سنہرے بیمک کی دمک بیچ بیچ مین
ستارون کی چمک سرتاپا چست وچالاک طبیعت شوخ دل بیباک گردن
صراحی نما لب کچھ کچھ تبسم آشنا ایک ہاتھ مین شیشہ می ناب تھا دوسرے
مین ساغر شراب تھا دلفریب ادائین دکھاتی تھی پیالہ بھر بھر اپنے ہاتھ سے

تحفہ خان

قتلو خان کو پلاتی تھی دم دینے کے لیے یہ تمام ناز تھے الغرض جان لینے کے
انداز تھے آخر چشم سحر ساز فتنہ انگیز نے اپنا کام کیا بیچارے قتلو خان کا دیکھنا ہی
دیکھنے کام تمام کیا ناوک دلدوز نگاہ ہدف سینہ سے پار ہوا انگڑائی دھرنے
لگی دل بیقرار ہوا بہانہ میکشی ہاتھہ آیا ہاتھہ پکڑ کے اپنے پاس بٹھایا ادہر سے
ناز ادھر سے نیاز ہوا رفتہ رفتہ دور ساغر آغاز ہوا آہ اے بت کافر کیش
دشمن ایمان اس بیچارے مسلمان کو اس قدر شراب کیون پلاتی ہو پے در پے
پیالہ پلا آہستہ آہستہ لبون مین کیون مسکراتی ہو یہ تمھارا تبسم ہے یا قتلو خان کے
لیے میٹھا سم ہے ہان ہان دوبرو دیکھتے کیا ہو ڈالو پیالہ ہین جھکاؤ اپنے
ہاتھہ سے اوٹھا کر پیالا قتلو خان کے منہ سے لگاؤ کمر مین پوشیدہ اگر خنجر ہے
تو پھر کس بات کا خطر ہے قتلو خان کا دل اپنے قابو مین کر اورون سے چھڑا لیا ہے
اوسکے طائر دل کو تمھارے شاہین نظر نے اوڑا لیا ہے آودھر دیکھو قتلو خان
شراب کا خواہان ہے شعر اوستاد ورد زبان ہے شعر گر یار پلائے
تو پھر کیون نہ پیجیے ۔ زاہد نہین ہین شیخ نہین ہین کچھہ ولی نہین ۔ لائیے خالی
شیشہ ادھر دیجیے پُر باش خالی مباش دوسرا عمور لیجیے دور دور انکا کچھہ
اور ہے دور نظر آتا ہے آپ اپنا خالی دور نہ چھوڑیے شعر ساقیا مہمان
لگ رہا ہے چل چلاؤ ۔ جب تلک بس چل سکے ساغر چلے ۔ دیکھو دیکھو
قتلو خان بھک گیا شراب مانگتا ہے منہ سے مرآب نکلتا ہے آجی بھلا

تمنے کیون اس مومن مسلمان کو دیوانہ پاگل بنا دیا فالنجر حرام کا مسئلہ
کیون نہ سنا دیا تو اب صاحب ذرا ہوش مین آیئے محفل مین بیخود انہ
پا تو نہ پھیلایئے وقت قریب آپہونچا ہے آپ خودی سے غافل ہونا کیا بھلا ہے
مگر یہ غریب ایمان برباد دادہ کیا کرے بلا نے ہر دو سر اسکو مجبور کیا ادھر
سے دو تشنہ حسن و ادا سے مست و مخمور کیا ادھر پیا پے پلا نشا شراب
مین چور کیا جب شراب چڑھی دونی ٹھرک اوٹھی بلا کا ذردیدہ نگاہ سے
دیکھنا ستم ہوا عقل گم ہوئی زور خرد رفتہ رفتہ گم ہوا آنکھون مین نشے کے
ترارے آے زبان تتلا گئی ہوش و حواس نے صاف جواب بتاے پھر تو
یہ تار بندہ گیا کہ ہان دے شراب دے پیالہ لا کباب لا نوالہ آہا ہا کیا اچھی
لگائی ہے گویا پری آسمان سے اوتر کر آئی ہے عورت کیا حور کا بچا ہے کیا تجھے
خدا ہی نے گھڑا ہے آہا ہا لا پیالہ لا دارو اور بھی دے دیے جا اپنا کام کیے
جا شعر کیا ہوتا ہے دو چار قدح سے یہان ساقی + ہان تجکو مرے سر کی
قسم اور زیادہ + یہ حالت دیکھکر ادھر بلا بھی سانوٹھی مضبوط ہو شیشہ
شراب بغل مین داب قتلو خان کے برابر پہلو مین جا بیٹھی اور نازنین ہاتھ مین
ساغر زرین مے ناب بھر بھر جھکانے لگی قصہ کوتاہ اسیطرح کثرت مینوشی اور
دفور نشہ سے قتلو خان کے ہوش و حواس بالکل سلب ہو گئے حالت مستی
مین بلا کی انگیا پر ہاتھ ڈال کر چاہتا تھا کہ اپنی طرف کھینچے بلا نے فوراً

ہاتھہ جھٹک کر کہا کہ جہان پناہ ہنگامہ محفل میں آپ یہ کیا کام کرتے ہین غیر دن
کے روبرو ایسی دست درازی معیوب ہے اور خواصین اور کنیزک وغیرہ
جو قتلو خان کے بادلاپن اور مستی کا تماشا دیکھتی تھین یہ حال دیکھتے ہی ہنستے
ہنستے سب بھاگ گئین صرف وہان ایک بملا ہی رہگئی اوسوقت قتلو خان
پھر غایت شوق سے بملا کو پکڑنے لگا بملا نے الگ کھڑی ہو کر عرض کیا کہ
جہان پناہ قصور معاف چراغ روشن ہین یہ کام روشنی کا نہین ہے یہ اندھیرے
کے چال وچلن ہین قتلو خان کہ نشہ شراب مین مست ومخمور تھا خیال نیک و
بد دل سے کافور تھا خود اوٹھکر اپنے نفس صرصر دم سے چراغ بجھانے لگا عالم
نورانی کو عالم ظلمانی بنانے لگا گویا اپنے منہہ موت کو بلاتا تھا آپ ہی
اپنی شمع حیات کو پھونک لگاتا تھا سچ ہے بناس کالی بپریت بدھ ہے
نظم قضا شخصے است پنج انگشت دارد ٭ چو خواہد کز کسے کامے برآرد ٭
دو بر چشمش نہد دیگر دو بر گوش ٭ یکے بر لب نہد گوید کہ خاموش ٭ بملا نے
بھی کہ اپنے کام مین ہوشیار وخبردار تھی اور قابو سے وقت کی انتظار گھڑی
پل شمار کر رہی تھی فوراً شمعدان و پنکھا پھونکہ جس قدر جھاڑ فانوس وغیرہ
روشن تھے سب یکبارگی گل کر دیے تمام مکان مین عالم ظلمات نمودار
ہوا دیجوری کا گرم بازار ہوا تب قتلو خان آہستگی سے بولا کہ اے شوخ
گلبدن اب تو ہمارے پاس آؤ آتش شوق کو آب وصال سے منطفی فرماؤ

بلا قتلو خان کے کاندھے پر ہاتھہ دھر کر بولی کہ یہ کنیز حضور کے قدمون مین
حاضر ہے اور دوسرے ہاتھہ مین دامن سے چھری نکال اپنا کام انجام دینے
پر مستعد ہوئی قتلو خان بلا کو پکڑ کر چاہتا تھا کہ چھاتی سے لگاے اوسیوقت
بلا نے بچالا کے تمام اوسکے پیٹ مین چھری بضرب سخت چلائی قتلو خان چھری
کے لگتے ہی چلایا کہ مارلیا ری دغاباز رنڈی مارلیا اور یہ کہتا کہتا زمین پر
گر پڑا بلا نے اوسکے گرتے گرتے چھری کو تمام شکم مین پھیر دیا آنتین وغیرہ
سب باہر نکل پڑین منہ کی راہ سے خون بہنا شروع ہوا اور پڑا پڑا چلانے
لگا کہ ارے بھوتنی شیطان مارلیا مارلیا بلا بولی کہ اے نابکار
شیطان کی یار بے ایمان ہم بھوتنی شیطان نہین ہین بیر نرسنگھ
کی منکوحہ عورت ہین کیا تجکو یہ دن نہین دیکھنا تھا قول سعدی نہین
سنا تھا فرد ہر آنکہ تخم بدی کاشت وچشم نیکی داشت ٭ دماغ بیہودہ
پخت وخیال باطل بست ٭ یہ کہکر بلا اوس مکان سے نکل بھاگی اور
اور قتلو خان کی آواز بند ہونے لگی مگر پھر بھی وہ مارلیا مارلیا پکارتا رہا
بلا وہان سے غل مچاتی ہوئی کہ دوڑیو لیجیو مغل آگئے ہین بھاگی جاتی
تھی جب دروازہ پر پہونچی وہان کسیکو نہ دیکھا میدان خالی پایا دوسرے
دروازہ پر خواجہ سرا پہرہ پر بیٹھے تھے بلا کا شور وغل سنکر پوچھنے لگے
کہ کیا ہوا بلا بولی کہ غضب ہو گیا جلدی پھوپچو قتلو خانکی خبر لو مکان مین

فوج مخالف کے آدمی آگھسے ہین قتلو خان کو قتل کرنا چاہتے ہین یہ سنتے
ہی وہ سب کے سب پہرہ والے ہاے واے کرتے اندر کی جانب دوڑے
اور بلا وہان سے زنانہ دروازہ کی طرف بھاگی اوس دروازہ پر تمام محافظ
و دربان شراب پیئے مست و مدہوش بیخبر سوتے تھے بلا وہان سے بھی
بے روک ٹوک نکل گئی اسیطرح سب دروازون کے محافظون کو بیخبر و متوالا
پاکر بے کھٹکے گذر گئی جب دروازۂ بیرونی پر پہونچی وہان پہرہ والا خبردار
و ہوشیار تھا اوسنے بلا کو مضطرب بھاگتے ہوے دیکھکر پوچھا کہ کیون
کیا ہوا خیر تو ہے بلا نے کہا کہ تم کیا بیٹھے ہو یہ شور و غوغا جو زنانہ محل مین
ہو رہا ہے کیا تمنے نہین سُنا پہرہ والا بولا کہ البتہ شور و غل تو سنتے ہین
یہ کیا بات ہے بلا نے کہا کہ زنانہ محل مین بڑی بلا برپا ہو گئی غضب آگیا
نواب صاحب کو دشمن کے آدمیون نے آگھیرا ہے یہ بات سنتے ہی
سب پہرہ والے سپاہی دروازہ چھوڑکر زنانہ محل کی طرف بھاگ پڑے جب
وہ دروازہ بھی خالی از غیر ہوا تب بلا بلا کھٹکے وہان سے نکل قلعہ کے
باہر ہوئی دروازہ سے تھوڑے فاصلہ پر جاکر دیکھا کہ ایک آدمی درخت کے
نیچے کھڑا ہے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ **اچھی رام سوامی** ہین بلا
اونکے پاس جاکر قدمون مین گر گئی سوامی بولے کہ اسوقت ہم کمال
فکر و اندیشہ مین کھڑے تھے کہ قلعہ مین اس قدر شور و غل کسواسطے ہو رہا ہے

کرو اور ہمارے قصورات اور بے ادائیونکو معاف فرماؤ راجکمار نے کہا کہ
ہمنے اسیوقت تمام باتین اپنے دل سے دور کردین قتلو خان بولا کہ اگر یہ رات
ہے تو جو کچھہ ہم کہین وہ منظور و قبول کرو راجکمار نے کہا کہ فرمائیے قتلو خان
بولا کہ (ہاتھہ) عثمان نے اسبات کو سمجھکر راجکمار کا ہاتھہ قتلو خان کے ہاتھہ مین
پکڑا دیا پھر قتلو خان کہنے لگا کہ یہ لڑکی ہماری سب نادان ہین اب جنگ و
جدل سے آپ دست کش ہون یہ بات کہتے ہی اوسکو پیاس لگی عائشہ نے
منہ مین شربت ڈالا تھوڑی دیر بعد پھر بولا کہ اب لڑائی کا کچھہ کام نہین صلح
کرلو راجکمار یہ سنکر خاموش ہو رہی کچھہ جواب نہین دیا تب قتلو خان انتظار
جواب راجکمار کے منہ کی طرف دیکھنے لگا جب اونکی طرف سے کچھہ جواب نہ پایا
تو پھر کہنے لگا کہ آپ کو صلح منظور نہین ہے راجکمار بولے کہ اگر افغان لوگ اطاعت
شاہی قبول کرین اور حکم سلطانی کے مطیع رہکر کسی نوعکی عدول حکمی نکرین تو ہمکو
صلح کرنا منظور ہے قتلو خان یہ سنکر اور آہ بھرکر کہنے لگا کہ اوڑیسہ صرف
یہی لفظ اوسکے زبان سے نکلا تھا کہ راجکمار اوسکا مطلب سمجھکر کہنے لگی کہ شاہ
دہلی کو ہم بمنت وسماجت رضامند کرکے اوڑیسہ تمھاری لڑکی کی حکومت مین
چھوڑ دین گے اتنے ہی مین قتلو خان کی طبیعت استبر ہونی شروع ہوئی اوسی
حالت مین راجکمار سے بولا کہ آپ کو اسیوقت رہا کیا گیا راجکمار یہ سنکر وہان سے
چلنے لگی عائشہ نے باہستگی اپنے باپ سے کہا کہ جگت سنگھہ جاتے ہین قتلو خان

یہ سُنکر خواجہ شاہ مصاحب اور عیسی خان اپنے فرزند کلان کی جانب دیکھنے لگا
بدین نظر کہ راجکمار کو ایک مرتبہ پھر بولا دین خواجہ شاہ دوڑکر راجکمار سے
کہنے لگا کہ آپسکو کچھہ بات کہنے کی لیئے ایک دفعہ پھر بلاتے ہین راجکمار طوعاً
وکرہاً اوسکے ساتھہ واپس آکر وہان کھڑی ہوگئی قتلوخان بولا کہ ذرا نزدیک
آؤ راجکمار نے اوسکے پاس جاکر اپنا کان جھکا دیا قتلوخان آہستہ آواز سے
کہنے لگا کہ بیر اتنا کہکر چپ ہورہا پھر بولا کہ بیرندر سنگھہ پھر اوسکو پیاس
لگی عائشہ نے شربت منہ مین ڈالا اوس سے کچھہ افاقت پاکر پھر بولا کہ بیرندر سنگھہ
کی لڑکی یہ لفظ سنتے ہی راجکمار کے بدن مین بچھو کی ڈنک کیسی ضرب لگی اور
علیحدہ ہوکر کھڑی ہوگئی قتلوخان پھر کہنے لگا کہ یہ لڑکی یتیم و بے پدر رہے
اسکا پدر فرضی مین ہون پھر اوسکو پیاس لگی اور عائشہ نے شربت منہ مین
چوایا مگر اوسکی زبان اچھی طرح نہین کھل سکتی تھی آخر بدقت تمام پھر بولا
کہ بیرندر سنگھہ کی دختر نیک بخت اور باعصمت و عفت ہے راجکمار تم اوسکو چھوڑنا
مت راجکمار بولی کہ ہم اسبات کو کچھہ نہین سمجھتے قتلوخان نے کہا کہ بیرندر سنگھہ کی
دختر ہماری دختر اور خواہر ہے ہمنے اوسکو آنکھہ سے بھی نہین دیکھا ہے اسبات
پر تم تہ دل سے یقین رکھنا اور اگر تمسے اور کچھہ نہ بن سکے تو اوس بیچاری یتیم
کی پرورش و پرداخت مین کبھی دریغ نفرمانا قتلوخان یہ بات کہتے ہی کہتے
عائشہ کی گود مین کروٹ بدل کر رہگیا اے منزل فنا ہو اسمحل مین ماتم سخت

ہونے لگا اور راجکمار وہان سے روانہ ہو اپنے خیمہ گاہ کی طرف تشریف فرما ہوے اور پس ماندگان قتلوخان نے اوسکی بشرائط مذہب مراسم تجہیز و تکفین ادا کی الحق قطعہ رنگ روے لعبت دنیا پریدن رسزد ✣ بر جمال ظاہرش چون مے بری رنج و محن ✣ فکر معنی کن کشا چشم بطون از صدق دل ✣ زینجہان ہرگز نبردا ری تو غیر از یک کفن ✣

راجکمار کا دوبارہ تشریف لانا اور عثمان وغیرہ سے ملاقات فرمانا

شعر خوشا وقتی و خورم روزگارے ✣ کہ یارے برخورد از وصل یارے ✣

راجکمار گڈہ مندارن سے روانہ ہوکر جہان آباد مین مہاراجہ مانسنگہ کی خدمت مین حاضر ہوے اور اپنے دیدار فائض الانوار سے چشم منتظر پدر کو نور اور سینہ کو سرور بخشا اور وعدۂ اخیر قتلوخان کا ایفا مقدم جانکر گفتگوے مصالحت مہاراجہ صاحب کے حضور مین پیش کی مہاراجہ صاحب نے بکمال حق اندیشی و بلند ہمتی شرائط صلح قبول فرماکر چھانون کو مطیع و منقاد تخت سلطنت کرکے عیسی خان پسر قتلوخان کو حکومت اوڑیسہ پر قائم کیا اور جس قدر ملک مضاف صوبہ بنگالہ سے قتلوخان نے اپنے قبضہ مین کرلیا تہا وہ اپنے قبض و تصرف مین لاے اس مصالحت و عنایت کی ادائی شکریہ کیواسطے

ایک روز خواجہ شاہ مصاحب اول معہ عیسی خان فرزند قتلو خان اور عثمان خان
بخشی فوج اور دیگر افسران و سرداران کے مہاراجہ رنسنگھ کی خدمت مین حاضر
ہوا اور چند زنجیر فیل کوہ پیکر و اسپان باد رفتار معہ دیگر متعہ و تشنہ عجیب و غریب
و تحف و ہدایا مہاراجہ صاحب کی نذر گذرانی مہاراجہ صاحب نے بھی حسب حیثیت
ہر ایک کو خلاع گران بہا سے متمتع و مشرف فرما کر بفرحت تمام رخصت فرمایا جب
اس طرف سے بہمہ نوع دلجمعی حاصل ہوئی خیام نصرت انضمام لشکر ظفر پیکر کے
اوکھڑنے کا حکم ہوا اور والی جسپر پر کہ وہ بھی استعانۂ شاہی سے منحرف ہو کر
دم مساوات بھرتا تھا یورش کی طیاری ہوئی اسی اثنا مین ایک روز راجکمار
چند کس معدود ہمراہ لیکر عثمان خان وغیرہ کی ملاقات کے لیے قلعہ گڈھ منداران مین
تشریف لے گئے ایام مصیبت مین جو خدمت گذاری و تیمارداری راجکمار کی
عثمان خان نے تہ دل سے کی تھی اوسکا شکریہ ادا کرنا واجب تصور کر کے اول عثمان خان
کی ملاقات کو گئے مگر وہ بکشادہ پیشانی متوجہ نہوا اور دل مین بھرا ہوا پایا اسلیے
وہان تھوڑی دیر ٹھہر کر دل مین کچھ رنجیدہ ہو وہان سے اوٹھ خواجہ شاہ مصاحب
کے ملنے کو گئے اوسنے تعظیم و تکریم واجب ملاقات کی پھر وہان سے رخصت ہو کر
عائشہ کے ملنے کے واسطے تشریف لے گئے اور ایک خواجہ سرا کی زبانی عائشہ کو
اطلاع کرائی کہ بعد انتقال نواب صاحب مرحوم کے آپ کی اور ہماری ملاقات
نہین ہوئی اور اب ہم جسپر کی جانب جانے کو تیار ہین پھر ہمارا اور آپ کا ملنا

دشوار معلوم ہوتا ہے اس لیے ہم ایک دفعہ آپ سے ملنا چاہتے ہین خواجہ سرا نے
تھوڑی دیر بعد آکر جواب دیا کہ عائشہ یہ فرماتی ہین کہ اسوقت ہم راجکمار کی ملاقات
سے معذور ہین یہ قصور ہمارا معاف فرمائین راجکمار نے اسبات سے کبیدہ
خاطر ہوکر اپنے لشکر کے جانے کا ارادہ کیا قلعہ کے دروازہ پر آکر دیکھا کہ عثمانخان
ملاقات کے لئے کھڑا ہے راجکمار نے دریافت کیا کہ آپ یہان کسواسطے کھڑے ہین
عثمانخان نے کچھہ جواب نہین دیا مگر راجکمار کے پیچھے پیچھے ہولیا راجکمار نے
پھر کہا کہ بخشی صاحب جو کام ہمارے لایق ہووے وہ بلا تکلف فرمائیے ہم بدل
اوسکو انجام پہونچا لینگے عثمانخان بولا کہ ہمکو آپ سے بہت سی گفتگو کرنی
ہین مگر خلوت درکار ہے تنہائی مین کیجاوینگی کسی غیر کے روبرو ہم نہین کہسکتے
آپ اپنے خدم وحشم نوکرون چاکرون کو علیحدہ کردیجئے ہم اور آپ تنہا چلینگے
تب ہم عرض کرین چونکہ راجکمار کو عثمان خان کیجانب سے کسی طرح کی بدگمانی
نہ تھی بلا خوف واندیشہ ہمراہیان کو رخصت کرکے تنہا عثمانخان کے ساتھہ ہولئے
اور عثمانخان بھی ایک گھوڑے پر سوار ہوا دونون کے ہمرکاب ہوا رفتہ رفتہ ایک نہایت
گنجان جنگل بیابان مین پہونچے کہ جہان کثرت درختان اور انواع واقسام
نباتات وروئیدگی سے راہ مشکل ملتا تھا اور کسی چرند پرند آدم زاد حیوان کا
مطلق نشان نہین تھا یہ دونون اوس جنگل مین چلے گئے اور وہان جاکر ایک
مکان سنگین وعالیشان نظر آیا مگر استادہ زمانہ کی باعث سے تمام مسمار اور

شکستہ وریختہ ہو رہا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید کسی زمانہ مین کسی شخص نے
بادشاہ وقت سے بغاوت وسرکشی اختیار کرکے اس جنگل مین پناہ لی ہو اور
اپنی حفاظت وبود باش کے لیے وہ مکان بنوایا ہو الحاصل دونون گھوڑون کو
درخت کی شاخون سے باندہ کر اوس مکان کے اندر داخل ہوے اندر سے
وہ مکان بالکل خالی تھا کسی متنفس کا نشان تک موجود نہ تھا آخر رفتہ رفتہ
ایک کمرۂ کلان مین پہونچے وہان کیا دیکھتے ہین کہ ایک طرف قبر تازہ
کھدی ہوئی ہے مگر اوس مین مردہ نہین ہے اور دوسری طرف ایک
چتا چنی ہوئی ہے اور اوس پر بھی کوئی مردہ نہین راجکمار نے اس حال
عجیب وغریب کو دیکھکر عثمان خان سے پوچھا کہ یہ کیا راز ہے عثمان خان نے جواب دیا کہ یہ
دونون حوالگاہ ہمارے حاکم کے بموجب طیار کی گئی ہین آج اگر ہم تمھارے ہاتھ
سے مارے جاوین تو تم ہمکو اس قبر مین رکھکر مٹی دیدینا کوئی اس بھید سے
واقف نہوگا اور جو تم ہمارے ہاتھ سے مارے گئے تو ہم تمکو براہمن کے ہاتھ سے
اس چتا پر پھنکوا دین گے کسی غیر کو مطلق خبر نہوگی راجکمار متعجب ہوکر بولے کہ اسبات
کا سبب کیا ہی عثمان خان نے کہا کہ ہم پٹھان لوگ ہین جب ہمارے دل مین کسی بات کا
خطرہ یا شک پیدا ہوجاتا ہے تب ہم نیک وبد جا بیجا کچھ نہین دیکھتے ہین تو لیکہ
دو بادشاہی دریک نیام گنجند اس جہان مین عائشہ کے چاہنے والے دو شخصون کی
گنجایش محال ہے اسواسطے ایک شخص کو اس جہان سے کنارہ کرنا ضرور ہے

ہم بھی عائشہ کو دل دیئے بیٹھے ہین تم بھی اوسے چاہتے ہو یہ رقابت ہم گوارا نہین
کرسکتے یہ بات واہیات سراسر فرخرفات سنکر راجکمار دل مین ازبس نار اضر
ورنجیدہ ہوکر عثمان خان سے کہنے لگا کہ پھر اب تمھارا مطلب کیا ہی عثمانخان بولا کہ تمھارے
پاس بھی ہتیار موجود ہین اور ہم بھی مسلح ہین ہم اور تم دونون اپس مین حربہ رانی
کرین یا تو تم ہمکو مارکر اپنا راستہ صاف کرلو یا ہم تمکو قتل کرکے اپنا راہ مکھو لین
عثمانخان نے یہ بات کہکر راجکمار کے جواب کا کچھہ انتظار نکیا اور تلوار نیام سے
نکال کر پھیرنے لگا اور کود کر راجکمار کے اوپر وار سر کیا راجکمار نے اپنی حفاظت
کرکے اوسکے وار کو اپنی تلوار پر روکا ہرچند عثمان خان نے کئی ہاتھہ چلائی اور
راجکمار کے قتل پر داؤ گھات جمائے مگر راجکمار اوسپر ہاتھہ چلانا نامناسب
سمجھکر اپنا بچاؤ کرتے رہے اور کوئی وار اوسکا اپنے اوپر نہ آنے دیا جب
عثمان خان کیطرف سے برابر ہاتھہ چلتا رہا اور کہین کہین راجکمار کی جسم پر
صدمہ بھی پہونچا تب راجکمار نے مجبور ہوکر کہا کہ عثمان خان ہم تمسے ہارگئے عثمانخان
ہنسکر بولا کہ واہ راجپوتون کے لڑکے مرنے سے ڈرتے ہین لڑو ہم تمکو کبھی
زندہ نہین چھوڑین گے تمھاری زندگی مین ہم عائشہ کو ہرگز نہین پاسکتے
راجکمار بولے کہ عائشہ ہمکو نہین چاہیے عثمانخان تلوار پھیرتے پھیرتے بولا کہ تم
گو عائشہ کو نہین چاہتے مگر عائشہ تمکو دل سے چاہتی ہے ہم تمکو کبھی چھوڑینگے
راجکمار تلوار ہاتھہ سے علیحدہ رکھہ کر کہنے لگے کہ ہم تم سے لڑائی نہین کرین گے

تمنے بایام مصائب وشدائد حبس وقید ہماری ہر طرح پر امداد وولداری
کی ہے مقتضاے انسانیت وبجابت نہین ہے کہ ہم احسان فراموشی کرکے
تمھارے اوپر ہاتھہ اوٹھائین جو یہ چلائین یہ امر مقبوح وناممکن ہمسے ہرگز
سرزد نہوگا عثمانخان نے خفا ہوکر تمک کر ایک لات راجکمار کی چھاتی پر ماری
اور کہنے لگا کہ جو سپاہی لڑائی سے ڈرتا ہے اوسے اسیطرح مار مار کر لڑایا کرتے
ہین راجکمار اس حرکت لغو سے غصہ مین نہایت گرم ہو تلوار ہاتھہ مین لیکر اوٹھے
اور جیسے گیدڑ پر شیر لپکتا ہے جھپٹ کر عثمانخان کے ایک ایسا وار لگایا کہ جسکے
لگتے ہی وہ بلا تحاشہ زمین پر گر پڑا راجکمار نے اوسکی چھاتی پر چڑھکر ہاتھہ سے
تلوار چھین کر دور پھینکدی اور اپنی تلوار اوسکے حلق پر رکھکر بولے کہ راجپوت
کسیکی نیکی واحسان کو بھولتے نہین ہین اسلیے ہم تمکو زندہ چھوڑتے ہین یہ
بات کہکر اوسکی چھاتی پر سے اوٹھہ کھڑے ہوے اور کہا کہ بس اب باز آؤ
عثمانخان بجز ندامت وخجالت مین غرقاب ہوکر بلا جواب دیے وہان سے
اوٹھہ اوسیطرح خون ٹپکتے ہوے گھوڑے پر چڑھہ قلعہ کی جانب روانہ ہوا
اور راجکمار اوسی جگہ ایک چاہ متصلہ سے بذریعہ باگ ڈور پانی نکال بدن سے
خون صاف کرکے چلنے کی ارادہ گھوڑے پر سوار ہونے لگے اسی اثنا مین
اونکو نظر پڑا کہ گھوڑے کے ایال سے ایک کاغذ بندھا ہوا ہے اور اوسکے
بندہی رہنے کے واسطے آدمی کے سر کے بال اوسپر لپیٹ رکھی ہین راجکمار اوسکو

گھوڑے کے ایال سے کھول کر دیکھنے لگے لفافہ پر حروف شاستری مین لکھا ہوا تھا کہ یہ چٹھی دو روز تک نہ کھولنا اگر کھولوگے تو اسکا کچھہ مطلب حاصل نہوگا راجکمار یہ پڑھکر بہت متعجب ہوے اور بتعمیل تحریر لفافہ چٹھی کو اوسیطرح بلا معائنہ جیب مین رکھکر لشکر کی جانب روانہ ہوے +

عائشہ کی نامہ نگاری بجانب راجکمار بحالت بیقراری و ضبط اظہار

عائشہ اگرچہ راجکمار کے تشریف لیجانے پر کسی باعث قوی سے ملاقات نکر سکی مگر دل اوسکا جذبۂ اشتیاق سے بھرا ہوا تھا کوئی دم بے یاد راجکمار کے نہین گذرتا تھا حالت غلیان شوق و غلبۂ اشتیاق مین قلم اوٹھاکر راجکمار کے نام خط لکھنے لگی اول ہی قلم کی زبان سے لفظ خاوند نکلا اس لفظ کو لکھکر کاٹ دیا پھر لکھا کہ راجکمار لفظ خاوند کے کاٹتے وقت عائشہ کی آنکھون مین پانی بھر آیا اور آنسو ٹپک کر خط کا کاغذ بھیگ گیا اوسکو چاک کر دوسرا کاغذ اوٹھا پھر لکھنے لگی تھوڑا سا بہت لکھا تھا کہ اوسپر بھی آنسو کی بوند گری وہ بھی پھاڑ پھینکا پھر اور کاغذ لیکر اور دل کو ضبط کر تمام و کمال خط پورا کیا اور بعد تحریر اوسکو پڑھنے لگی مگر آنکھون مین اسقدر پانی چھایا ہوا تھا کہ اچھی طرح پڑھ نسکی آخر کار اوسیطرح بند کر قاصد کے

حوالہ کیا دوسرے دن دوپہر کے وقت قاصد خط لیکر لشکرگاہ راجکمار مین
داخل ہوا اور خط فرحت نمط راجکمار کے حوالہ کیا راجکمار بکمال اشتیاق اوسے
پڑھنے لگے لکھا تھا کہ مشعر سواد دیدہ صل کردم نوشتم نامہ سوے تو تا کہ تا ہنگام
خواندن چشم من افتد بروے تو راجکمار رہنے جو اوس روز آپ سے
ملاقات نہین کی اسکا ایک سبب قوی تھا خدانخواستہ آپ کچھہ اور خیال
نفرماوین آپ یہ ہرگز تصور نکرین کہ عائشہ ہماری نہین ہے اگر آپ کو خواب
مین بھی یہ خیال ہوگا تو ہمکو نہایت رنج و افسوس ہوگا عثمان خان نے ہماری
چھاتی مین آگ پھونک رکھی ہے اگر اوسوقت ہم آپ سے ملاقات کرتے
تو عثمان خان کے دل مین خدا جانے کیا کیا خیال بد سماتا البتہ اوسوقت ہمارا
ملاقات نکرنا آپ کو کمال شاق گذرا ہوگا مگر وہ رنج و تکلیف آپ کو
نہین ہمکو ہے خیر جو رنج و راحت من جانب اللہ ہے وہ بہرحال سہنی ہین
اگر اوسوقت آپ سے ملاقات ہوجاتی تو اب شدید عالم فراق و الم
وداع دل گوارا کر سکتا تھا مگر آپ سے نہ ملنے کا رنج ہرگز گوارا نہین ہوسکتا
تباہ کیے جاتا ہے اسلیے یہ خط آپ کو لکھتے ہین ہمارے دل مین مصمم عزم تھا
کہ جب تک بدن مین جان قائم رہے گی تب تک اپنے دل کا راز مخفی کسی سے
ظاہر نہین کرین گے مگر مرضی خدا سے یہ بھید کھل گیا سو اوس بات کو آپ
بھولا دین ہمارے پاس جو چیز آپ کے نذر کے قابل تھی یعنی ہمارا دل سو ہم

آپ کے پیشکش کر چکے اوسکے عوض ہم آپ سے کچھہ نہین چاہتے اگر آپ ہمکو نہین
چاہین گے نہین مگر ہم آپ کو چاہ کر ہمیشہ راضی وخوش رہین گے اگر کسی وقت
آپ کے دل مین گذرے تو عائشہ کو بھی یاد فرمالین اور جو دل نچاہے تو خیر ہم
لاچار رہین مگر ہمین یقین ہے کہ جب آپ کے دلکو کوئی درد پیدا ہوگا تو عائشہ کو
بھی ضرور یاد کروگے یہ خط جو ہم آپ کو لکھتے ہین یا جو آیندہ لکھین گے ہمین ہمکو کوئی
بدنام نہین کرسکتا ہے کسیطرحکا الزام نہین لگا سکتا ہے ہم بیگناہ و بقصور
ہین علے ہذا القیاس آپ پر بھی خط لکھنے کا کچھہ اعتراض وارد نہین ہوسکتا
اب آپ اس نواح کو چھوڑ کر آگے بڑھا چاہتے ہین مگر یہ پٹھان لوگ
نہایت شورہ پشت اور فتنہ انگیز ہین یہ شرارت وفساد سے کبھی خالی نرہین گے
پس ہمکو یقین ہے کہ آپ کو ایک مرتبہ پھر اس طرف آنا پڑے گا الا ہماری
ملاقات آپ سے نہوگی یہ ہمارے دل مین ضرور ہے کہ کسی وقت آپ سے
ملاقات کرین مگر منحصر بروقت ہے راجکمار اگر آپ اس نواح مین اپنی
شادی کرین تو ہمکو ضرور خبر دین ہم آپ کی شادی مین بسر وچشم شامل
ہون گے اور آپ کی منکوحہ عزیزہ کی رونمائی کے واسطے ہمنے زیور وغیرہ
متاع تیار کرا رکھا ہے ہماری خواہش ہے کہ ہم اپنے ہاتھہ سے اونھین پہنی
بنا دین اب آخری عرض یہ ہے کہ جب ہمارے انتقال کی خبر آپ کو ملے
اوسوقت آپ ایک دفعہ اس ملک مین ضرور تشریف لادین ایک صندوق

مقفل پر ہم آپ کا نام نشان لکھدین گے وہ صندوق آپ یہان سے لو لیجاوین
جو کچھ جواہرات عمدہ و نفیس و زیورات وغیرہ مال و متاع ہمکو والد مرحوم سے
ملا ہی وہ سب اوس صندوق مین رکھکر ایک وثیقہ مہری ہبہ نامہ کا بھی آپ کے
نام نامی پر لکھکر اوسمین رکھدین گے اسمین ہمارا یہ مطلب ہے کہ ہمارے مال و
اسباب کے آپ مالک و مختار رہین آیندہ آپ کو اختیار رہے اس سے زیادہ
اور کیا لکھین بہت سی باتین دلمین جوش مارتی ہین مگر زبان قلم مین یارا ے
تحریر و تقریر نہین زیادہ پروردگار آپ کو سلامت رکھے فقط۔
راجکمار اس خط شوق انگیز کو کہ نشتر دل تھا پڑھکر بایں چشم پرنم دیر تک خیمہ کے
اندر ٹہلتے رہے اور بار بار اوس خط کو پڑھتے تھے مگر سیری نہین ہوتی تھی
بمشکل دل کو تھام کر یہ قلیل اللفظ کثیر المعنی جواب لکھکر قاصد آرندہ کے
حوالہ کیا قاصد جواب لیکر عائشہ کے پاس روانہ ہوا جواب
عائشہ تم عورتون مین جوہر نفیس گوہر آبدار ہو جگت سنگھ کے دل کو اس
فلک بکر فتار نے درد و رنج پہونچانے کی قسم کھا رکھی ہے عائشہ ہم تمھارے
ایک بات کا بھی جواب نہین دے سکتے تمھارا خط پڑھکر جس قدر
سوزش و اضطراب ہمارے دل پر گذرا ہے وہ ہم ہی جانتے ہین یہ
تم دل سے جان لینا کہ جب تک ہم زندہ ہین تم ہمکو جان سے
زیادہ تر عزیز ہو۔

راجکمار اور ابھی رام سوامی کی ملاقات

ابیات پلا ساقیا جام جم سے وہ مُل ✣ کہ غائب کا احوال ظاہر ہو کُل
کسی کے تو کام آ تو فرخندہ فال ✣ کہ آخر یہ دنیا ہے خواب وخیال ✣ جب سے
کہ تلوتما عائشہ سے رخصت ہو کر آسمانی کے ساتھہ ابھی رام سوامی کے پاس روانہ
ہوئی تب سے بلا اور تلوتما اور آسمانی اور ابھی رام سوامی کا کسیکو کچھہ حال معلوم نہین
ہوا کہ کہان ہین اور کسطرح ہین جب کہ مغل اور افغانون مین صلح ہو گئی تب
بیرندر سنگھہ اور اوسکی خانوادہ کی مصیبت وتباہ حالی کو خیال کر کے مہاراجہ
رانسنگھہ اور افغان لوگ دل مین افسوس وغم کرنے لگے اور بلا وغیرہ کی
تلاش وتجسس مین مصروف ہوے تاکہ اونکا پتا لگا کر باعزاز واکرام قلعہ
گڈھہ مندارن مین آباد کرین ادھر عیسے خان اور عثمانخان وغیرہ اور ادھر
مہاراجہ رانسنگھہ نے جابجا بہ تعینانی جاسوسان وتفحصان اونکی تلاش و
بھرسانی مین سرگرمی وکوشش کی مگر کسی جگہ اونکا پتہ ونشان نملا اور
نہ یہ کھلا کہ وہ کس طرف چلے گئے بناچاری مہاراجہ رانسنگھہ نے اونکے ملنے
سے ناامید ہو کر ایک سردار معتبر کو گڈھہ مندارن مین تعینات کر کے حکم دیا
کہ وہان قیام کر کے جو کچھہ اثاثہ ومال واسباب قلعہ کا متفرق وپراگندہ
پڑا ہوا ہے اوسکو ایک جگہ جمع کرا کے بیرندر سنگھہ کی قبائل ولواحقون کی

تلاش مین مصروف رہے جب کبھی اونکا پتہ ملے اونکو بہ استمالت وعزت
وحرمت تمام قلعہ مین آباد کرکے ہمارے پاس حاضر ہو یہ حکم دیکر اوس معتبر کو
گدہ مندارن کی طرف روانہ کیا اور آپ روانگی جبر کی تیاری کرنے لگے
راجکمار کو جو کچھہ شک وشبہ تلوتما کی نسبت دل مین پیدا ہوگیا تھا واقتلو خان
کی گفتگو سے جو وقت وفات اوسنے راجکمار سے کی تھی بالکل زایل ہوگیا تھا
اور محبت جگری اور کشش باطنی جو اونکو تلوتما سا تھہ تھی وہ ہر وقت چھپی ہوئی
آگ کی طرح دلکو سوز پھونچاتی تھی راجکمار نے بھی اگرچہ روپیہ خرچ کرکے
اور اپنی ذات خاص پر محنت وتکلیف اوٹھاکر جو حق تجسس وتلاش کا ہوتا ہے
ادا کیا مگر اس عزیز کی سعی وکوشش بھی رائگان گئی یعنی اوس یوسف گم کردہ
نشانکا کہین سراغ نملا اور اسی عرصہ مین لشکر فصرت اثر کے ڈیرہ خیمہ سمت
جبر روانہ ہو دوسرے دن یوم روانگی خود بدولت قرار پایا وہ حالت یاس
ومحرومی اور درد ومہاجرت تلوسکے جو راجکمار کے دلپر گذرتی تھی اوسکی
شہادت اونکا دل ہی دیسکتا ہے تاب تحریر سے افزون ہے الغرض ہی
کشمکش اور کشش وپیچ مین جو چٹھی گھوڑے کے ایال سے بندھی ہوئی راجکمار کو
ملی تھی وہ یاد آگئی اور وعدہ اسکے ملاحظہ کا بھی پورا ہوگیا تھا راجکمار دلمین
کچھہ تسکین پاکر وہ چٹھی جیب سے نکال پڑھنے لگے اوس مین صرف یہ لکھا تھا کہ
جو تیرے دل مین دھرم کا خوف ہے اور برہمن کی بد دعا کا اندیشہ ہے تو چٹھی

پڑھتے ہی اپنے تئین یہان پہونچا ہماری صرف یہی التماس ہے اور ہم
براہمن ہین فقط راجکمار کو یہ مضمون پڑھکر نہایت تعجب ہوا اور دل مین
خیال کیا کہ مبادا یہ کارسازی کسی دشمن کی نہو بے سوچے سمجھے اس مضمون پر
اعتبار کرکے جانا مناسب نہین ہے پھر غور کرکے چٹھی کو دیکھنے لگی تحریر
اوسکی بہت صاف شاستری خط مین تھی اور وضع تحریر سے ایسا مترشح ہوتا تھا
کہ کسی برہمن کی لکھی ہوئی ہے چونکہ اوس زمانہ مین چھتری لوگ برہمن کی
بد دعا سے اندیشہ رکھتے تھے اسلیے راجکمار نے چلنا ہی مناسب متصور کرکے
اپنے ملازمین و متوسلین کو حکم دیا کہ ہم ایک جگہ ضروری کام کے لیے
جاتے ہین اگر روانگی فوج تک واپس نہ آسکین تو تم ہمارا انتظار
نہ دیکھنا روانہ ہو جانا ہم پیچھے سے بردوان مین آکر شامل ہو جاوین گے
یہ حکم دیگر گھوڑے پر سوار ہو تن تنہا اوسی جنگل کی طرف روانہ ہوئی اور
وہان پہونچکر اوس مکان شکستہ کے متصل ایک درخت سے گھوڑا باندھ
ادھر اودھر دیکھنے لگے مگر وہان کوئی متنفس نظر نہ آیا پھر مکان کے اندر
جاکر اوسی کمرہ مین پہونچے جس مین قبر اور چتا بنی ہوئی تھی وہان دیکھا
کہ چتا کے اوپر ایک شخص برہمن نیچی گردن کیے ہوے بیٹھا ہے اور رو رہا ہے
راجکمار کا آہٹ پاکر اوس شخص نے اوپر سر اوٹھا کر دیکھا اوسکو دیکھتے ہی
راجکمار نے پہچان لیا کہ یہی رام سوامی ہین اونکو دیکھکر راجکمار

بغایت مسرور ہوے اور تعجب کیا کہ باوجود اسقدر تجسس وتلاش کے ان لوگون کا
کہین نشان نہین ملا تھا یہان یکبارگی وارد ہوے بہرحال راجکمار انکو پرنام
کرکے کہنے لگے کہ آپ کے ملنے کے لیے ہم لوگون نے جس قدر تلاش وتردد کی وہ
احاطہ بیان سے باہر ہے یہان آپ کب سے وارد ہوے ہین ابھی رام سوامی
آنسو پونچھکر کہنے لگے کہ اب تو ہم چند روز سے یہین پوشیدہ ہین راجکمار بولے
کہ آپ روتے کیون ہین اور مجھکو آپ نے ہی بلایا ہے سوامی نے کہا کہ جس لیے
ہم روتے ہین اوسی بات کے واسطے تمکو بلایا ہے **تلوتما** کا حال بیحال ہے
نزدیک تر وقت انتقال ہے یہ کہکر سوامی پھر زار زار رونے لگی راجکمار یہ
سنتے ہی چھاتی پکڑکے وہان بیٹھ گئے اور گذشتہ باتین یاد آکر دل مین چھری
سی لگنے لگی اول ہی سلیشر مہادیو کے مندر مین ملا اور تلوتما سے ملاقات ہونا
اور مہادیو جی کے حضور مین تلوتما سے شادی کرنے کا عہد کرنا اور پھر قلعہ کے
اندر جاکر تلوتما سے ملاقات ہونا اور باہم ناز ونیاز کی گفتگو اور تلوتما کو غش
آجانا اور پھر اپنی ذات پر قید خانہ کی تکالیف اوٹھانا اور تلوتما کا بحالت
قید رنج والم پانا اور اسوقت اس جنگل مین آکر تلوتما کا وقت اخیر سنانا
یہ سب باتین راجکمار کے خیال مین گذر کر سینہ پر خنجر سا پھرتا تھا اسیطرح
راجکمار بہت دیر تک غم کی حالت مین ششدر ہوے چپ بیٹھے رہے اور
آخر رام سوامی اپنی مصیبات کا حال بیان کرتے رہے کہ جس روز سے

بھلا نے قتلو خان کو قتل کر کے بیر ندر سنگھ کا عوض لیا اوسی روز سے ہم لوگ
چھپا نون کے خوف سے تلوتما کو ساتھ لیے ہوے جا بجا پوشیدہ پھرتے رہے
اور جب ہی سے تلوتما کی حالت اندرونہ تباہ ہونے لگی اس مرض کے پیدا
ہونے کا جو سبب ہے راجکمار وہ سب تم جانتے ہی ہو یہ بات سنکر راجکمار
کے جگر سے تیر سا پار ہو گیا آہ سرد بھر کر چپ ہو رہی اور سوامی پھر کہنے لگے
کہ ہم اوسن بیمار دلدادہ کو لیے ہوے جا بجا چھپتے پھرتے رہے اور کچھ کچھ علاج
ومعالجہ بھی کرتے رہے اگرچہ ہمنے ہر ایک طرح کا علم پڑھا ہے چکتسا گرنتھ یعنی
علم طب کی کتابین بھی اکثر دیکھی ہین بہت سے مریضونکا معالجہ کیا ہے اور
اکثر جڑی بوٹیونکی خواص وفوائد سے واقف وماہر ہین مگر اس بیماری
دل کا ہمسے کچھ علاج نہو سکا شعر اولٹی ہو گئی سب تدبیر ین کچھ نہ دوا نے
کام کیا ٭ آخر اس بیمار ئی دل نے اپنا کام تمام کیا ٭ لاچار ہمیشہ کی
سرگردانی اور صعوبت ومصیبت مین پھرنے سے اس مریض اجل طلب کو المضاعف
تکلیف دیکھ اور اس مکان کو جاے محفوظ اور گوشہ علیحدہ تصور کر کے چھ سات
روز سے یہان آرہے ہین ایک روز آپ کسی باعث سے یہان وارد ہوے
تھے اوس روز ہمنے آپ کے گھوڑے کی ایال مین ایک چٹھی باندہ دی تھی
اور مطلب ہمارا یہ تھا کہ اگر تلوتما علاج ومعالجہ سے چاق وتندرست ہو گئی
تو پھر نہ ایک دفعہ تم سے اوس ملاقات کر کے اوسکے دل کا غبار نکلوا دین

مبادا العبد مردن حسرت دیدار ساتھہ نہ لیجاے اس نظر سے ہمنے اوس
چٹھی مین آپ کو تکلیف تشریف آوری دی تھی اور جب چٹھی لکھی تھی وقت
تک تلوتما کو آرام ہو جانے کا احتمال تھا اور ایسا خیال کیا گیا تھا کہ دو روز
مین اوسکو بخوبی افاقت ہو جاوے گی اور اس عرصہ مین آپ بھی تشریف
لاکر ملاقات کر لین گے چنانچہ اسی خیال سے ہمنے لفافہ پر دو روز کے بعد
چٹھی کا پڑھنا لکھدیا تھا مگر اب تلوتما کی زندگی کی کچھہ آس نہین رہی کوئی
دم مین چراغ گل ہونے والا ہے بیچاری بستر بیقراری پر پڑی ہوئی دم شماری
کر رہی ہے یہ بات کہکر ابھی رام سوامی پھر رونے لگے اور راجکمار بھی بیقرار
ہو کر آب دیدہ ہو گئے پھر سوامی دل کو جمع کر کے کہنے لگے کہ تلوتما کو یکایک
تمھارے ساتھہ ملانا مناسب نہین ہے مبادا شادی مرگ ہو جاوے ہمنے
تلوتما سے کہہ رکھا ہے کہ راجکمار کے بلانے کے واسطے ہمنے لکھا ہے اور وہ
عنقریب آیا چاہتے ہین سو ہم اب اول اوسکو یہ مژدہ دیتے ہین کہ راجکمار آگئے
یہ کہکر سوامی وہان سے اوٹھہ جس مکان مین تلوتما تھی جاکر کہنے لگے کہ جگت سنگھ
آ گئے مگر اوسوقت تلوتما شدت درد اور بیچینی مین آنکھہ بند کئے پڑی تھی
سوامی پھر آکر راجکمار کو اپنے ساتھہ لے گئے راجکمار نے وہان جاکر دیکھا
کہ ایک ٹوٹے ہوے مکان مین شکستہ و بوسیدہ چارپائی پر تلوتما شدت
مرض سے بیحس و حواس پڑی ہے رنگ و روغن مین گونہ تغیر آگیا ہے چہرہ

نور انی پرستارہ صبح کا سا عالم ہے مگر بسبب ضعف و نقاہت کی طاقت سے
طاق ہے اور اوسکے برابر مین بملا بیحال خستہ و تباہ میلی کچیلی کپڑے پہنے ہوے
اپنے ہاتھون سے تلوتما کے بدن پر مالش کر رہی ہے ۔ راجکمار بادی النظر مین
بملا کو نہ پہچان سکے کہ اب کی اور پہلی حالت مین زمین و آسمان کا فرق تھا
القصہ جب راجکمار تلوتما کی چارپائی کے برابر آکر کھڑے ہوے تلوتما آنکھہ بند
کیے سوتی تھی ابھی رام سوامی نے آواز دیکر کہا کہ تلوتما راجکمار آئے ہین تلوتما
یہ کلام سنتے ہی آنکھہ کھولکر جیسے بیخبر زخم خوردہ صیاد پر نظر کرتا ہے راجکمار کیطرف
دیکھنے لگی اور پھر آنکھہ بند کرکے زار زار رونے لگی آنکھون سے پانی بہا جاتا تھا اور
بزبان بیزبانی کہتی تھی شعر خبر لے او مسیحا تو کہان ہے ۔ ترا بیمار ہجر ان
نیم جان ہے ۔ راجکمار کا دل یہ حال دیکھکر نہایت سوز و تپش سے بیقرار ہوکر
بھر آیا عنان صبر و قرار ہاتھہ سے چھوٹ گئی شرم و لحاظ کو خیرباد کہکر
بلا استحاشا تلوتما کے پیرون مین گر پڑی اور زار زار رونے لگی اور بار بار
یہی کہتی تھی شعر کھیل لڑکون کا سمجھتے تھے محبت کے تئین ۔ ہے بڑا حیف
ہمین اپنی بھی نادانی کا ۔

شفایابی تلوتما کا دوا ہی شربت دیدار ہے اور بیانکرنا احوال خوابکا راجکمار سے

سپہلی نیند سپنا یعنی خواب ناقص کی تعبیر نیک ہوتی ہے جو ایام آفتاب

رنج و محنت کی تمورت مین بسر ہوتی ہین شام اون کے عیش و سرور کی ہاتھ سے
سینہ سرد کرتی ہے دیکھو بیچاری یتیم تلوتما بستر بیماری پر اضطراب و بیقراری
سے لوٹتی ہے ایک طرف اوسکے برابر راجکمار با دل داغدار بیٹھے ہوے
گوہر اشک نثار کر رہے ہین اور ایک جانب بملا چپ چاپ بیٹھی ہوئی
اوسکے چہرۂ زرد اور حالت غم پر درد کو بنگاہ عبرت دیکھ رہی ہے نہ وہ ہنسی ہے
نہ وہ تبسم ہے جان ناتوان زیر بار غم و الم ہے کہان راجکمار پروردہ آغوش
ناز و نعمت کہان یہ حالت کہان رنج و محنت کہان وہ لشکر قلعہ کشا کہان
راجکمار اور یہ منزل دوسرا نہال پژمردۂ غموم ہموم کو چشمہ چشم کی پانی سے
شاداب کر رہی ہین اوس غنچۂ منقبض کی شگفتگی کی آرزو رکھتی ہین مگر محنت
کسیکی رائگان نہین جاتی ہے نہال محنت ہمیشہ بار نشاط لاتا ہے آخر
رفتہ رفتہ غنچہ مراد ابتسام پر آیا شاخ خزان زدۂ آلام مین کچھ کچھ نضارت
و تازگی پیدا ہوئی ہان یہ آب محبت ہی کا اثر ہے جس سے شجر دل کی سوکھی
شاخ ہری ہو جاتی ہے یہ اسی دوا کو طاقت ہے جس سے تپ محرقہ عالم سوز
غم و یاس دل کے ہر رگ و ریشہ سے مفارقت کرتی ہے فی الجملہ جیسے شجر
گرمازدہ پانی پاکر رفتہ رفتہ تازگی بہم پہونچاتا ہے ویسے ہی راجکمار کے
نسیم دیدار سے تلوتما کی حالت روز بروز درست ہونے لگی مرض مرمنہ فرو
ہوا بدن مین طاقت و توانائی آئی چہرہ پر آثار صحت نمودار ہوے رنگ رو

صفائی پر آیا اپنے سہارے اوٹھنے بیٹھنے لگی نسخہ شربت دیدار مجرب بلا
بیماری سے افاقت ہوئی ایک روز کا ذکر ہے کہ بملا کسی کام کو گئی ہوئی تھی
راجکمار اور تلوتما دونون تنہا بیٹھے ہوے اپنے اپنے حالات رنج و کلفت
عالم فراق اور شوق ذوق کی باتین باہمدگر کر رہے تھے اوسوقت تلوتما نے
جو بستر بیماری پر خواب عجیب دیکھا تھا وہ راجکمار سے بیان کرنے لگی۔

خواب راجکمار ایک روز ہم تمھاری یاد مین شدت غم و الم سے
بستر بیقراری پر بیتاب ہو رہی تھی کہ یکایک آنکھ لگ گئی اور ایک
عجیب و غریب خواب نظر آیا یعنی موسم بہار ہین ہم اور تم دونون ایک چھوٹی
سے سرسبز پہاڑ پر اچھی اچھی خوشبو اور خوش رنگ پھولون سے گلبازی
کر رہے ہین اور رنگا رنگ پھول توڑ کر اونکے ہار بناتے ہین ایک ہار تو
بنا کر ہمنے پہن لیا اور ایک ہار تمکو پہنا دیا تمھارے ہاتھ مین جو تلوار تھی
اوسکی ٹھسک لگ کر وہ ہار ٹوٹ گیا تب ہمنے تمسے یہ کہا کہ اب ہم تم کو
کوئی ہار بنا کر نہین دین گے ان پھولونکی زنجیر بنا کر تمھارے پیرون مین ڈالینگے
چنانچہ ہم زنجیر بنا کر تمھارے پیرون مین پھنانے لگے تم بھاگ کر دور جا کھڑے
ہوے ہمنے پھر تمھارے نزدیک جا کر زنجیر پیرون مین ڈالنی چاہی مگر تم پھر
ہمسے دور ہو گئے الغرض اسیطرح تم آگے آگے بھاگے جاتے تھے ہم پھولونکے
زنجیر ہاتھ مین لیے تمھارے پیچھے پیچھے دوڑتی پھرتی تھی تم اور ہم دوڑتے

بھاگتے اوس پہاڑی کے اوپر سے نیچے اوتر آئی اور وہان بھی ہم تمہارے
پیچھے بہت دوڑے مگر تم ہمارے ہاتھہ نہ آئے اتفاقاً اسی اثنا مین اوس
پہاڑی کے نیچے ایک چھوٹی سی ندی نمودار ہوگئی تم تو اوسے کودکر پار ہوگئے
مگر ہم بسبب خوف و دہشت کے نہ کود سکی اور پایاب جگہ کو ڈہونڈھنے لگے
پایاب جگہ تو پانی علحدہ رہی یکایک وہ ندی بڑھنے لگی اور بڑھتے بڑھتے
پانی اوسکا اس قدر چڑھا کہ تم ہماری نظر سے غائب ہوگئے تب ہم نے
دل کو مضبوط کرکے پانی مین قدم رکھا مگر ہمارے قدم پانی کے زور و شور
سے جم نہ سکے تب لاچار ہوکر ہم پھر اوس پہاڑی پر چڑہ گئے اور پھر جو
ہمنے وہان سے اوترنا چاہا تو اوترنا بھی دشوار معلوم ہوا یہ حالت دیکھہ
ہم گھبراکر زار زار رونے لگے اسی اثنا مین ہمکو نظر آیا کہ **قتلو خان** مقتول
پھر زندہ ہوگیا ہے اور اوسنے ہمارا رستہ روک رکھا ہے یہ دیکھتے ہی ہم
خوف کھاکر بھاگے مگر اوسنے دوڑکر ہمکو پکڑ لیا اور ہمارے ہاتھہ سے وہ
پھولونکی زنجیر چھین کر ہمارے پیرون مین ڈالدی اتنے ہی مین ہمین معلوم
ہوا کہ وہ پھولونکی زنجیر بڑی بھاری لوہے کی بیڑی ہوگئی ہے اور
اوسیوقت قتلو خان نے ہمارا گلا پکڑ زمین سے اوٹھا اپنے سر کے
اوپر پھیراکر ہمکو ندی مین پھینک دیا اتنے ہی مین ہماری آنکھہ
کھل گئی +

تلوتما یہ عجیب وغریب سُنیار راجکمار کو سنا کر رونے لگی اور بولی کہ راجکمار یہ سُپنا
کچھ محض خواب وخیال ہی نہین تھا پھولون کا ہار جو تلوار کی جھٹک
لگ کر ٹوٹ گیا اوسکی تعبیر ظاہر ہے دیکھ لیجیے آپ کی مفارقت وجدائی
کیا کیا رنج وآفت ہمنے سر پر اوٹھائے ہین راجکمار نے ہنسکر تلوار کمر سے
نکال تلوتما کے پیرون مین رکھدی اور بولے کہ تلوتما یہ تلوار تمھارے
قدمون مین حاضر ہے ہم اس تلوار کی بھی پُرزے پُرزے کر دین گے کہ
اسنے ایسی سخت گستاخی کیون کی تلوتما یہ سنکر چپ ہو رہی کچھ جواب نہین دیا
تب راجکمار بولے کہ ہم یہ بات ہنسی سے نہین کہتے ہین بلکہ راست راست
ہے تلوتما نے شرمگین ہوکر نیچے منہ کرلیا اسی عرصہ مین بات چیت کرتے
کرتے شام نزدیک آگئی ابھی رام سوامی دوسرے مکان مین بیٹھے ہوے
کوئی پشتک دیکھ رہے تھے راجکمار نے اون کے پاس جاکر دست بستہ
ہوکر کہا کہ تلوتما کو اب بہمہ صورت صحت وآرام حاصل ہو گیا ہے اب اسکو
اس خستہ وخراب مکان اور جنگل بیابان مین رکھنا نہین چاہیے کل
کوئی ساعت سعید دیکھکر گڈہ منداران مین لے چلیے اور اگر ہمارے ساتھ
تلوتما کی شادی کرنے مین آپ کی رضامندی اور خوشی ہو تو آمیرتی کی
بنش مین اسکو سمرپن کر دیجیے ابھی رام سوامی نے یہ کلام فرحت انجام
سنتے ہی اوٹھکر راجکمار کو چھاتی سے لگالیا اور کہا کہ راجکمار جو شیرون کا

حصہ ہے وہ شمیر ہی پاتے ہین جب راجکمار ابھی رام سوامی کے پاس جاتے تھے بملا اونکو دیکھہ ذہن کی رسائی سے مطلب کو سمجھہ آسمانی کو ساتھہ لیکر آہستہ آہستہ راجکمار کے پیچھے پیچھے آکر باہر کھڑی ہوئی یہ سب باتین سُن رہی تھی اور من چیتی کام پاکر آسمانی کے ساتھہ ہنس رہی تھی اسی اثنا مین راجکمار بھی ابھی رام سوامی سے رخصت ہوکر باہر آئے اور دیکھا کہ بملا ایام سابق کی طرح زیور ولباس سے سجے ہوے آسمانی سے ہنس ہنسکر بات کر رہی اور خوشی کے گلچے اوسکے مار رہی ہے اور آسمانی بھی فرط سرور سے ہاتھہ بنا بناکر کود رہی ہے راجکمار یہ حالت دیکھکر کچھہ شرمگین ہو دوسری طرف کو تلوتما کے پاس چلی گئی +

تلوتما کی شادی راجکمار کی خانہ آبادی

مثنوی کدہر ہے تو اے ساقی گلبدن + دھری آج اوس شعر و کی لگن + بلا مطربان خوش آواز کو + کہ آوین لیے اپنے سب ساز کو وہ اسباب شادی کا طیار رہو + مکرر نہ پھر جسکی تکرار ہو + بڑی خوشیون سے یہ آیا ہے دن + کہ گن گن کی گھڑیان یہ پایا ہے دن + قنا دقند روایت اس شیرین حکایت کا اسطرح شکر ریز ہے کہ دوسرے دن ابھی رام سوامی بساعت سعید و آوان حمید مع تلوتما اور بملا اور آسمانی کے

قلعہ گڈھ مندارن مین داخل ہوے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے
اوس مقام برگشتہ بخت کو رشک افزاے درجات بہشت فرمایا اور راجکمار
بھی اونکے ساتھہی ساتھہ قلعہ مین تشریف فرما ہوے ابھی رام سوامی تہیۂ
سامان شادی مین مصروف ہوے تمامی محل ومکانات کو از سر نو آرایش
دیکر فرش وفروش قالین شیشہ وآلات رنگین شمعہاے کافوری وموین سے
روشن چرخ برین کیا اور جس قدر خویش وتبار یار ومددگار بیرندر سنگہ کے
انقلاب دور دوران سے جابجا متفرق وپریشان ہوگئے تھے سب کو بنامہ
وپیام فرحت انجام بلاکر شامل جلوس شادی کیا آدہر راجکمار نے
مہاراجہ مانسنگہ اپنے والد بزرگوار کو اس نوید روح افزا اور مژدۂ راحت
فزاسے بشارت دیکر تکلیف تشریف آوری دی چنانچہ مہاراجہ صاحب
عالی مقام باتزک واحتشام تمام مع جمیع افسران والاتبار اور سرداران
نصرت شعار کے رونق افروز قلعہ گڈھ مندارن ہوکر انجام مہام شادی مبارکبادی
مین بائین بہین مشغول ہوے اور چونکہ عائشہ نے اپنے خط فرحت بار مین
راجکمار کو لکھا تھا کہ اپنی شادی مین اوس ولدادہ کو بھی یاد کرین تعمیل اوس
تحریر کے راجکمار نے عائشہ کو معہ عیسی خان وعثمان خان وغیرہ جملہ اہل خاندان
کے کہ جو بعد صلح وآشتی اودیسہ کو چلی گئی تھی قدم رنجگی کی تکلیف دی چنانچہ
وہ بھی بغور طلب بادل خورسند وخاطر نشاط جوش شامل جلسۂ شادی ہوے جب کہ

دونون طرف تمام لوازمہ شادی مہیا ہو کر روز معہود و یوم مسعود جلوہ افروز
عالم بروز ہوا مہاراجہ مانسنگھ نے بادل مسرور و خاطر فرحت معمور ساعت
سیمون و زمان ہمایون راجکمار فلک وقار کو حسب رسوم مذہب کر ہی مذہب پر
ٹھیلا نہلا دھلا دولھا بنا شہانہ جوڑا پہنایا سہرۂ مقیشی رشک شعاع
خورشید چیغہ مرصع غیرت انوار ناہید زیب سر فرمایا ہاتھون مین مہندی چائی
عطر مین ساری پوشاک بسائی حسن و جمال نے دونے جلوے دکھائے
مہر و ماہ دیکھنے آئے زیور کی دمک نے چاند سورج کو ماند کیا چہرہ کی
چمک نے چاند کو تارہ سورج کو چاند کیا آدھر رخ روشن پہ سہرا لہرایا
آدھر روے مہر شال سے شعاع نکلنے کا گمان آیا کمال زرق برق سے سمند
باد رفتار پر سوار ہوے ایسے ہی باراتی بھی بڑی سج دھج کے ساتھ طیار ہوے
ارباب نشاط نے اپنے اپنے جوہر دکھائے وہ ناچ ناچین کہ چرخ کو دیکھکر
پے در پے چکر آئے ناہید کے دل مین چوٹ ہوئی زہرہ ٹھوکرون مین لوٹ پوٹ
ہوئی کوئی سہرا کوئی بدھاوا گاتی تھی کوئی میرے ہریالے بنے کا راگ اوٹھاتی تھی
طبلے کی گمک گنبد افلاک مین بھری تھی نے کے سامنے کنہیا کی بنسری بن سری
تھی ایک طرف باغ بہاری عجب بہار دکھاتی تھی گلزار فردوس کو ہوا بتاتی تھی
گلون پر بلبلین جھوم جھوم گرتی تھین ایک ایک پھول پر ہزارون لڑ لڑ مرتی تھین
نسیم نے راہ چمن بھلایا تھا پھولون نے باغ ارم کو کھیلون مین اوڑایا تھا

تھی ہی روشنی نے تمام زمین و آسمان کو گھیرا تھا پنج شاخون نے خورشید کا پنجہ
پھیرا تھا شمع مسئلہ تنویر ماہ منیر پر سر انکار ہلاتی تھی چہ اغونکی لو ستارون کو دیوری
دکھاتی تھی گلاسون مین جلوہ خورشید کا جھلکا تھا کنولون کے قالب مین ماہتاب کا
نور ڈھلکا تھا دور و یہ شادیانہ شادی بجتے تھے نوبت کھڑکتی تھی گوش کر و بیان
کر ہوئی تھی زمین کی چھاتی دھڑکتی تھی دونون سمے فوج کی پرے بکمال
تطراق اپنے اپنے رکانہ پر سلامی جھکائی تھی بیچ مین اجلکار خورشید اندام بصد ناز گھوڑے
کی باگ اوٹھاے تھے الغرض اس طرح سواری روان بصد ناز و انداز ہوئی

مثنوی

ہر جانب سے مبارک و سلامت کی بلند آواز ہوئی
سرور و خوشی کا جب آیا یہ روز ٭ چڑھا بیاہنے وہ مہ دل فروز ٭ محل سے
نکل جب ہوا وہ سوار ٭ بجے شادیانہ بہم ایک بار ٭ کرون اوس
تجمل کا کیونکر بیان ٭ کہ باہر ہے تقریر سے وہ سمان ٭ سپر اور قبضہ کھڑکنے لگے
سوارون کے گھوڑے بھڑکنے لگے ٭ ٹکورے وہ نوبت کے اور اون کے بعد
گرجنا وہ ڈھولونکا مانند رعد ٭ پس و پیش دولہہ کے تخت روان ٭ اور
اہل نشاط اونپہ جلوہ کنان ٭ وہ طبلونکا بجنا اور اونکی صدا ٭ وہ گانا
کہ اچھا بنا لا دولھا ٭ فی الجملہ مہاراجہ صاحب والا مکان بصد تجمل و شان مع
جملہ ساز و سامان دولھن کے دروازہ جنت نشان پر پہونچے اور ادھر
ابھی رام سوامی نے دولھن رشک گل غیرت چمن کو کنگھی چوٹی سے ہر ہفت بنا

حسب ہدایت شاستر رسمیات خاندان ادا کر رسوم بہانوری دایکہ انیاب
عروسے وہ گھنا وہ سوہا لباس ٭ وہ مہندی شہانی وہ پھولونکی باس ٭ للا
سُرخ جوڑے پہ عطر سُہاگ ٭ کھلے ملکے اُس مین دونون کے بھاگ ٭ تھا وصل
اسطرح کا دھیان مین ٭ خدا نے کیا آن کی آن مین ٭ مہاراجہ صاحب
دریا نوال نے بکمال انبساط خاطر فقیرون محتاجون کو دونون ہاتھون سے زر و
گوہر لٹائے حکم تھا کہ جو خالی آئے خالی بجائے زر و گوہر کی یہ بارش ہوئی کہ
درویش شاہ ہوگئے شاہون نے اس قدر لوٹا کہ شاہنشاہ ہوگئے افسران
فوج کو خلاع فاخرہ سے مشرف و سرفراز کیا مستحقون کو اتنا دیا کہ پشتون تک
بے نیاز کیا راجکمار اور تلوتما نے دل کی مرادین پائین کلفت ہای دیرینہ
یک لخت مٹائین عائشہ نے کہ راجکمار کی تلوتما سے شادی ہونا تہ دل سے
چاہتی تھی وفور سرور اور کمال انبساط سے ہر کہ ومہ کے دل کو باخلاق حسنہ و
کلام شیرین اپنے ہاتھ پہ رکھا اور زیور گران بہا جو اپنے ساتھ لائی تھی
تلوتما کی رونمائی مین پیشکش کیا عائشہ نے اپنی مراد دلی بھی راجکمار سے
حاصل کی یا نہین اس بات کو راجکمار جانتے ہون گے یا عائشہ مگر محبت دلی
عائشہ کی اس سے صاف روشن ہے کہ باوجود تخالف مذہب بکمال ارتباط
و اختلاط خلوت و جلوت مین سرانجام امور شادی اور ہر طرح کے کار و بار مین
بجان و دل مصروف رہی جب کہ رسمیات شادی بفرحت تمام انجام کو پہونچے

عائشہ نے بارادہ روانگی بلا کے پاس جاکر رخصت چاہی بلا اوسکی مفارقت سے آب دیدہ ہوکر کہنے لگی کہ عائشہ جب پروردگار کی عنایت سے وہ روز بہجت افروز آوے کہ آپ کی شادی مبارکبادی کی دھوم مچی تب ہمکو بھی ضرور یاد فرمانا ہم بسر و چشم حاضر ہونگے عائشہ مسکرا کر بلا سے رخصت ہو تلوتما کو بلا کر اپنے ساتھہ ایک علیحدہ مکان مین لے گئی اور نہایت الفت و محبت سے اوسکا ہاتھہ پکڑ کر کہنے لگی کہ لے بہن اب مین جاتی ہون تمکو دعا دیتی ہون کہ باہتساط و شگفتگی تمام راجکمار کے ساتھہ عمر عزیز بسر کرو تلوتما آب دیدہ ہوکر بولی کہ بہن پھر تمھارے ساتھہ کب ملاقات ہووے گی عائشہ نے کہا کہ جب خدا کرے گا مگر ملاقات ہو یا نہو تم اپنے گوشہ خاطر سے ہمین فراموش نفرمانا تلوتما نے ہنسکر جواب دیا کہ عائشہ اگر تمھین بھول جاوین گے تو راجکمار ہماری صورت بھی نہ دیکھین گے عائشہ یہ کلام سنکر کچھہ سوچکر بولی کہ تلوتما ایک درخواست ہماری اور ہے کہ تم کبھی بھولکر بھی ہمارا تذکرہ راجکمار کے روبرو نکرنا چونکہ عائشہ اور راجکمار دونون کو یہ خیال تھا کہ اب کے بچھڑے ہوے پھر شاید تا زندگی نعمت دیدار ہمدگر سے محروم رہین اس لیے اگر کوئی عائشہ کا تذکرہ راجکمار کے روبرو کرتا تھا تو اون کے دل مین نہایت درد پیدا ہوتا تھا اسلیے عائشہ پھر کہنے لگی کہ ہم ایک اپنی نشانی بطور یادگار تمکو دیے جاتے ہین اوسکے ذریعہ سے یقین ہے کہ ہماری یاد تمھارے دل مین بنی رہے گی یہ کہکر ایک صندوقچہ

یہ چند عدد زیور و جواہرات بیش قیمت، کہ جنکی چمک دمک سے چشم خیرہ ہوتی تھی نکال کر اپنے ہاتھ سے تلوتما کو پہرائی تلوتما زیور پہنکر کمال بشاشت سے اونکی خوبی و خوش اسلوبی کی توصیف کرنے لگی عائشہ نے کہا کہ بہن تم ان مشتے چیز ونکی کیا تعریف کرتی ہو تم خود راجکمار کی انگشتری دلکی رنگین نگین ہو اور راجکمار ایک جواہر بے بہا تمھارے ہاتھ لگے ہین یہ سب چیزین اونکے ناخن پا کا بھی مقابلہ نہین کرسکتین عائشہ کی آنکھون سے یہ کلام کرتے کرتے آنسو ٹپک پڑے تلوتما نے اپنے آنچل سے آنسو پونچھکر سخنان چرب و شیرین سے اوسکو مطمئن کیا عائشہ پھر تلوتما سے کہنے لگی کہ اب ہمکو رخصت ہو راجکمار شاید کسی کام مین مصروف ہون اون سے بھی رخصت حاصل کرنی ہے تلوتما دعاے خیر دیکر اوسکی مفارقت سے ملول ہو رونے لگی اور عائشہ بھی اوسکے گلے لگ کر زار زار روئی پھر تلوتما کو خیر باد کہکر پالکی مین سوار ہو اپنی فرودگاہ پر پہونچی جب عائشہ اپنے قیام گاہ مین داخل ہو گئی راجکمار اوسکی ملاقات کے واسطہ تشریف لے گئے اور خلوت مین خوب دل کھولکر دل کا درد نکال عائشہ کو رخصت کیا جب راجکمار وداع ہوکر واپس آگئے عائشہ فرط بیقراری و اضطراب مہاجرت سے بیتاب ہوکر دل مین سوچنے لگی کہ شدید مفارقت راجکمار کا سہارتا از بس محال ہے اس سے بھی بہتر ہے کہ نقد جان کو اوسکے قدمون مین نثار کر دیا جاوے یہ سوچکر اپنے ہاتھ سے ہیرے کی انگوٹھی نکالکر

چوسنے کا ارادہ کیا مگر پھر خیال آیا کہ خودکشی مین علاوہ از گناہ قتل نفس کے
خاص و عام خدا جانے کیا کیا گمان کرین گے یہ سوچکر پھر انگوٹھی پہین لی تھوڑی
دیر بعد شدت درد و غم سے بیقرار ہوکر پھر مرنے کو جی چاہا انگوٹھی نکال کر ارادہ
بیجا کیا مگر خیال آیا کہ راجکمار جیسے اہل دلکی آس چھوڑنا خدا کی رحمت سے مونہہ
موڑنا ہے راجکمار کی الم مہاجرت کا مزا بھی کمتر از حلاوت ذائقہ موت نہین ہے
درد و رنج مفارقت سہکر راجکمار کے تصور و خیال مین جینا ہزار مرنے پر فوقیت
رکھتا ہے یہ خیال کرکے انگوٹھی کو قلوہ کے نیچے دامو در ندی مین پھینک دیا کہ
نہ زہر پاس رہے گا نہ تن من کو زہر چڑہے گا اسکے بعد سواری طیار کرا محافہ
پر شکوہ مین سوار ہو مورفقا و ہمراہان کے اوڑیسہ کو روانہ ہوئی اور ادہر
مہاراجہ مانسنگہ لواحقین بیرندر سنگہ کو بہ تسلی و تشفی تمام گڈہ مندارن مین آباد
کرکے مع راجکمار اور تلوتما کے لشکرگاہ جہان آباد مین تشریف فرما ہوے اور
بعزم جہیز خیام نصرت نظام کو بارکشی کا حکم دیا **واضح ہو** کہ جہیز ایک ملک
ممالک بنگالہ سے ہے اور اسکو مُرلی بھی کہتے ہین کلکتہ سے تخمیناً باسٹھہ میل
گوشہ شرق و شمال کو جھکا ہوا ہے اور ندیا شانتی سے جانب مشرق اور سندربن سے
جانب شمال واقع ہے اُس زمانہ مین اس ملک کا زمان روا راجہ پرتاپ دت
نامی قوم سے **کائتھہ** تھا سوار و پیادہ کے جمعیت کافی رکھتا تھا با دس ہزار
فوج قلعی اوسکی زیر حکم تھی و نورشاہ زور دولت سے سر نخوت بلند کرکے تخت

مورلی
نیز باشندہ
پرتاپ دت

سلطنت

سلطنت سے ہمیشہ منحرف رہتا تھا اور خود سران کوتہ اندیش کیطرح رعایاے
شاہی کو آزار پہونچاتا تھا مہاراجہ مانسنگہ نے جب اضلاع بردوان وجہانآباد
وغیرہ کو وجود فتنہ وفساد سے صاف کرکے وہان کا انتظام کامل کر دیا تنبیہ
وگوشمالی اس راجہ متکبر کی بھی اونکو مناسب معلوم ہوئی پس بساعت سعید
مع عساکر فیروزی اثر وراجگان والا اقتدار وحرمات عصمت آیات کے جہانآباد
سے علم عزیمت بلند کرکے برسم یلغار جسبرہین وارد ہوے اور بعد چند محاربات
عظیم کے اوس ملک وسیع کو مفتوح کرکے بسبب مارے جانے راجہ
پرتاب آدت کے پچورائے نامے برادرزادہ راجہ مرحوم کو اوس ملک
کی حکومت پر سرفراز کیا چونکہ جملہ ممالک بنگالہ مین بحسن تدبیر مہاراجہ مانسنگہ
قرار واقعی انتظام ہوگیا تھا اور کسی طرح کا فتنہ وفساد نام کو بھی باقی
نہین رہا تھا اس لیے مہاراجہ ممدوح نے بعد از انفراغ ہنگامہ جسبر اور
انتظام وتنسیق دیگر ضروریات کے عنان عزیمت سمت دہلی منعطف فرمائی اور وہان
پہونچکر حضور جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ دہلی سے بجلدوے حسن
خدمتی وافتتاح ممالک اوڑیسہ وبنگالہ کی نقد تحسین وآفرین حاصل کرکے مع الفتح والظفر
اپنی دار الریاست آمیر مین داخل ہوے +

خاتمۂ کتاب

شعر منت للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست + آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید +

ہزار سجدات نیاز اوس بے سہیم و بے انباز کی بارگاہ والا درگاہ معلی میں نذر گذار ہیں جسکی بذل اعانت و حسن استعانت سے یہ افسانہ رنگین حکایات شیرین کچھ مہینوں و زمان خوشتر ین کلام شیرین و نمکین سے ذائقہ بخش ارباب ذوق ہوا تمک مائدہ اصحاب شوق ہوا حتی الوسع عبارت سلیس کا خیال رہا طولت سے ہمیشہ ملال رہا اکتوبر ۱۸۶۵ء میں بمقام دارالریاست پٹیالہ تبویب ترتیب و تالیف سے مکمل ہوا ناظرین کو منظور نظر شائقین کو نشتر دل ہوا۔ حق سبحانہ و جل شانہ شرف قبولیت عطا فرمائے زیادہ مصنف کتاب کی دعا ہے کہ ناظرین والا خطاب کی امید بر آئے آمین برب العالمین **قطعہ** بماند سالہا این نظم و ترتیب ✤ زما ہر ذرہ خاک افتد بجائے ✤ غرض نقشیست کز ما یادماند ✤ کہ ہستی را نمی بینیم بقائے ✤ مگر صاحب دلے روزے برحمت ✤ کند در کار ما این مسکین دعائے ✤

تمت

ریشہ دوانی نال خامہ ضراعت مآل بندہ حقیر الرجال گھنڈی لال مہین پور جناب مصنف سلمہ اللہ المتعال بگلفین تقریظ این صحیفہ ہمیشہ بہار اقبال

نظم ساقی بیا کہ دامن گل شد کنار شاخ ✤ و چون حباب غنچہ سرازجو نبار شاخ

تا رازِ ما مبادا بغارت برد صبا ۔ گلگون مے بیار کہ گل شد سوارِ شاخ ۔ بیخود قیمت
امسال کیا جوش بہار ہے دشت یک دست تختہ گلزار ہے پھول بدن مین
پھولے نہین سماتے ہین غنچے جامہ سے باہر نکلے جاتے ہین حسن گلشن بہار
پر ہے شاہد گل کا جوبن اوبہار پر ہے فیض ابر سے نہال ہر نخل چھوٹا بڑا ہے
ادھر سینۂ قمری سے آہ نکلے اودھر دیکھو تو سرو کھڑا ہے نسیم بہار اترائی پھرتی ہے
بوے گل کو ہوا پر اوڑائے پھرتی ہے سبزۂ تازہ وار دبیگانہ وار سایۂ سرو ہیز
آرمیدہ ہے جسکے سامنے گلزار ارم سبزۂ خوابیدہ ہے زر گل سے دامن صبا
مالا مال ہے باغ کا ہر ایک بوٹہ نہال ہے طائران گلزار ارم کلی گاتے ہین
مرغان بہار گچھے اوڑاتے ہین ہوا خواہان چمن دلشاد ہین انفاس نسیم سحری
صرف مبارکباد ہین موکب بہار فوج خزان کے پیچھے لیکا ہے لشکر خزان دیوار
جنت کے تلے جا کر دبکا ہے جوانان چمن فرط نخوت سے اکڑتے ہین نوجوان
بہار کا وہ ہجوم ہے کہ کندھون سے کندھے رگڑتے ہین بوے گل دوش نسیم پر
سوار ہے گلگون صبا کی مستانہ رفتار ہے سبزۂ مطرالہلہایا ہے گویا فرش
صبا نے فرش مخملین بچھایا ہے نگاہ پڑتے ہی سو جاتی ہے نسیم کو چلتے
چلتے نیند آتی ہے عروسان چمن نشاط حسن مین سرشار ہین کیون نہو خوشہ
ایام بہار ہین نرگس خوشہ انگور پر تاک لگائے ہے صبا لالے کے پیالے
ہاتھ مین اوٹھائے ہے باد بہاری زلف سنبل پر گستاخانہ ہاتھ بڑھاتی ہے

جوش مستی مین نکہت گل چمن کی دیوار پھاند پھاند باہر آتی ہے سنبل مخمور متصل انگڑائیان توڑتا ہے عشق پیچان و فور مستی مین شاخ گل کی کلائی مروڑتا ہے نسیم گستاخ بیباکانہ شاہد گل کا نقاب اوٹھاتی ہے برابر بلبل کے طپانچہ پڑتے ہین مگر کچھہ خیال مین نہین لاتی ہے اگر ارادہ بیجا سے روے گل پر نگاہ ڈالتے ہین مرغان بہار گلچینونکی پگڑی اوچھالتے ہین سوسن منبر شاخ پر خطبۂ شاہ گل سناتی ہے بلبل بے برگ و نوا اپنا جدا ہی راگ گاتی ہے پھولونکو لال پودونکو سبز پری سے مثال دیتے ہین سخن سنجان چمن بھی آج کل کیا دونکی لیتے ہین غرض خوانان گلزار کیا کیا مضامین رنگین سناتے ہین مگر دیوان رنگین ورق گل سے مضمون اوڑا اوڑا لاتے ہین **اشعار** نوبہار آمد کہ یا بد گرمی بازار گل ✤ شعلۂ آتش دماند چون درخت نار گل ✤ ریزۂ نشو و نما از بس بلند افتادہ است ✤ خار اگر در پا رود می روید از دستار گل ✤ ہمچو آن شمعے کہ از شمع دگر روشن شود ✤ گر عصا بر شاخ گل بگذاری آرد بار گل ✤ گو مزن کس گل بسر کز قوت نشو و نما ہمچو شمع آید برون از ریشۂ دستار گل ✤ اللہ اللہ مقدم بہار کی کس قدر دھوم ہے مگر یہ کسکا فیض ظہور ہے یہ بھی کچھہ معلوم ہے فضل گل کا دور دورہ ہے نام خزان گلزار جہان سے کافور ہے تان یہ سب نسیم نوبہار دستان اجکمار کا فیضان ظہور ہے اگر چمن جہان روکش جنان یا باغ عالم غیرت جنت ہے یہ تمام اسی

کے دم قدم کی برکت ہے نام خدا کیا لطیف داستان ہے لطف یہ ہے کہ راست
راست بیان ہے طرز بیان سبحان اللہ بول چال واہ واہ گلزین عبارت ہین نخلبند
خامہ نے کیا کیا نہال رنگین بٹھائے ہین شعور طبیعت نے قیامت کے مضمون
اوٹھائے ہین ہر سطر تختہ گلزار ہے صفحہ آئینہ جوش بہار ہے شاہدان سخن وتہائے
سطور پر مشغول سیر ہین طائران معانی اوج مضامین بلند مین مصروف طیر ہین حرف
حرف گلدستہ اشتیاق ہے نقطہ نقطہ سویدائے دل عشاق ہے عندلیب سخن نے
طوطی ہند پر آواز اکسا ہے بلبل شیراز گلدام معانی مین پھنسا ہے صفائی عبارت
کے سامنے چشمہ خورشید گدلا ہوا روانی طبیعت کے روبرو نہر سلسبیل کا پانی
پتلا ہوا تہا سخن نے وہ رنگین شگوفے کہلائے ہین کہ فرشتے تسبیح وتہلیل چھوڑ کر
جنت سے دیکھنے آئے ہین الفاظ سیہ مستونکی طرح نشاء معانی مین مدہوش
ہین خم مضامین سے اوبل اوبل پڑتی ہے بادہ سخن کے یہ جوش ہین ظلمات
حروف مین آب حیات معنی روان ہے ہان اب تشریف لائیے اسکندر کہان
ہے زرے صفحہ سطح آسمان ہے بین السطور کہکشان ہے دائرے آفتاب نقطے
ستارے ہین عالم بالا کے مضمون اوتارے ہین نقطے ماہ پارے ثابت ہوے
ہین حیرت سے ستارے ثابت ہوے ہین تاب مہر معانی سے آفتاب نے
داغ پر داغ کہائے ہین جلوہ خورشید سخن نے ماہتاب کے دہوئین اوڑائی ہین
الغرض کہان تک ذکر لطافت سخن وحکایت رنگینی داستان ہو بہتر ہے کہ تاریخ

اختتام کا کچھ بیان ہو اگر طرز بیان مستغنی التوصیف ہے داستان بھی اغنی عن التعریف ہے

مثنوی لزمہ

زہے رنگین کتاب دفتر عشق ✣ کہ تفسیرش بود یک محشر عشق
مے مخمانہ جوشش سخنہا ✣ بہار رنگ معنی را چمنہا ✣ اگر بیند از و یک حرف بلبل
دمد بر چشم او صد جلوۂ گل ✣ مضمونش لطافت دوشش بر دوش ✣ بلفظش شاہد
معنی ہم آغوش ✣ چو آن نامہ کہ جان قربان بناشش ✣ میان فصل گل شد
اختتامش ✣ بفکر سال او رفتم بباغے ✣ کہ تا یابم دمے از غم فراغے ✣
نواے از لب بلبل نہانے ✣ شنیدم نو گل باغ معانی ✣
دلم در فکر تاریخ دگر بود ✣ کہ عیسے از فلک ناگاہ فرمود ✣ تعالے اللہ چہار روز
کتاب است ✣ بگر اوج سخن را آفتاب است
در آنحالت یکایک بار دیگر ✣ خیال ہندیم افتاد در سر ✣ چہ حرفے از زبان دل
برون جست ✣ کہ رنگین داستان حسن و عشق است
الا اے خامہ سرمست تحریر ✣ زمد ہوشی کنی تا چند تقریر ✣ زبان در بند و ختم
مدعا کن ✣ پیام دل بجا موشی ادا کن ✣ نخستین لیک بر ہر خاص و عامے
بگو از عاشق بیدل سلامے

من نتائج طبع عالی سخنور لاثانی ہمپایۂ انوری و

غالب

خاقانی طرّاح بمثال منشی نبواری لال برادر عزیز مصنّف سلمہ ایزد ذوالجلال متخلص بشعلہ

شعر بلبلین بھی پھرتی ہین اترائی ہوئین ٭ خوب آئی ہے بہار اب کی برس ٭
اللہ اللہ کیا موسم بہار ہے ہر گل نشا حسن و خوش مستی مین سرشار ہے
نسیم چمن نے دشت کو تختہ گلزار ارم بنایا ہے فی الحقیقت رضوان کے چونہ لگایا ہے
بار برگ و بار سے شاخین جھومتی ہین بلبلین خوش مستی مین گلون کے مُنہ چومتی ہین
جوانان چمن کی مستانہ رفتار ہے دوش بلبل پر ہر گل سوار ہے ابر کا چھڑکاؤ شاہد
گل کے جوبن کا بناؤ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مرغان چمن کی میٹھی میٹھی صدا کیا مزا
دیتی ہے مٹی کی سوندھی سوندھی خوشبو فاختہ کی حق سرہ قمری کی کو کو کلیجہ
نکال لیتی ہے مشتاقان چمن کا خوب رنگ جما ہے بلبل کے سر خاب کا پر
لگا ہے طرّہ سنبل کی لٹک نو عروسان چمن کی بھیڑ بھاڑ دست گلچین کی جھٹک
بلبل و قمری کا بگاڑ غنچہ و شگفتہ کی چٹک مرغان چمن کی چھیڑ چھاڑ کیا کیا لطف
اوٹھاتی ہے جانوروں کی خوش نوائی بلبل سے گل کی کے ادائی لب سوسن کی
اودا ہٹ نرگس کی بدنظری باد بہاری کی دھیمی دھیمی سنسناہٹ نرالی کیفیت
دکھاتی ہے طائران خوش لہجہ کی صدا کا وہ شور ہے دلکی بات کان تک نہین
آتی ہے جی ہی جی مین رہ جاتی ہے اشعار کیا شور ہے مرغان خوش الحان کی

صدا کا + جو منہ سے نکلتا ہے سنائی نہین دیتا + اللہ ری کیا محو ہوا ہون
رخ گل پر + نرگس کی طرح کچھہ بھی دکھائی نہین دیتا + سبحان اللہ نوعروسان
چمن نے کیا جوبن نکالا ہے بلبلونکا دماغ برعالم بالا ہے شاخ گل پر بیٹھیہ بیٹھیہ کیا ہی
پھولی ہین خزان کے دن بھولی ہین سرو وشمشاد غرور حسن مین خود بخود اکڑے
اکڑتے ہین بلبل وگلچین کیا کیا لڑتے ہین روش روش پر چشمہاے مصفا رواں
کنارہ کنارہ مہدی کی ہری ہری ٹیٹان پتر یون پر مرصع مینہ کی گملہ دہری ہین
پھول پھل سے ہری بھری ہین جا بجا بلور کے چبوترہ بنے زربفت کے مقیشی سایبان
تنے فرش مخملی پر ہیرون کے گلاسون مین یاقوت وزمرد کے گلدستہ چنے بادہ
ناب سے بلورین گلابیان بھرین ہین موقع موقع پر دھرین ہین ایکطرف جوانان
چمن خوشخرام نازک بدن سیمین تن ہاتھون مین پھولونکی پنکھیان سبز دھانی
پوشاک نیا جوبن نرالا تپاک سیر کنان ہین دوسری سمت نوعروسان خوش اندام
برق وش پریزاد چتونین نکیلی آن بان پر چڑھائی ہوئی گیسوے عنبرین کی لٹین
تابکمر آئی ہوئی دامن پشواز مصبد ناز ہاتھہ مین اوٹھاے سینہ اوبھارے چتون
چڑھاے خرامان ہین شعر کیا گھاٹ کی جگہ ہے چینی کے جھاڑ نیچے + مہندی کے
ٹیٹون کی اوجھل چمن کے اندر + سبحان اللہ جب ایسی بہار ہو کیونکر جی نہ لوٹ
جاے دل نہ بیقرار ہو تہا رباغ فردوس یہان کی سیر کے واسطے دیوار جنت پھاندنے
پر طیار ہے حضرت رضوان سے رخصت مین تکرار ہے کیون نہو آخر فیض دستان

راجکمار ہے صلی اللہ یہ وہ رنگین داستان ہے جسکے دیکھنے کا مشتاق ایک جہان
ہے نسیم طبع نے کیا کیا گل کھلائے ہین صفحۂ قرطاس پر حروف ہین یا تختۂ الماس
پر زمرد کے بوٹہ جمائے ہین حروف غرور حسن سے خود بخود اوچھلتے ہین نقطہ موتی
اوگلتے ہین سطور موج ہین السطور سلسبیل ہے اسکندر آئے تو آبرو پائے آبحیات
کی سبیل ہے ساقی کوثر یہین کا سقا ہے حوران بہشت کو باغبانیون مین
رکھا ہے صفحۂ قرطاس ہے یا سفیدی چشم حور ہے یا تختۂ الماس ہے حرف
حرف طوطی ہزار داستان ہے خود بخود بولتی ہین سامعین میزان لطافت
مین کان سخن کے موتی تولتے ہین جدول کیا ہی خوشنما ہے زمرد کی سبزی
لال کی سرخی ورق آفتاب کا سونا لگا ہے داستان رزم مین نقطہ نقطہ
جوہر تیغ آبدار ہے سطر تلوار کی دھار ہے بین السطور کے خنجر کا پانی رواں
ہے ہر نقطہ پر دیدۂ مریخ کا گمان ہے نقطہ نقطہ زعم جوانی وغرور حسن ولطافت
سے اینٹھا ہے حرف حرف خون عدو کا پیاسا بیٹھا ہے روائی طبع مین نیمچہ کا
کاٹ ہے جدول صفحۂ دریاے آب خنجر کا گھاٹ ہے آرائش بزم مین نشان
نامسطر شکن ہاے زلف حور ہین حروف نشاے حسن وخوبی مین مخمور ہین سیتوا
کی طرح سر ہلاے بیٹھے ہین بادۂ لطافت مین چکنا چور ہین لفظون مین نشاہ شراب
کیطرح لطافت معانی نہان ہے روگرداتی ورق پر دامن حور کی جہلک کا
گمان ہے جو حرف ہین بادہ کشی فصاحت مین مشغول ہین نقطہ شمع سخن کے

پھول ہین شعر بلبل کرے نظارہ تو گل سے بگاڑ ہو + موسے جو دیکھے طور کا جانا
پہاڑ ہو + طبع بلند نے زمین شعر و سخن کو عرش معلے سے ملایا ہے گا و زمین کو
آسمان پر چڑھایا ہے اب اے خامہ بس میدان سخن تنگ ہے اختتام تقریظ
منظور نظر ہے فکر تاریخ ضرور تر ہے +

تاریخ

از فکر رسا و طبع موزون — شد ختم چو قصۂ نگارین
ہاتف فرمود بہر خویش — گلدستۂ گلشن مضامین
سنہ ۱۲۱۸

دیگر

بہر تاریخ سال شعلہ نے — طبع موزون کو جبکہ دی ترغیب
ملہم غیب نے یہ دی آواز — تم بھی لکھدو کہ ہے عجیب و غریب
سنہ ۱۲۱۸

دیگر

این وقائع عجیب شد طیار — رفتگان را ازین نشان باقی
گفت ملہم ز غیب با اعجاز — یادگار گذشتگان باقی
سنہ ۱۹۲۲

من کلام لطافت نظام رنگ افزای بزم مقال صاحب حال وقال منشی شنکر لال صاحب سکندر آبادی متخلص بساقی سلمہ الباقی نائب

سررشتہ دار فوجداری ضلع سہارنپور

ہے خوب یہ وقایع رنگین بصد بہار — گلدستۂ سخن ہے تر و تازہ آب دار
ہے آئین ذکر حسن بت گلعذار کا — شیدای حُسن جسکا ہوا شاہ مختیار
نامے بنام راجۂ والا تبار تھا — باشوکت و شکوہ جگت سنگھ تاجدار
جے پور تخت گاہ جو تھا اوس دلیر کا — گذرا وہان یہ واقع پر درد و دلفگار

تاریخ سال خوب یہ **ساقی** نے کی رقم
اعجاز حُسن و عشق ہوا اس سے آشکار
۱۲۱۳ھ

قطعہ تاریخ طبع وقایع راج کمار از بندہ گھمنڈی لال عاشق تخلص

زہی خجستہ کتابی کہ زیب طبع گرفت — بمطبعے کہ فلک تا نیش ندارد یاد
چہ مطبعے کہ بنہ چرخ از دست نازش ہشت — چہ مطبعے کہ گزندش بہیچ گہ مرساد
خوشا کتابیکہ دفتر محبت دانش — چہا کتابیکے محضر ولا و داد
خجستہ بیست ز بیداد عشق سینہ گداز — حکایتیست ز نیرنگ حسن ظلم ایجاد
ہدایتیست ز تدبیر کار صلح و ستیز — روایتیست ز مہر اجگان مہر نژاد
کہ بودہ اند نیاکان والی جے پور — کہ اوست آیۂ فضل خدائے سبع شداد
سمر نبام مہاراج رام سنگہ بدہر — کہ جان رحمت و جود است و روح دانش و داد

جہانِ جود و سخا آسمان لطف و عطا
اساس مہر و کرم فیض و فضل را بنیاد

مرا سہ بیت باشعار سال طبع کتاب
نہ تاب آن کہ بوصفش کنم سخن ایراد

چہ پوید عاشق بیچارہ ناتوان جائے
کہ فہم جملہ خلائق زند باستبعاد

ہمین بس است کہ بر دشمنش زنم نفرین
ہمین خوش ست کہ بر دوستش کنم آباد

غرض صباح کہ بودم بفکر مستغرق
بذوق آن کہ چہ از غیب میشود ارشاد

ندا رسید کہ تاریخ طبع تاریخ ہست
ورا ز سنین دگر نیز جوئی استشہاد

بگوی صوری و معنوی ز سال میم
ہزار و ہشت صد و پنج و ہمدران ہفتاد

تاریخ طبع کتاب طبغراد منشی نواری لال صاحب شعلہ تخلص برادر خورد مصنف کتاب

چھپا ہے حال نیاکان والی بے پور
بنی ہے خوب پئی تذکرہ راجگان تاریخ

جو شعلہ فکر موئی سال طبع کی ہمکو
صدا یہ غیب سے آئی کہ ارمغان تاریخ

خاتمہ بالخیر

آرایش ستایش و پیرایش نیایش حکیم سخن آفرین خالق آسمان زمین عبودیت و بندگی کی شان ہی حرف حرف سعادت کا نشان ہی۔ اما بعد ناشناس کیفیت شیریں و شور کمترین کافہ انام نولکشور فصحای عالی مقام بلغای بالغ کلام شعرائے شعری منظر و بیران تیر ہمسر کی خدمت بزرگ و جناب سترگ مین گذارش پرواز ہے پردازکا یہ ساز ہے کہ ایک کتاب لاجواب فصاحت و بلاغت نصاب۔ دیباچہ رسالہ سلاست خاتمہ مقالہ ثبات کہ مستغنی ہی تعریف سی بے نیاز ہے توصیف سی۔ اگر دفتر حسن و عشق کہیے بجا ہے اور جو نسخہ ناز و

نیاز سمجھے زیبا ہے۔ نشست الفاظ بہت خوب بول چال بدل مرغوب۔ عادری اپنی پائیگی
استعمال لطافت معانی وبیان مالامال نبدش چست ترکیب درست۔ ہر فقرہ کا نکھرا ہوا جوبن
ہر جملہ کی نئی چتون سطور رشک زلف خوبان نقاط غیرت خال محبوبان۔ کنائی اور استعارے
معشوقون کی اشاری۔ بیاض صفحہ غازہ عارض حسینان سواد حروف وسمہ ابروی مہ جبینان
زمین بحبت محسود زمین آئینہ جو فقرہ وہ مناسبات کا گنجینہ ہو کتاب ہو جسم دلفریبی شگفتگی عبارت
علاج درد نا شکیبی۔ فہرست دفتر نازک خیالی سرنامہ مجموعہ مضامین عالی۔ ہوش ربای صنایع و
کبار المسمی **وقائع راجگان** رجلوہ ریزی طبع بہارین گرشمہ انگیزی خاطر رنگین نتیجہ شیوا بیانی
خلاصہ شیرین زبانی۔ گلدستہ باغستان نثر رنگین شیرازہ بند اجزای نظم متین۔ چشم وچراغ
دودمان سخن برگزیدہ عصر منشی **کیول کشن** مرحوم کہ اپنے حسن ذاتی وسفاتی مین نادر الوجود تھے
خوش مقالی ونازک خیالی مصنف کی بود نمود تھی۔ صفحہ چشم نظارہ ہوئی یہ بات آشکارہ ہوئی
کہ یہ وقائع تاریخی اوڑیسہ ملک بنگالہ کا ہے زمانہ اکبر بادشاہ مین صورت پذیر ہوا ہے۔ اصل
حکایت الوالعزمی ولی عہد ریاست آمیر کی شوکت ہے اور اس داستان پارینہ کی مختصر حقیقت
ہے۔ کہ جب افاغنہ کی بدکیشی ہنگامہ سازشلنگی ہوئی اور ساحت حال سلطنت مغلیہ پر تنگی
مہاراجہ مان سنگھ والی ریاست آمیر نے کہ بوقتی الحال ریاست بنام جے پور مشہور ہے واسطے استیصال
بیخ وبنیاد باغیان سربلندی پائی عمر مخاطب دراز کہ اس کچھواہہ خاندان کی بہادری سی فتح ونصرت
نے نئی نئی صورت دکھائی۔ تواریخ اکبری اس مقدمہ کی گواہ ہی سیر المتاخرین کو بھی اوسکی ساتھہ
راہ ہی۔ اول نسبت اس وقائع کے کسی مورخ بنگالی کا قلم گلفشان ہوا صفحہ کاغذ رشک چمن گلشن
خیابان ہوا۔ مصنف مصدر الذکر عالی فکر فی۔ بشوق خاطر اجاد بذوق طبع خوش مایہ نیلمنی صاحب
افسر ٹکسال راج کہ ان سب گوہرون کی ایک لڑی تھی۔ اوران سب پھولون کی ایک چنری تھی

اوس نے بگالی شاہد کو لباس اور معلی پہنایا اور تکلفات نکات سے شان دلبری کو چمکایا۔ ایک قالب سے دوسری قالب مین
لائی ہے تو یہ کہ تناسخ کے جلوے دکھائی۔ قضا نے مصنف کو مہلت اشاعت کی ندی
نہ اوسکے بعد کسی قدردان نے تصنیف کی خبر لی المختصر سال گذشتہ مین شوق ملازمت
سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ نے جے پور مین پہنچایا موج بحر آشنائی
گوہر کان دانائی بابو کانتی چندر صاحب نے اس کتاب کو دیکھ فرمایا۔ کہ یہ وقائع یادگار
خاندان جے پور ہے اسکا قالب طبع مین آنا منظور ہے۔ چنانچہ بپاس خاطر شریف وصاف
طبع لطیف ونظیف۔ اینجانب بدل شفیق متعلق طبع کا اہتمام ہوا اور ماہ
اپریل ۱۸۷۶ء مطابق ماہ ربیع الاول ۱۲۹۳ ہجری آغاز و بخیر انجام ہوا۔ اللہ دن باقی ہوں

تاریخ طبع زاد منشی انوار حسین تسلیم سہسوانی

چھپی جب بفضل خدا یہ کتاب	کہ ہے خوبیون مین سگرف و عجیب	دم فکر تاریخ دل نے کہا
	لکھو جلد تسلیم طبع غریب ۱۲۹۳ھ	

